بعون توفیق الٰہی بیمن فیض سرمدی این نسخہ

مشتمل بر حالات بادشاہان و [illegible] فرمانروایان اودھ
از ابتداے تاسیس سلطنت اجودھیا و تمکین مملکت اسلامیہ

احسن التواریخ ۱۲۹۳

یعنی

تاریخ صوبہ اودھ

تا عہد سعادت مہد دولت علیہ انگلشیہ تحریر یافت
نتیجہ فکر منشی رام سہائے صاحب متخلص بہ تمنا

در مطبع تمنائی بہ حسن سعی منشی لوک چند طبع شد

ہیری نامی کا جو سرنامہ خدا کا نام ہے — نیک ہی آغاز اور بالخیر ہی انجام ہے

ای تمنا لازم و ملزوم مین کیا ربط ہے — التفات باہمی سے صورت آرام ہے

انسان کو لازم ہی کہ جس کام کا ارادہ کرے پہلی خدا کی مدد کا طلبگار ہو کیونکہ انسان ضعیف البنیان کی اصلا ایسی مجال نہین کہ بغیر اوسکی مدد کے کسی کام کو پایۂ انجام پر پہنچا سکے یا کوشش خاص سے شکل مطلب کا جلوہ دکھا سکے مگر ایزد تعالے نے انسان کو جوہر عقل سے ایسی دانائی اور رسائی عطا فرمائی ہے کہ انسان خود بخود اسکی بدولت ایسی باتین ظاہر کرتا ہے کہ وہ باتین دنیا مین نیکنامی اور خوش انتظامی کا باعث ٹھہر کر زینت بے اندازہ اور فروغ تازہ پاتی ہین اور عالم مین اپنی خوبیون کا خوب جلوہ دکھاتی ہین **لمولفہ** صدقے مین اوسکے عقل کو جسنے رسا کیا + مداح اوسکا جسکو یہ جوہر عطا کیا + یہ وہی انسان ہے کہ جسکو خدا ے پاک نے کائنات مین اشرف المخلوقات بنایا اور جان بوجھکر اس روح کا رتبہ اور روحون کے سامنے افضل و اعلی ٹھہرایا جاننے والے خوب جانتے ہین کہ ایسا رحیم اپنی رحمت اور نوازش کی کامون سے تمام دنیا مین مشہور اور معروف ہی اور پہچاننے والی خوب پہچانتے ہین کہ

ایسا کریم آفاق مین اپنی تمام بندون کی خبرداری اور مطلب برآری مین بدل مصروف
ہے پس ہم بندون کو بھی اوسکی فرمانبرداری اور خدمتگذاری مین دم مارنا عین شعور
ہے کیونکہ لازم اور ملزوم کا یہی دستور ہے لمؤلفہ مالک کا فیض و رحم و مروت
سے نام ہے بندے کا بندگی و اطاعت سی کام ہے + اس صورت مین یہ ضرور
واجب آیا کہ ہر ایک کو جہان اور دنیا کے کام کرنا ہین یہ بھی ایک کام یعنی خدا کی اطاعت
فرائض اور واجبات سی ہے کیونکہ دنیا اور دین مین اسیکو وسیلے سے نام ہی اور اس
فرض کو بھولکر سستی اور کاہلی مین بسر کرنا محض حماقت اور خیال خام ہی اگر کوئی
کہے کہ بندی کا بندگی کرنا اوس بات کا بدلا ہے کہ جو خداوند کو ہماری خبرداری اور دوسرے
سلوکات پر نظر ہے سو اس بات سے اوس بات کو کیا نسبت کہان زمین کی پستی
اور کہان آسمان کی رفعت مصرع ع ما ہمہ پر گناہ تو دریای رحمتی + یہ بھی ظاہر ہی کہ اگر بندی
نے بندگی مین سر جھکایا اور اپنے کو اوس آشنائے بیگانہ اور بیگانہ سے آشنا بنایا مگر وہ فرض
ہو کہ واجب اور کرنا چاہئے بہت دشوار ہے کیونکہ وہ غفار اور بندہ گنہگار ہی یعنی ایک
شمہ بھی اون انعامات سے ادا نہین ہو سکتا لیکن ہمارا خداوند ایسا منصف اور قدردان
ہے کہ اس تھوڑی ہی سی اطاعت کو بہت جانکر ہماری دلی تمنا بر لاتا ہے اور جو کچھ ہم
مانگتے ہین فوراً پہنچاتا ہے الحاصل جہانتک ہو سکے اوسکا شکر ادا کرنا اچھا ہی ہم خرما
ہم ثواب کا نقشہ ہے لمؤلفہ اسے تمنا جو کہین منہ سے صدا ہی نکلے + ساتھ ہی
اوسکے وہین شکر خدا ہی نکلے —

تمہید تالیف کتاب مین اور عرض خدمت احباب مین

ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم سے تمام اہل علم با امانت و قدردانی حکام عالیمقام احوال ملوک و شاہان
قدیم و کیفیت ماجرا ہے عجیب و غریب جو کہ عبرت اور نفع و ضرر خلایق سے خالی نہین ہے
زیب قلم کرتے چلے آئے ہین اور حال ماضی کو راست راست بے کم و کاست حیطہ تحریر مین

لائے ہین لیکن سچے اور شرح حال کے دریافت کرنے مین ضرور کسیقدر دقت ہوتی
ہے اسواسطے ہر وقت کے لوگ بقدر استعداد و بشرط بہمرسی کتب تواریخ حتی الامکان حالات
قدیم کے حرف بحرف لکھنے مین مصروف رہے مگر طول مطلب سی نفرت کہاکر اکثر اون
حالات کو خلاصہ کرنے پر مائل رہے مبالغہ پر نظر کی بیان صاف پر قائل رہے تاہم
معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حالات جو واگذار ہوگئے ہین تین وجون سے خالی ہاتین پہلی تو بعض حالات
پہلے سچے یا کل احوال سے آگاہی نہوگی۔ دوسرے کیا عجب ہے کہ سہل انکاری سی یا بنظر اختصار
اظہار حال مین اغماض کیا۔ اور تیسرے یہ بہی خیال مین آتا ہے کہ اگر کل حالات داخل کتاب
کئے جاتے اونکا انجام امکان تحریر سے مشکل ہوجاتا اور بحال طول پڑہنے سی شائقین کا
دل گھبراتا مگر توبہی ہزارہا کتابین علمائے متقدمین اور عقلائے نکتہ بین تحریر فرماگئی ہین
اور اپنی طبیعت کا جوش عالم کو دکہلا گئے ہین جنکی شمار اور نام و نشان سی آگاہی حاصل نہین
اور دیکھنا یا پڑہنا اونکا تو ایک بڑی بات ہے اور علاوہ اسکے اتنا دقت حاصل ہونا
ایک محالات ہے اور اسیطرح جو بڑا اسنے حالات آگے قلمبند ہوچکی تہے اور لوگون سے
اون کے دوبارہ دریافت کرنے مین کدکی اور ایک نئی کتاب اوسی بیان مین اور حالونکو
ملاکر جو شاید رہ گئے ہون تیار کی غرض ہوتے ہوتے اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ سنون اور حالون مین
کچہ نہ کچہ ضرور فرق ہوجانے لگا ناظرین کی نظر مین کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آنے لگا
اسیطرح رفتہ رفتہ عالمان انگریزی نے انہین کتابون کا ترجمہ اپنی زبان مین کیا
جنکو اونکے ہموطنون اور انگریزی جاننے والون نے بآسانی پڑہا اور سمجہا اور آخر کو نوبت تو
یہ پہنچی کہ بنظر آسانی و بخیال رفاہ عام اردو مین ترجمے ہونے لگے کیونکہ زبان عربی و انگریزی
و سنسکرت و فارسی وغیرہ کے پڑہنی کو ایک وقت کثیر درکار ہے مگر زبان ہندی کا سمجہنا اونکی
بہ نسبت کہین آسان ہے جیساکہ فی زمانہ زبان اردو نے عالم مین ایسا رواج پایا ہے
اور سرکار ذوی الاقتدار کو بہی آسان مشغلہ پسند آیا ہے — اس بات کو

ہم بھی ہمیشہ پسند کرتے ہین کہ جب جیسا زمانہ ہو ویسا ہی ہر ایک کو کرنا مناسب و بہتر ہے
اور اگر اسکے برخلاف ہو تو اپنا ہی نقصان متصور ہے غرضکہ کچھ اسی پر منحصر نہین کہ اگر کسی
زمانے مین زبان سنسکرت کا رواج ہے تو اوسی زبان کو حاصل کرے سوای اسکے یہ بھی خیال
چاہیے کہ جب جیسا زمانہ دیکھے ویسا ہی آپ بھی عمل کرے کیونکہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جس
مسلمان بادشاہ نے پہلے ہند پر حملہ کیا اوسنے اپنے ذخیرہ کی مشہور لیے مادہ گاوان کو اپنے
لشکر کے سامنے کھڑا کر دیا اور ہنود کی لشکر کیطرف توپین چلانا شروع کر دین فوج ہنود کے
برہمن سردارون نے کہا کہ اس موقع پر ہتیارون کا چلانا کسیطرح زیبا اور مناسب نہین
قوم ہنود کو خلاف مذہب کوئی کام لازم اور واجب نہین ہندو تو اس خیال مین پابند رہے
اور مسلمانون نے خاطرخواہ موقع پاکر ملک پر قبضہ کر لیا اور فتحیاب ہوئے افسوس کہ ہندون
نے اپنے وقت کو نہ دیکھا اور اپنی ملک کو مفت مین کھو دیا اور یہ بھی خیال مین نہ آیا کہ اوس وقت
دینداری کی مگر انجام کو غور نہ کیا کہ اپنی ہندو رعایا کو مسلمانون کی جنکو اپنے مذہب کے
خلاف سمجھتے تھے سپرد کر دیا اب جو چاہین سو کرین مارین یا جلائین شاید کہ اون جاہلون نے
یہ قول مذہبی نہ سنا تھا کہ گیتا مین لکھا ہے کہ جب ارجن نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اپنے
بزرگون اور استادون پر جو میری مقابلے مین آئے ہین وار کرون تب کرشن جی نے فرمایا کہ
ایسے وقت مین ایسا ہی موقع ہے جو سامنے آئے اوسکو قتل کرنا چاہیے غرض کہ اب ایسا
وقت ہے کہ ہماری سرکار انگلشیہ کی خیالات مشکل باتون کے آسان کرنے مین ہمیشہ متوجہ
پائے جاتے ہین بلکہ روز بروز اپنا ظہور عالم مین دکھلاتے ہین دیکھیے کہ سوا اور اور
باتون کے علم کے مشغلہ کو ایسی ترقی دی کہ عالم کو عالم بنایا اور علم کی دولت کو کوڑیون کے
مول لٹایا اور اپنی زبان کے سوا زبان اردو کو ایسا فروغ دیا کہ یہ زبان فی الحال زبان عام
ہے اس موقع پر بھی دیکھا کہ اگر کتاب لکھنی کا شوق ہو تو زبان اردو کا پہلے ہی سے
ذوق ہے لہذا ہم بھی یہ کتاب مشعر حالات تواریخ لکھنا آغاز کرتے ہین اور ارباب علم

دوست کی منصفمزاجی پر ناز کرتے ہین کہ ہماری اس جانکاہی کے صلے مین ہمارے
عیبونکو چشم خطاپوشی سے ملاحظہ فرماینگے اور انگشت نمائی سے بچائینگے

فہرست تواریخ ہندوستان

رزم نامہ - ترجمہ پوتھی مہابہارت تاریخ بزرگ ہندوستان مشعر حالات پانڈوان و کوروان
و ترجمہ سری راماین مشعر احوال راجہ رام چندر بحکم حضرت خاقان جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ مولانای عبد القادر و شیخ محمد سلطان نے زبان سنسکرت سے فارسی مین رقم کیا
و ترجمہ ہربنس پوران متضمن احوال راجہ سری کرشن و نسب راجگان و عابدان قدیم
بحکم اکبرشاہ مولانای عنصری نے رقم کیا - نسخہ گل افشان - یعنے سنگھاسن بتیسی مشتمل احوال
راجہ بکرماجیت مخترع برہمن پنڈت وزیر راجہ بہوج و نسخہ پدماوت بر حقیقت محاربہ راجہ
رتن سین والی چتور و سلطان علاء الدین دارای دہلی باہمای پادشاہزادہ دارا شکوہ شیخ احمد و دیگر
فضلای عہد نے تحریر کیا - اور نسخہ راجاولی کو جسمین اسامی راجگان ہین ساد ہورام
مرید گوسائین ولی رام نے ہندی سے عبارت فارسی مین تسطیر کیا - اور ترجمہ راج ترنگنی
ترتیب دادہ پنڈت رگھوناتھ جسمین احوال راجگان اور رایان مشہور ہے عالمی مولانای عماد الدین
نے سنسکرت سے فارسی مین لکھا اور حالات سلطان محمود غزنوی و سلطان ناصر الدین
سبکتگین کو مولانا سے عنصری نے قلمبند کیا اور تاریخ سلطان شہاب الدین غوری کہ
ابتدای سلطنت اونکی سے حکومت راجون اور رایون کی ہندوستان سے منقطع ہوئی ہو
تاریخ سلطان علاء الدین خلجی کہ بادشاہ ہند مشہور ہے اور تاریخ فیروز شاہی کو لامع الدین
خالد خانی نے قلمی کین اور تاریخ افغانیان محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی اور نسل
اوسکے کی اور حقیقت شیرشاہ افغان اور اولاد اوسکی کی حسین علیخان افغان سے
ترتیب کی اور کتاب ظفرنامہ کو جسمین احوال فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگانی
ہے مولانای شرف الدین علی نے تصنیف کیا اور تاریخ بابری کو کہ حضرت بابرشاہ نے اپنا حال

زبان ترکی مین لکھا تھا مرزا خان خانخانان عبدالرحیم خان نی زبان فارسی مین ترجمہ کیا - اور
کتاب اکبرنامہ جسمین احوال حضرت ابو الفتح جلال محمد اکبر کی بعبارت عجیب و استعارات غریب
علامی شیخ ابو الفضل نی لکھی اور تاریخ اکبرشاہی عطا بیگ نی تصنیف کی - اکبرنامہ کو
شیخ الہداد نی نظم کیا - طبقات اکبری کو خواجہ نظام الدین احمد نی ترتیب قلم کیا اقبالنامہ
جہانگیری جسمین حال بادشاہ حضرت صاحبقران ثانی نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ تک ہی معتمد خان
عرف محمد شریف علی نی ترقیم کیا کتاب جہانگیرنامہ مین جہانگیر بادشاہ نی خود اپنا حال
درج کیا تاریخ شاہجہانی وارث خان نی درست کی اور تاریخ عالمگیری کو جسمین عالمگیر
بادشاہ غازی کا ذکر ہی میر محمد کاظم نی لکھا تاریخ کشمیری کو جسمین چار ہزار سال کا بیان ہی
ملا نادر شاہ محمد شاہ آبادی نی لغت کشمیری سی فارسی مین لائے - تاریخ بہادرشاہی جسمین
کیفیت سلاطین ولایات گجرات و احمد آباد و تاریخ ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد
و دکن و جونپور و بنگالہ و اوڑیسہ کہ زمانہ مختلف مین حکومت اورنگ نشینان دہلی سے
باہر ہوگئین تھین اور انہین ولایتون مین حاکم جداگانہ ہو گئی تھے اس تاریخ سی ظاہر ہے
علاوہ اسکی اور بہت سی تاریخین باضافہ حال دیگر اہل قلم تحریر کرتی چلی آئے ہین جنکا شمار حد اندازہ
سے دور ہے زبان قلم اظہار حال مین مجبور ہی اور اسی سبب سی اکثر حالات اور مضمون مین
تفرقہ پایا جاتا ہی کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آتا ہی اسیطرح عالمان انگریزی نی ہر ایک بابت کے
انگریزی مین ترجمہ کیا اور بنظر آسانی ترجمہ اوسکا زبان اردو مین کرایا حقیقت مین مطالعہ تاریخ
سی نہایت فائدہ حاصل ہی حال نیک و بد کی عبرت آتی ہی مثل مشہور ہی کہ شنیدہ اثری دارد دیکھکر
خیال مین جم جاتا ہی اہل دنیا کی کاروبار مین فایدہ دکھاتا ہی حتی المقدور روی زمین پر جسقدر
ملک اور شہر واقع ہین سبکی کیفیت درج کتب متقدمین ہی مگر ہم پہنچنا کل کتب تواریخ کا
ایک امر دشوار ہی لیکن جو جس ولایت مین مقیم ہی اوسکو اوس سرزمین کی کیفیت سے
آگاہی حاصل کرنا ضرور ہی لہذا یہ خادم بھی کچھ حالات دیار باختصار قلمبند کرتا ہی یقین ہے

متعلقہ صفحہ ۷

نواب میر محمد امین برہان الملک

॥ नवाबमीरमुहम्मदअमीनबुर्हानुलमुल्क ॥

کہ ناظرین اولی الابصار و شایقین ذوی الاقتدار پسند فرمائینگی اور عرض مطلب کو طول نہ ٹہرائینگی
گر قبول افتد زہی عز و شرف

آغاز حال صوبہ اودہ ملک ہندوستان

واضح ہو کہ اودہ ایک ولایت وسیع اور آبادی زمانہ قدیم سی تختگاہ راجگان سورج بنسی ہی حد شرقی اسکی بہار حد جنوبی دریای گنگ حد غربی دہلی اور اگرہ حد شمالی کوہستان نیپال ہی

راجہ اجودہیا سورج بنس کی بعد وقت راجہ جرد سے طوایف الملوکی اس دیار مین آئی اور اہل اسلام کو اس ولایت مین آئی تک ملک جنوبی واقع دریای گہاگہرا راجہ جی چند ولد ... جی چند ابن گوبند چندر کی قبضہ اقتدار مین تہا سنہ ۱۳۹۴ مطابق سنہ ۷۹۶ ہجری مین محمد شاہ ابن فیروز شاہ جسنے جونپور مین اپنا تختگاہ بنایا اور سکہ و خطبہ بنام نامی اپنے جاری کیا اس ملک پر قبضہ کر لیا اور سنہ مذکور سے سکندر پسر ناصر الدین و مبارک شاہ و ابراہیم شاہ و محمود شاہ و ... جونپور مین سنہ ... ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۳ع تک یکی بعد دیگری تخت نشین ہوئی اور سنہ ... اختتام سلطنت اس طبقہ کا لودیون کے ہاتہ سے جو کہ فرمانروایان دہلی تہی ہوا اور سنہ ... ہمایون بادشاہ خلف بابر شاہ نی لودیون کو فتح کر لیا اور نام و نشان اس سلطنت کا مٹا دیا

چونکہ عہد سلطنت بہادر شاہ مین میر محمد امین متوطن نیشاپور ملک خراسان اکابر خاندان ایران سی شاہجہان آباد مین پہنچکر خدمات عالیہ پر ممتاز ہو بخطاب نواب برہان الملک سعادتخان سرفراز ہوا سنہ ۱۱۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۰ع سی علاوہ دیگر خدمات کی صوبہ داری اودہ بہی اوسیکو ملی سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین بعد وفات نواب ممدوح کی امر ریاست اودہ کا نواب ابو المنصور علیخان صفدر جنگ (ابن جعفر خان بیگ ابن محمد قلیخان بیگ بن منصور مرزا ابن مرزا بدیع شاہ بن مرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان دشت نشین آذربایجان برادر زادہ قرا محمد و داماد و ہمشیر زادہ برہان الملک خلد آشیان) کی نام قرار پایا شیر جنگ برادر زادہ برہان الملک نی بدریافت اسکی دعوی وراثت پیشگاہ محمد شاہ مین پیش کیا لیکن

پیروی راجہ لچھمی نراین وکیل باقرار ادای دو کروڑ روپیہ پیشکش بہ سفارش نادر شاہ
جنے ہندوستان کو فتح کیا تھا صوبہ اودہ بنام صفدر جنگ بالاستقلال ہوا ۱۱۶۱ ہجری مین
حضرت ابو النصر مجاہد الدین احمد شاہ بن حضرت محمد شاہ نے غرہ ربیع الثانی ۱۱۶۱ ہجری مین بعمر
بیست و دو سالگی باغ شالامار مین تخت سلطنت کو اپنے جلوس سے زینت بخشی اور بعد ۲۵ یوم
کے نواب صفدر جنگ بہادر کو اودہ مین بھیجدیا اور یون ہی ایک تحریر بہی پایا گیا کہ نواب ممدوح
عہدہ وزارت احمد شاہ پر سرفراز ہوئے تھے ۱۱۶۵ ہجری مین بسبب فتنہ پردازی بعض امرا
میان شاہ و وزیر رنجش ظہور مین آئی اور نواب قیام اپنا شاہجہان آباد مین مناسب نہ دیکھکر
روانہ اودہ ہوئے اس اثنا مین وزیر الممالک یعنے نواب موصوف اور احمد خان رئیس
فرخ آباد سے سخت لڑائی ہوئی راجہ جگت نراین نواب کو اپنی ہاتھی پر سوار کرکے اوس معرکہ
کارزار سے باہر لیگیا اور قصد دہلی کا کیا انتظام الدولہ بہادر پسر قمر الدین خان نے اس بات کو
اپنے حق مین مضر سمجھا اور دہلی مین نواب کے پہنچنے کا روادار نہوا ناگزیر نواب اسی دیار یعنے
صوبہ اودہ مین مقیم رہے جوکہ اب خاص ملک اودہ کا حال بیان کیا جاتا ہے لہذا

وجہ تسمیہ اس ملک اودہ کی لکھی جاتی ہے

پہلی تصریح ملک اودہ کی جو بنام اختر نگر بھی مشہور ہے ضرور لازم ہے یون تو اکثر روایات
مختلف ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت راجہ ٹوڈرمل نے عہد حکومت حضرت جلال الدین
اکبر بادشاہ ہند مین دفتر تحصیل و خراج و سیاق وغیرہ حسب رواج میرزایان فارس
کے جاری کیا اور سنہ فصلی ایجاد کیے اور رقوم حساب جوکہ دفتر بادشاہان اسلام مین
جاری تھے نئے طور پر ایجاد کیے اور بلاد گجرات و بنگالہ اور اکثر مقامات مین عمدہ خدمات شایستہ
سے فیروزمند ہوکے پایۂ وزارت پر پہنچا اور سال جلوس اکبر بادشاہ کے چھبیسوین مین
وزیر اعظم ہوکے تمام اراضی ممالک محروسہ ہند کو پیمایش کرکے رقبہ اور پرگنہ جات قایم
کیے اور حدود صوبجات بقید تعداد دام مقرر کیں اور مثل دیگر صوبجات کے قدیم اودہ کا

نام اختر نگر رکھا اور سوقت سے اودھ کا نام اختر نگر ہی چلا آتا ہے
دوسری یون بھی مشہور ہے کہ حضرت محمد بہادر شاہ مین عالمگیر یعنی سنہ ۱۱۲۲ ہجری مین اودھ بنام
روشن اختر الملقب حضرت محمد شاہ بن جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ موسوم ہوا مدت سے جو
تفرقہ حضرت اکبر و عہد بہادر شاہ تقریباً ایکسو ساٹھ ۱۶۰ سال ہوا الغرض وہان تیموریہ
بادشاہ ہوا اور سنے اس ملک کو نیا نام اختر نگر مشہور رکھا اور مورخین نے لکھا ہے کہ شنبہ ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری
روشن اختر یعنی محمد شاہ بعمر سترہ برس کے سواد فتحپور مین سریر آرا ہوا تاریخ جلوس ابو الفتح
ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی یہ ہے مین درج ہے بیت روشن اختر بود اکنون ماہ
شد + یوسف از زندان برآمد شاہ شد + چونکہ اس تاریخ مین دو عدد کا تفاوت ہے لیکن
اسقدر تفاوت بجہت ضرورت حسن مضمون روا و جایز ہے اور یوسف کا زندان سے نکلنا
یہ مراد ہے کہ شاہزادہ ایام طفولیت مین نظر بند تھا سنہ ۱۱۳۲ ہجری مین سادات بارہا نے فریب سے
امیر تورانی کو جسکا نام محمد امیر خان تھا سے اختیار کر دیا اور استقلال محمد شاہ مین کوشش کی
لیکن جو حضرت ممدوح عیش دوست تھے کچھ زیادہ نہوا امور سلطنت مین خرابی ہو گئی ۱۹ شہر
صفر سنہ ۱۱۴۳ ہجری کو شادی کتخدائی محمد شاہ کی ساتہ ملکہ زمانی دختر فرخ سیر کی بزبان زیب و زینت
ہوئی اور اسی سن مین نادر شاہ آیا - واضح ہو کہ نقل و حکایات فضول کتب سیر مین درج ہو
سکتے ہیں لیکن بمضمون الخبر یحتمل الصدق والکذب کو بیان کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ حضرت
نظامی گنجوی نے پیدایش ساکتہ رہپتا کے طور پر بیان کیا ہے نظم

درین داوری داستانها بسی است — مرا گوش بر گفتهٔ هر کسی است
چنین آمد از هوشیاران روم — که زاهد زنی بود زان مرز و بوم
بآبستنی روز بیچاره گشت — ز شهر و ز شوی خود آواره گشت
بویرانهٔ بار بنهاد و مرد — غمش طفل میخورد و جان میسپرد
دگر گونه دهقان آذر پرست — بدارا کند نسل او باز گشت
ز تاریخها چون گرفتم قیاس — هم از نامهٔ مرد ایزد شناس

دران ہر دو گفتا جستی نبود	گذاعت سخن را درستی نبود
درست آن شد از گفتۂ ہر دیار	کہ از فیلقوس آمد آن شہریار

الحاصل مولوی قبول محمد ہفت قلزم نے اپنی تالیف مین بوجہ تسمیہ حضرت لکھنؤ ایسا لکھا ہے کہ یہ شہر اسقدر وسیع تھا کہ فقط قوم حلاق مین سے ایک لاکھ آدمی تھا کثرت دوسری قوموں کی اسیطرح قیاس کرنا چاہیئے اور نسبت اختر نگر کے یہ بیان ہے کہ شروع آبادی مین اس صوبہ کے اکثر یہ گنے تھے اسی وجہ سے اکثر نگر مشہور ہوا جسوقت کہ اہل اسلام ممالک یاست اس صوبہ کے ہوئے لفظ اکثر عربی و عجم مین نقل کیا جسکے سبب سے زبان زد یہ اکثر ہوا جو اکثر مخفف یعنی تھا لہذا یہ اختر مشہور ہوا جیسطور یہ لفظ کہ اصل مین ترئی تھا ہے بوجہ غیر وقفیت کے ترہیلا کہا جاتا ہے جسمین تین دو ائین ہین یعنی ہر - بھیرا - آنوا ایک مؤرخ نے ذیل سلاطین صفویہ مین لکھا ہے کہ ۹۲۳ ہجری مین حمزہ بن محمد یا امیر حمزہ نے چند ماہ سلطنت کی اور حمزہ بن محمد خدابندہ بن طہماس شاہ اسمعیل ثانی یہی جو اولاد صفی الدین صوفی تھا ۹۵۵ ہجری مین فرمانروا تھا اور اکثر تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ تغیر و تبدل نام مقامات ہر ایک حکمران کے عہد مین ضرور ہوا کرتا ہے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ حضرت یوسف و حضرت یعقوب و حضرت یونس علیہم السلام کہ جنکو زبان انگلش مین جیکب و جوزف و جانس کہتے ہین اور اسیطرح لفظ کو توال کو کہ ہندی لفظ ہے بمعنی صاحب قلعہ اصل مین کوٹ وال تھا کوٹ بمعنی قلعہ و وال بمعنی صاحب - اکثر کتب مین یہ لکھا گیا ہے کہ ایک کو بنام دیگرے بھی موسوم کرتے ہین - تیسرے از روے تحقیقات ولکاکس صاحب بلازم رسد سلطانی اودھ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۲۳ء مطابق ۷۲۴ ہجری مین ہرسنگھ دیو راجہ سمرن گڈھ قوم سورج بنس نے جو حاکمان ملک اودھ سے تھا ملک نیپال کو اپنے قبضہ مین کیا اور تک اولاد اوسکی اوپر ریاست نیپال کے قابض رہی المختصر اس تحریر سے تمام

اس مقام پر یہ فایدہ ہی کہ سنہ مذکور سے سنہ حال تک پانچ سو باونہ برس ۵۵۲ کا فرق
ہے اوس وقت مین بھی نام اس ملک کا اودھ تھا —
چوتھے بعضون نے لکھا ہی کہ تمام صوبجات سے یہ صوبہ چہارم اور ایک بڑا
شہر ہے مردم ہنود اسکو اودھیا یعنی اجودھیا کہتے ہین اور اودھیش بھی اخیر نام چندر
پسر راجہ جسرتھ کا نام ہی اور معنی اوسکے مالک اودھ ہین اور یہ شہر کنارے دریا
گھاگھرہ و گوئریا و سرجو پر واقع ہی جہان کہ یہ تینون دریا آپس مین ملکر نامزد بہ سرجو
ہین — بہرایچ و لکھنؤ و خیر آباد و بلگرام داخل اس صوبہ کے ہین طول اس صوبہ
کا گورکھپور سے قنوج تک ایکسو پینتیس کوس ۱۳۵ ہے اور عرض کوہ شمال سے الہ آباد
تک ایکسو پندرہ کوس ہی اور ایک محقق کا قول ہے کہ اختر با طای غیر منقوطہ کے ہی
زمانہ سابق مین یہ ملک از بس با خوف و خطر تھا لہذا لفظ خطر کی مناسبت سے اختر نام
کہا گیا اور لفظ اختر ایک لطیفہ تھا اسواسطے بعد نظم و نسق کے نام اخترنگر پڑ گیا
پانچوین بعضے جہاندیدگان پیرینہ یون حیطۂ حساب مین لائے ہین کہ غالب ہے
کہ اس ملک مین رصد نجوم کی ہو لہذا اختر شناسان روشن قیاس نے باین لحاظ
اس صوبہ کو اخترنگر لکھا بہرحال یہ راقم عاصی اس بحث مین زیادہ طول دینا مناسب
نہیں جانتا کہ صاحبان علم وفن بخوبی واقف ہین کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہی جو صحیح اور غلط مین
فرق کر سکے اور اصلی حقیقت پر دم مارے کہ ہر ملک و شہر کے نامون مین اسی قسم سے اختلاف پیدا ہین
جیسے شہر کاشی کو بنارس کہتے ہین بہت مقام ایسے ہین بوجہ تبدیل حروف و تغیر
سلطنت کے اصل حقیقت انکی بخوبی معلوم نہین ہو سکتی جیسا کہ نام قدیم اسکا کاشی ہی زبان سنسکرت
مین اسکے معنی راستہ اور بنارس اصل مین بانا بستی ہے ایکطرف اوسکے دریای برنا اور ایکطرف
رود اسی دریا رواں ہی اور درمیان ان دونون چشمون کے جو کہ سرزمین واقع ہی اسکو
قاعدہ صرف مین بانابستی کہتے ہین اور تصرفات فارسی و اردو مین بنارس آیا اور یہان
اس موقع پر یہ بیان تسمیہ اودھ مین راقم کو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ اور شہرون کے نام وجہ تسمیہ

جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوئے ہیں اونکا ذکر بھی لانا خالی از فائدہ نہیں ہے کیونکہ اسکے درج ہونے سے پہلے یہ بات ہے کہ معائنہ اور ساعت تاریخ سے گروہ سلاطین کا فائدہ نام کو باعث اصلاح حال معاش و معاد و تہذیب اخلاق و تدبیر منازل و انتظام محافل مخصوص و قت ظہور مکارہ یہ کہ ہر ایک فرد بشر کو اوس سے چارہ نہیں ہے سقیہ صبر و تحمل ہے اور دوسرے ادراک وقایع عجیبہ سے سبب وثوق اعتقاد عظمت آفرینندہ کون و مکان کا ہے اور اسوقت اختلاف نام کی بحث پیش ہے بنا بران وجوہات اختلاف کے تصدیق کیواسطے ذکر اسکا بیجا نہیں ہے لہذا بطور نظیر کے کچھ شہروں کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

تمثیلات وجہ تسمیہ ملک اودھ

حضرت جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون و شاہجہان ابن جہانگیر و اورنگ زیب ابن شاہجہان نے خطاب صوبجات ہند کے حسب تفصیل ذیل مقرر کئے۔

مستقر الخلافت اکبر آباد[۱]۔ دار الخلافت شاہجہان آباد[۲]۔ دار الجہاد حیدر آباد[۳]۔ دار السرور بیجاپور[۴]۔ دار الامان ملتان[۵]۔ دار السلطنت لاہور[۶]۔ دار الامارہ مرشد آباد[۷]۔ کشمیر جنت نظیر[۸]۔ صوبہ اودھ اختر نگر[۹]۔ صوبہ احمد آباد گجرات[۱۰]۔ صوبہ دار الخیر اجمیر[۱۱] واز روے اعتقاد اجمیر شریف کہ وہاں مزار حضرت معین الدین چشتی ہے۔ صوبہ ٹھٹھہ[۱۲] صوبہ مالوہ[۱۳]۔ صوبہ دکن[۱۴]۔ صوبہ خاندیس[۱۵]۔ صوبہ برہانپور[۱۶]۔ صوبہ اوڑیسہ[۱۷]۔ کہ اسکو فتحپور بھی کہتے ہیں۔ ڈھاکہ یا جہانگیر نگر[۱۸]۔ راج محل یا اکبر نگر[۱۹]۔ صوبہ بہار[۲۰] عرف پٹنہ صوبہ کابل[۲۱]

تذکرہ فرخ آباد

فرخ آباد ایک تعلقہ موسوم بہ تایبتہ تھا۔ اور اسمین راد ھانگری جسمین سیاتن پور وغیرہ بارہ گاؤں شامل تھے اور نواب محمد خان بنگش نے اسی مقام پر قلعہ بنایا اور فرخ آباد نام رکھا اسمقام پر دریاے گنگ شمال سے مشرق کو جاتا ہے محمد خان بنگش ابتدا سے حال میں بہ جمعداری سوار و پیادہ نوکر تھا جبکہ شاہزادہ

شاہزادہ فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ نے مقام عظیم آباد سے واسطے جنگ معزالدین کے خروج کیا محمد خان نے مع چالیس ہزار سوار کے فرخ سیر سے ملاقات کی اور بعطاے منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار اور خطاب سے سرفرازی پائی اور جنگ میں فرخ سیر نے بہادر سے ساعی جمیلہ کے اوسکو پرگنہ شمس آباد و بھوجپور و مہر آباد و غیرہ جاگیر میں عطا کیا ۔ اقاصلہ بارہ کوس قصبہ مو شمس آباد حدود و دیہات بھوجپور میں کنارہ دریاے گنگا پر ایک شہر بنام فرخ آباد اور دوسرا قایم گنج بنام لڑکے اپنے کے قایم کیا اور سرحد کول سے شاہ پور تک کے تخمیناً ایک کوس کا فاصلہ ہوگا ۔ محمد آباد ۔ دریا گنج ۔ خدا گنج ۔ بیبی گنج ۔ علی گنج ۔ یاقوت گنج ۔ شمشیر گنج ۔ کالس گنج ۔ وغیرہ آباد کئے ۔ چنانچہ اوسمین بعض بنگاہ راجہ نول راے نایب ریاست اودھ میں پامال و ویران ہو گئے ۔

مرشد آباد

مرشد آباد پہلے مقصود آباد کہا جاتا تھا سنہ ۱۱۱۶ ہجری میں دارالامارت بنگالہ ہوا نواب جعفر علیخان تعلیم یافتہ ملک ایران نے جو ایک نو مسلم برہمن کے بطن سے تھا اور شہر ڈہاکہ میں بود و باش رکھتا تھا ۔ پیشگاہ عالمگیر سے صوبہ داری بنگالہ پر مقرر ہوا اور شہر ڈہاکہ کو چھوڑ دیا اور مقصود آباد میں سکونت اختیار کی بعد اورنگزیب عالمگیر کے صوبہ بنگالہ کو جگت سیٹھ کی مدد سے خرید کر لیا اور سنہ ۱۱۳۸ ہجری میں انتقال کیا شجاع الدولہ داماد اوسکا مالک ریاست ہوا سنہ ۱۱۵۲ ہجری میں علاؤ الدولہ سرفراز خان رئیس ہوا بعد ایک سال اسکے علی وردی خان نے مارڈالا سنہ ۱۱۶۹ ہجری میں الہ وردی خان نے وفات پائی غلام حسین خان مخاطب سراج الدولہ اسکے لڑکے نے کہ ظلم اوسکا مشہور ہے ترقی پائی اور کلکتہ کو پہلی لڑائی میں انگریزوں سے چھین لیا اور بعد اوسکے شکست کھائی اور میرن کے ہاتھ سے مارا گیا اتحاد اس ریاست میں جو سکہ بدور بخط نستعلیق جاری تھا واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل میں

درج ہے ۔ عبارت طرف اول ۔ سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہ * حامی دین محمد شاہ عالم پادشاہ * عبارت طرف ثانی سنہ ۱۹ جلوس میمنت مانوس ضرب مرشد آباد

عظیم آباد

ظاہر ہو کہ عظیم آباد کو زبان ہند مین پٹنہ کہتے ہین جب راجہ جراسندھ آغاز دور کلجگ مین اس ملک کا حکمران تھا تب اوسکے عہد مین اس مقام کا نام پھول پور مشہور ومشتہر تھا ۔ بعد اسکے پاٹل نام راجہ مالک اس ملک کا ہوا اوسوقت پاٹل پتر نام اوسکے موسوم ہوا بعد اوسکے ہندی زبان مین پٹنا نام رہا اور بس ازان نام پٹنہ دیوی معبد ہنود مشہور ہوا ۔ جسوقت حضرت محمد معظم شاہ بہادر نے عظیم الشان لڑکے اپنے کو وزارت صوبہ پٹنہ و الہ آباد پر علاوہ صوبۂ بنگالہ کے سرفراز کیا عظیم الشان نے اوس مقام کا نام عظیم آباد رکھا سکہ ہائے ذیل مین درج ہین سکہ عہد شاہجہان ۔ عبارت طرف اول ۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ۔ طرف دوم ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی ۔ سکہ عہد عالمگیر عبارت طرف اول ۔ ابو المظفر محی الدین الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی طرف دوم ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس ۔ سکہ فرخ سیر شکل مدور و خط نستعلیق عبارت اول سکہ زد از فضل حق برسیم و زر * بادشاہ بحر و بر فرخ سیر * و عبارت طرف ثانی ضرب عظیم آباد سنہ جلوس میمنت مانوس

ٹھٹھہ

ٹھٹھہ مخالطت نشاط افزا ۔ زمانۂ قدیم مین یہین آباد ایک شہر تھا اور سلطنت گاہ یہی مقام تھا اور جامعہ اس مقام کا ایکہزار چھ دھر برج رکھتا تھا جب و دیوری مضافات اوسکے مین یہ تخت ہوا تو واقع ہوا ۔ دریہ ٹھٹھہ راقم کو تحقیق معلوم نہین کہ کس حاکم کے وقتمین نقب ہوا

لاہور

لاہور۔ یہ شہر قدیم دریائے راوی پر واقع ہے اسکی آبادی کو لو خلف راجہ رام چندر والی
اودھ سے نسبت دیتے ہین اور بعض مقام مین کھود کر آثار دیکھا گیا جو کہ گردش افلاک سے
دارالحکومت اس ولایت کی شہر سیالکوٹ مین قایم ہوئی تب ۳۹۰ ہجری مین محمود غزنوی نے
اس ملک پر قبضہ کر لیا خسرو شاہ اور اسکے لڑکے نے لاہور کو دار السلطنت بنایا عرصے
تک وہان سلاطین تیموریہ نے اسکی آبادی مین ہمیشہ کوشش رکھی سکہ جو رائج کی
تفصیل ذیل مین مندرج کیجاتی ہے سکہ ہائے عہد اکبر بادشاہ ۳۲ جلوس شکل سکہ مدور خط
نستعلیق عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ۔ و عبارت طرف ثانی ضرب لاہور شہر الٰہی سنہ
ایضاً طرف اول۔ و ایضاً طرف دوم۔ ضرب لاہور بہمن الٰہی ۳۹ جلوس۔ طرف اول ایضاً
و طرف دوم۔ ضرب لاہور مہر الٰہی سنہ۔ عبارت طرف اول ایضاً طرف دوم ضرب لاہور
شہریور الٰہی سنہ ۹ ہجری شکل سکہ مربع و خط ثلث عبارت طرف اول سلطان جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ضرب لاہور۔ و طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ۔ سکہ ہائے عہد جہانگیر بادشاہ سنہ جلوس۔ عبارت اول۔ نور الدین جہانگیر اکبر شاہ
طرف دوم۔ ضرب لاہور ماہ اردی بہشت الٰہی و شکل سکہ مدور خط نستعلیق سنہ جلوس
عبارت اول شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ۔ طرف دوم۔ زر را ساخت
برنگ مہر ملہ ضرب لاہور شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس ہجری۔ عبارت
طرف اول زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر بود عبارت طرف ثانی۔ ہمیشہ باد ابر روی سکہ
لاہور شکل مدور و خط نستعلیق۔ سکہ عہد شاہجہان سنہ جلوس عبارت طرف اول
شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب لاہور۔ طرف دوم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
و خط نستعلیق سنہ رفیع الدرجات سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول سکہ زد
با ہزاران برکات شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات طرف دوم ضرب دار السلطنت
سنہ جلوس میمنت مانوس

کشمیر

کشمیر دارالملک اس صوبہ کا شہر سری نگر ایک مدت سے آباد ہے

احمد آباد

احمد آباد زمانۂ قدیم میں شہر پٹن تخت نشینی کا مقام تھا سنہ ۸۱۳ ہجری میں سلطان احمد
بن سلطان محمد مظفر شاہ سریر آرا ہوا۔ اور قلعہ اور عمارات کنارے دریا کے طیار
کرائے اور اس صوبہ کو بنام احمد آباد موسوم کیا۔ سکہ ہائے سلاطین ذیل میں رقم
ہیں۔ اکبر بادشاہ۔ سنہ ۴۴ جلوس عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ۔ عبارت
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد بہمن الٰہی۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۸۔ عبارت
طرف اول ایضاً۔ طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ شکل مربع و خط نستعلیق
مہ۔ عبارت اول ایضاً طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ سنہ ۴۴ جلوس
جہانگیر بادشاہ۔ ۔ عبارت طرف اول شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ۔ طرف دوم
سکہ زد در احمد آباد از عنایات الٰہ۔ شکل مدور و خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس و سنہ ہجری
شکل سکہ مدور و خط نسخ سنہ ۱۰۲۲ ہجری۔ عبارت طرف اول نور الدین جہانگیر شاہ
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد ماہ آذر الٰہی۔ شاہجہان۔ سنہ جلوس و سنہ ۱۰۴۴ھ عبارت
طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب احمد آباد عبارت طرف
دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
خط نستعلیق ۲۔ سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد
صاحبقران ثانی۔ عبارت طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب احمد آباد فروردین ماہ
الٰہی۔ شکل مدور خط نستعلیق۔ مراد بخش۔ عبارت طرف اول محمد مراد بخش بادشاہ غازی
ضرب احمد آباد۔ طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل مدور و خط نستعلیق۔
معز الدین جہاندار شاہ سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ۔ عبارت طرف اول زدہ سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ

ابوالفتح غازی جہاندار شاہ + عبارت طرف دوم - ضرب احمدآباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس

مالوہ عرف اوجین

مالوہ عرف اوجین ایک شہر بزرگ و قدیم تخت گاہ راجہ بکرماجیت کا تھا اسکا سنہ مشہور ہے اور اوسکا سمبت آجتک رایج ہے جسکی تعداد اونیس سو تئیس ۱۹۲۳ ہے اور آغاز سال اس سمبت کا ماہ چیت میں ہوا کرتا ہے - سکہ - عہد فرخ سیر بادشاہ - عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + طرف دوم ضرب دار الفتح اوجین سنہ احد جلوس میمنت مانوس

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد - زمانہ قدیم میں اس شہر کو راد ہا نگری کہتے تھے بعد اوسکے بنام دیوگڈہ موسوم ہوا جسوقت سلطان محمد محی الدین خلجی نے تمام ملک دکن کو قبضہ میں کیا قلعہ دیوگڈہ کو نامزد بہ دولت آباد کیا جب شاہجہان بادشاہ اس ملک پر قابض ہوا - اورنگ زیب شاہزادہ کو صوبہ داری دکن پر سرفراز کیا قصبہ کہرکی میں شہر اورنگ آباد آباد و سکہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر ضرب خجستہ بنیاد سنہ جلوس میمنت مانوس

بنگالہ

بنگالہ موسوم بہ جنت البلاد جسکا مقام حکومت شہر ڈہاکہ مشہور ہے حضرت جہانگیر بادشاہ کی کوشش خاص سے بنام جہانگیر نگر مشہور کیا اور اسی بادشاہ سے زیور بنام جہانگیری مانند دست بند و انگشتری ہر پنج انگشت اور زنجیر ہای مرصع ایجاد کیا اور کتاب فرہنگ جہانگیری بنام اسی بادشاہ کے نام پر تالیف ہوئی سکہ ہای ذیل میں درج ہیں عہد جہانگیر بادشاہ - شکل سکہ مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ طرف دوم ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الہی - عالمگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق - سنہ جلوس - عبارت طرف اول - شاہ عالمگیر بادشاہ غازی - طرف دوم - ضرب جہانگیر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس

اکبر آباد

اکبر آباد ملقب بدار الخلافت - پہلی ایک موضع بنام آگرہ تھا سلطان سکندر لودی فی ۹۱۱ھ ہجری عہد حکومت اپنی مین مقام سلطنت مقرر کیا بعد اوسکے بادل گڈہ مشہور ہوا حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ فی ۹۸۲ھ ہجری مین اس مقام پر قلعہ سنگین طیار کرایا اور اکبر آباد نام رکھا اور اکثر مزار علمای دین اسلام و بادشاہان عالیمقام کی تعمیر کرائے اور اسکی روایت یہی زمانہ قدیم سے مشہور ہی کہ یہ گانون مشہور بہ آگروہ تھا اور یہمین قوم اگروالہ سکونت رکھتی تہی اس سبب سی یہ بمناسبت اس قوم کے بنام اگروہ مشہور رہتا حضرت اکبر نے ہنگام تیاری قلعہ کے تحقیقات حال سکنا ے شہر کی تب معلوم ہوا کہ یہ فرقہ اجتماع دولت و مال مین بوجہ اشتغال کاروبار تجارت و اتفاق قوم از بس ہوشیار ہے بوساطت وزیر تفرقہ اس قوم کا بنظر لوازم ملکداری مناسب سمجھکر اس فرقہ کو شہر بدر کردیا - حضرت جلال الدین محمد اکبر نی شاید کوئی سکہ خاص ضرب اکبر آباد جاری نہین کیا یا راقم کی نظر سی کسی تحریر مین نگذرا - مگر چند سکہ لکھی جاتی ہین شکل سکہ[۱] مدور خط ثلث - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - شکل[۲] بیضاوی خط ثلث طغرائی عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل[۳] مثمن - خط ثلث طغرائی - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد بادشاہ سلطان لا جل خلد اللہ ملکہ سحابیت - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابا بکر بعدل عمر - مسدس[۴] خط ثلث طغرائی ۹۸۱ھ - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ دار الخلافت طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربعہ[۵] - خط نستعلیق - ثمنہ - عبارت طرف اول جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربعہ[۶] خط نستعلیق ۹۹۷ھ عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ ضرب اردوے ظفر قرین - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر بحیای عثمان بعلم علی

سکہ جہانگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق - سنہ جلوس ۵ سنہ ۱۰۱۹ھ - عبارت طرف
اول - نور الدین جہانگیر اکبر شاہ - طرف دوم - ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت الٰہی شکل
ایضاً - خط ایضاً سنہ ۱۳ جلوس ۱۰۲۵ سنہ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر شاہ اکبر شاہ
طرف دوم - روی زیور در آگرہ زر یافت - شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۱۱ جلوس سنہ ۱۰۲۵ھ
عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ + ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت
شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۱۶ جلوس سنہ ۱۰۳۱ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر
شاہ اکبر شاہ + روی زیور در آگرہ زر یافت + طرف دوم - تصویر نیم جوت و نیم نور
سکہ شاہجہان بادشاہ - شکل مربع ورق سنہ ۲ جلوس خط نستعلیق - عبارت طرف اول
صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبرآباد - شکل مربع خط ایضاً سنہ ۲۵ جلوس - عبارت
اول و دوم ایضاً - شکل مربع خط ایضاً سنہ ۳۵ جلوس - عبارت طرف اول - صاحبقران
ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ضرب اکبرآباد - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی - شکل و خط ایضاً سنہ ۶ جلوس - عبارت
طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم -
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبرآباد - شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت آگرہ - سنہ ۹ جلوس شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب محمد شاہجہان بادشاہ غازی شہریور ضرب اکبرآباد -
سکہ اورنگزیب عالمگیر - سنہ ۱ جلوس شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول
عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ - طرف دوم - ضرب اکبرآباد جلوس
شکل و خط ایضاً سنہ ۴ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد در جہان چو بدر منیر

زیب النسا اورنگ شاہ عالمگیر - طرف دوم - ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد و سنہ جلوس میمنت مانوس - سکہ فرخ سیر بادشاہ - شکل مدور و خط نستعلیق سنہ ۵ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد و سنہ جلوس میمنت مانوس - سکہ شاہ عالم بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۴۵ جلوس سنہ ۱۲۱۸ ہجری - عبارت طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہ + حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ + طرف دوم - میمنت مانوس تصویر تحلیلی ضرب دار الخلافت اکبر آباد

الہ آباد

الہ آباد جسکا نام کتب ہندی مین پریاگ ہے درمیان دریاے گنگ و جمن کے آباد ہے جب محمد جلال الدین اکبر بادشاہ نے شہر عظیم اور قلعہ سنگین تیار کیا الہ باس اسکا نام رکھا اور شاہجہان بادشاہ کے وقت مین اسکا نام الہ آباد ہو گیا - سکہ عہد جہانگیر بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - ہمیشہ چو زر مہر و ماہ رایج باد + طرف دوم بغرب و شرق جہان سکہ الہ آباد + -

امرت سر

امرت سر - مثال اس شہر کی یہ ہے کہ اکثر شہر کثرت استعمال و نافہمی زبان غیر سے اپنے اصلی نام سے کچھ کچھ خلاف مشہور ہو جاتے ہین مگر وقت غور کے اصل مین تفاوت نہین پایا جاتا ہے جیسے امرت سر کہ مضافات صوبۂ لاہور سے ہے امرت بمعنی آبحیات اور سر بمعنی تالاب اسواسطے یہ شہر بنام تالاب کے مشہور ہوا اور علی ہذا القیاس اتبہ بمعنی پارچہ - و عنبر بمعنی خوشبو پس یہ دو تو نام غلط ہین

فیروز آباد

فیروز آباد - نفیس المآثر قدیمین مین لکہا ہے کہ فیروز آباد بنام جو مشہور تہا جسکو گشتاسپ نے آباد کیا تہا اور عمارات و غیرہ تیار کرائی تہی جس وقت سکندر رومی نے اسکو فتح کیا

فیروز آباد نام رکہا اور بعضی کا قول ہے کہ اردشیر بابکان نے اسکو مسخر کیا اور معنی ہور کے
برہان مین یون لکہے ہین کہ اصطلاح فارسیون مین ایک خط کا نام ہے جو شرابخواران کے
پیالون پر ہوتا ہے اور سکندر رومی کے لڑکا فیلقوس کا ہے فیلق یعنی لشکر واوس یعنی
امیر یعنے امیر لشکر اور بطور شہر زمانہ سابق مین داخل سامانہ کے تہا سنہ ہجری
سنہ ۷۵۲ ہجری مین سلطان فیروز شاہ اول یا ثانی نے اوسکو سامانہ سے جدا کرکے سرکار
مقرر کیا اور سہرند نام رکہا اور لغت مین سہرند بالکسر ہے اور بعضی سرہند کہتے ہین اور
سرہندی بیگم نے شاہجہان آباد مین بیرون لاہوری دروازہ کے ایک مسجد سنگ سرخ
سے تمام وکمال تیار کرائی تہی —

واضح ہو کہ اودہ کا بیان ہم کر رہے تہے اور نواب صفدر جنگ بہادر کی اودہ مین پہنچنے کی
خبر لکہہ چکے تہے کہ اس درمیان مین تسمیہ اودہ کے بیان مین یہ تذکرے متفرق
شہرون کے لکہنا پڑے اب پہر وہی سلسلہ ہمارے بیان کا قایم ہوتا ہے —

قصہ کوتاہ جب نواب صفدر جنگ بہادر بایاے حضرت ابو النصر مجاہد الدین اودہ مین
بمقام بندہی ٹیلہ دریاے گہر گہر (جہان پر نواب سعادت خان برہان الملک نے عہد
حکومت اپنی مین خیمہ نصب کرکے اوس مقام پر حویلی خاص و بنگلہ چوب وخس اور احاطہ
خام بقید برج قلعہ اور محلسرا خام تیار کرایا تہا وہ سرزمین بنام بنگلہ کے مشہور تہی)
پہنچے اور اس مقام کو ریاست گاہ قرار دیکے فیض آباد نام رکہا اکثر روسا عہد
و فرزندان دیوان آتما رام نے امکنہ دوکانین قلعہ کو آراستہ کیا غرض کہ اوس مقام نے
خوب رونق پائی اور آبادی کثرت سے ہوئی جب بتاریخ بائیسوین ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو
مقام پاپڑگہاٹ مین نواب صفدر جنگ نے دنیاے فانی سے کنارہ کیا نعش انکی بمقام
گلاب باڑی واقع فیض آباد سپرد زمین ہوئی اور بعد چند روز کے شاہجہان آباد واقع
شاہ مردان مین دفن ہوئی اور استخوانہاے نعش معرفت میرزا [illegible] حکیم مرزا علیخان کے

شرح اوسکی یہ ہے کہ ۱۱۸۶ھ ۱۷۷۲ع مین مرہٹون نے دہلی کو فتح کیا اور شاہ عالم بادشاہ کو
قید کرکے قصد تاراج ملک روہیلہ کا کیا افغانان یعنے روہیلون نے خوف کہاکر نواب
شجاع الدولہ صوبہ اودہ سے مدد چاہی اور تین لاکہہ روپیہ دینے کوا قرار کیا اوسوقت مرہٹے
دریاے گنگ پر پہونچ گئے تہے نواب اودہ بوجہ بعض واقعات ملک اودہ ملک روہیلکہنڈ تک
نہ پہونچ سکے اودہر مرہٹے عبور دریاے گنگ کرنا چاہتے تہے ادہر روہیلہ نواب سے خواستگار
مدد تہے حتی کہ مرہٹے ملک روہیلون کا غارت کرلے گئے تب نواب اودہ نے روہیلو نسے
روپیہ حق الاعانت طلب کیا روہیلون نے اوسکے دینے مین انکار کیا آخر کار بمقام
فتح گنج کہ شہر بریلی سے بمسافت پندرہ ۱۵ کوس واقع ہے فیمابین نواب اودہ و روہیلون
کے معرکہ کارزار گرم ہوا آخر کار روہیلون کی شکست ہوئی تمام ملک روہیلکہنڈ قبضہ تصرف
نواب اودہ مین آیا مگر نواب اودہ نے برطبق سفارش صاحبان انگریز کسیقدر ملک مفتوحہ
اپنی سے فیض اللہ خان روہیلہ کو دیا الغرض اسوقت تک علاوہ توپخانہ وغیرہ اسی
ہزار سپاہی تلنگہ سرخ پوش و چالیس ہزار سپاہی سیاہ پوش ملازم ریاست تہی اور ان
سرگروہ سید احمد بانسی والا جسکے ہمراہی کے ساتہ بندوقین انگریزی اور توڑیدار تہین
مقرر تہا سوارون کے رسالے اور بڑے بڑے عالیجاہ ... نواب نجف خان گوپال راو مرہٹہ وغیرہ افسر تہے اور دو سو فرنگی
و فرانسیس رفیق و ملازم تہے جو ہمیشہ تعلیم پلٹن و طیاری توپ و سامان حرب مین مصروف
رہتے تہے اور علاوہ اسکے خواجہ سرایان و غلامان خانگی کا ایک گروہ تہا اور رکاب مین
نظام علیخان ابن نظام الملک دکہنی و ضابطہ خان و نواب ذوالفقار الدولہ نجف خان ...
سید نعیم خان بہادر مع لشکر ثابت خانیان و فوج بوندیلہ و چندیلہ و محمد شیر خان مع رسالہ
سوار و پیادہ ہمیشہ شہر فیض آباد مین رہتے تہے اور بائیس ہزار ہرکارہ و جاسوس ہر
جگہ اور اس انتظام سے یہ تاکید کی تہی کہ ساتوین روز اور کابل سے گیارہوین روز خبر پہنچتی
راقم نے بسبب طول ہونے کے زیادہ تصریح مناسب نہین جانی مگر جسقدر حال اس عہد کا سامان

کیا ہے وہ اسواسطے ہے کہ بعد انقلاب زمانہ کے اس شہر کی ثروت و حال انتظام اس کیفیت اور شان پر تھا القرض نواب موصوف نی بعمر چہل و پنج سالگی کی تاریخ بیست و دوم شہر ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو وفات پائی اور گلاب باڑی واقع فیض آباد میں دفن ہوئے اور بعد چند روز کی حسب خواہش انہائی جسم شاہجہان آباد کو بھیجے گئے تاریخ وفات مندرج ذیل ہے

تاریخ چون شجاع صفدر منصور برہان جلال + رفت سوی ملک باقی زین سرای پر گزند + شد شجاعت بی سر و بے پا سخاوت عرم نیز + تاج خود را بر زمین از گریہ زاری فگند

اس عہد میں میجر بیلیر صاحب رزیڈنٹ سرکار کمپنی انگریز بہادر کی طرف سے رہا — اور دیوان راجہ صورت سنگھ۔ منشی۔ راجہ کشن سنگھ۔ عہد حکومت اٹھارہ ۱۹ برس۔ تعداد فرزندان۔ چوبیس ۲۴ اور بنات بارہ ۱۲۔

تذکرہ آصف الدولہ بہادر وزیر

حمدۃ الملک مدار المہام وزیر الممالک اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یحییٰ خان آصف الدولہ نہر بیر جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ فرزند نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل نے ۱۱۸۸ ہجری میں بعمر بیست و ہفت سالگی کی مسند ریاست موروثی کو زینت بخشی اور لکھنؤ کو ریاست گاہ بنایا اور بہ طبق ایما خیر سرکار کمپنی کے گوردن کو جو ملازم ریاست اودھ تھے برطرف کیا اور بوجہ اقرار حفاظت اپنی ملک اودھ کی کل محالات متعلقہ راجہ جیت سنگھ یعنی بنارس جونپور اور متعلقات اوسکی کو ایک ثلث وسیع مع مال و سایر کی سرکار کمپنی کو دیدیا نسبت اس ملک کی بعض مورخین کا قول ہے کہ نواب سے اس ملک کو مختار الدولہ نے جو نائب تھا اپنی کارساز لیبی نکلوا دیا بخوشی یہ امر ظہور میں نہیں آیا تھا اور نواب کا ایک ذکر یہی ہے کہ نواب نے چاہا کہ دریاے سرجو پائین عمارت سمن برج کے دریاے سرجو موج مارتی لہذا برہمنوں سے کہا کہ جس تدبیر سے ہو یہ دریا سرجو نیچے سمن برج کے جاری ہو ورنہ

متعلقہ صفحہ ۲۴
نواب آصف الدولہ بہادر

॥ नवाबआसफ़सदौलाबहादर ॥ श्री

مسلمان کرڈالین برہمنون نے بعد اندیشہ کے واسطے بخشش مادہ گاوان کے کہا اور خود اپنے عقائد
مذہبی کے موافق پرستش و عبادت مین مصروف ہوئے نواب نے برطبق ہدایت برہمنون کے مادہ گاوان
مع پوشش زر و شاتھای طلا عطا کین ونیز بائے سرجو بفور اس عمل کی بائین شمن برج کی گذر گیا
لیکن بعد چند روز کے عمارت شمن برج شق ہوگئی مگر یہ بات دنیا مین یادگار رہگئی الغرض
نواب نے جب لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا تب اکثر مکانہ عمدہ تیار کرائے جنکا ذکر تیاری مکانہ رئیسان
اس خاندان مین مفصل بیان ہوگا اوسوقت سے شہر لکھنؤ نے زینت پائی روز بروز آبادی ترقی پر
ہوئی اور اکثر ہر شہر و دیار کے لوگ آکر یہین بسنے لگے ۔ اس عہد مین انتظام ریاست کا
بموجب عہد نواب شجاع الدولہ بہادر کے بدستور رہا منجملہ تین جدید باتون کے جو خلاف
عہد نواب شجاع الدولہ وقوع مین آئین دو باتونکا حال یعنی علاقہ راجہ چیت سنگہ کا قبضہ سرکار
کمپنی انگریز مین آنا اور گورنمنٹ ریاست اودہ سے موقوف ہونا اوپر بیان ہوچکا تیسرا امر یہ کہ
آٹہ ہزار فوج جنگی از روی عہد منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر باعانت و حفاظت ملک اودہ
بمقام سلطانپور و سیتاپور رہا کرتی تھی اور اسکی تنخواہ مالک ریاست اودہ سے ملتی تھی برخاست
ہوئی اور فوج نظامت مامور ہوئی قصہ کوتاہ نواب آصف الدولہ بعد حکومت بیست سال
بعمر پنجاہ و یکسال و چند ماہ بتاریخ اٹھائیسوین ۲۸ شہر ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو اس دنیائے ناپائدار
سے عالم جاودانی کو سدہارے امام باڑہ تعمیر کردہ خاص واقعہ لکھنؤ مین دفن ہوئے تاریخ
وفات کی ذیل مین درج ہے مصرعہ آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد (تفصیل عہدہ داران)
دیوان راجہ صورت سنگہ و راجہ ٹکیت راے ۔ منشی راجہ جھاؤلال و بخشی بہولاناتھ
نائب مختار الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان کابلی و مختار سرافراز الدولہ حسن رضا خان و
تفضل حسین خان ۔ رزیڈنٹ جان برسٹو صاحب بہادر ۔ مسٹر الیوس صاحب و مسٹر ... صاحب

تذکرہ وزیر علیخان وزیر پسر خواندہ آصف الدولہ

وزیر علیخان نے بعد وفات نواب آصف الدولہ جناب مغفور مبرور مدفن مکانسے

مسند ریاست پر قبضہ پایا اور بعد حکومت پنج ماہ دو یوم بوجہ نہونے حق وراثت
کے باستر ضائے بیگمات و اہلکاران باعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر حکومت ریاست سے
معزول ہوکر بمقام بنارس پہنچے گئے اور بعدہ وزیر علیخان بالزام قتل مسٹر چیری صاحب
وغیرہ جسکا ذکر کچھ ضرور نہین ہے بنارس سے آوارہ ہوکر بمقام جےنگر گرفتار ہوا اور جسقدر روپیہ
تاریخ دگرفتاری مین بمعرفت اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر خرچ ہوا ریاست اودہ سے
سرکار کمپنی کو وصول ہوا ہنگام گرفتاری سے تا حیات کلکتہ مین قید رہے۔

رزیڈنٹ لمسڈن صاحب بہادر۔ مختار ریاست تفضل حسین خان - دیوان راجہ ٹکیت رائے
منشی راجہ بھولاناتھ بخشی خوشحال رائے

تذکرہ نواب سعادتعلیخان خلف نواب شجاع الدولہ برادر نواب آصف الدولہ

نواب سعادتعلیخان جو بسبب نااتفاقی رئیس سابق اودہ کے بنارس مین مقیم تھے
بتاریخ بیستم شعبان ۱۲۱۳ ہجری سن چہل و پنج سالگی مین لکھنؤ کو پہنچکر مسند ریاست موروثی
اودہ کی مالک ہوئے اور بلقب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان سالار جنگ نامزد ہوئے
چونکہ نواب سعادت علیخان بہادر کی ہوشیاری مشہور ہے بعد حصول ریاست انتظام ملکداری مین مصروف
ہوئے اور کارروائی سابقہ پسند نکرکے انتظام جدید کیا یعنے عہدہ نیابت شمس الدولہ نجم الملک
مرزا احمد علیخان بہادر صولت جنگ اور عہدہ دیوانی نصیر الدولہ فارس الملک محمد علیخان بہادر
سپہدار جنگ فرزندان خاص کو دیا اور محکمہ عدالت واسطے انصاف و تصفیہ معاملات قرضہ
وغیرہ کو جداگانہ مقرر کیا ۱۲۱۴ ہجری مین صاحب عالیشان میر ویل ہنری صاحب بہادر لکھنؤ مین
وارد ہوئے باتفاق و استصواب کرنیل اسکاٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ بابت جایداد بعضی از
معمولات و مرسولات قدیمہ و جدیدہ و تنخواہ سپاہ انگریزی کہ ممالک محروسہ اودہ مین مقرر تھی
ستدھی ثلث منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر ہوئے نواب موصوف نے تاریخ سوم رجب ۱۲۱۶ ہجری

نصف ملک قدیم وجدید کہ جمع اوسکی اوسوقت مین ایک کرور پینتیس لاکھ تینتیس ہزار چار سو
چوہتر روپیہ کی تھی من ابتداے فصل ربیع ۱۲۱۶ فصلی سے تفویض سرکار کمپنی انگریز بہادر کردیا اور باقی
یعنے سرکار لکھنؤ۔ اودہ۔ خیرآباد۔ بہرایچ۔ سلطانپور۔ بیسوارہ کہ جمع اوسکی بھی اوسیقدر
تھی اپنے تحت حکومت مین رکھا اور وثیقہ عہد وپیمان حسب دستور مورخہ تاریخ مذکور
مرتب ہوکر فریقین کو قبضہ مین ہوا نواب گورنر جنرل مارکوس ولزلی صاحب بہادر بعد نواب
سعادت علیخان بہادر سے بمقام کانپور ملاقی ہوکر سمت کلکتہ عازم تھے واسطے انتظام اس
ملک کے جو ریاست اودہ سے حاصل ہوا کانپور مین واپس آئے اور ہنری ولزلی ملقب بہ لفٹنٹ
گورنر بہادر اور متھیو لسلی صاحب بہادر اور آر ج مالہ سنسٹن صاحب بہادر۔ اور
کمبل صاحب بہادر منصب کمشنری پر مقرر ہوئے اور صاحبان ممدوح نے شہر شعبان میں شہر بریلی کو
جو دار الحکومت مقرر تھا اس ملک کو سات حصوں پر تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کو ضلع قرار دیا ضلع بریلی
ضلع مرادآباد۔ ضلع اٹاوا۔ ضلع فرخ آباد۔ ضلع کانپور۔ ضلع گورکہپور۔ ضلع جلال آباد
ضلع فرخ آباد کہ قبل اسکے نواب ناصر جنگ پسر نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان
بنگش کو زیر حکم تھا اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بطریق پیشکش خزانہ ریاست اودہ بہ
معرفت نواب موصوف داخل ہوتا تھا۔ دوم شہر صفر ۱۲۱۸ ہجری کو ضمیمہ ملک انگریزی ہوا
جسکی آمدنی حسن انتظام سے ایک کرور پچیس لاکھ پہونچی اور گریم مر صاحب بہادر سکریٹری
نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ضلع فرخ آباد مین کلکٹر مقرر ہوئے چنانچہ صاحب ممدوح
نے بتحریر عہدنامہ عوض ملک مرقوم کے زر نقد واسطے مصارف نواب موصوف یعنے
ناصر جنگ کے مقرر کیا۔ واضح ہو کہ مصنف عمادت السعادت نے دربارہ تقسیم ملک کے یون
تحریر کیا ہے کہ سنہ مذکور مین نواب گورنر ولزلی صاحب بہادر کلکتہ سے کانپور کو تشریف
لائے نواب سعادت علیخان بھی ملاقات کو گئے گورنر ممدوح نے نسبت آنے فسٹر مالن
تاکید زر بضرورت جنگ پونا باقی نوابصاحب سے کہا نواب سعادت علیخان بہادر

...ولسلی نے کہا کہ ڈیڑہ کروڑ روپیہ بسبب خاص ہماری ضرورت کے سال بسال لندن کو
نہین پہنچ سکتا لہذا ملک میان دواب و روہیلہ سرکار کمپنی کے تفویض ہونا مناسب ہی
اور تقسیم کر دیا قبل از تقسیم یہ ملک بیچ گنگا سی جسکا نام ہردوار ہی اور میان دواب الہ آباد
سے جہانگیر نگر تک اور شاہجہانپور سے بنارس تک ہی اور جسکی اراضی مزروع و غیر مزروع
سوائے بنارس کی چودہ کرور بیگہہ پختہ از روی مساحت تہی نواب کی قبضے مین تہا عہد آصف الدولہ
مین جو فوج کہ بضرورت حفاظت اس ملک کی از روی عہدنامہ نوکر سرکار کمپنی کی تہی چہپن لاکہہ
ستر ہزار چہ سو ارسٹھہ روپیہ بابت تنخواہ اسی فوج کی ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو دیا جاتا
تہا نواب سعادتعلیخان بہادر نے بلحاظ رضامندی و آسانی وصول زر نصف ملک ایک کروڑ
پینتیس ہزار چار سو چہتر روپیہ کا دیا جسکے حساب سی اٹہتر لاکہہ بیالیس ہزار آٹہ سو روپیہ زیادہ
فائدہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا ہوا اور تنخواہ مین ملازمان شمس النسا بیگم صاحبہ اور بہو بیگم صاحبہ
بنات نواب آصف الدولہ و نواب شجاع الدولہ بہادر و اولاد حیدر بیگخان پیشدست
حسن رضاخان مدار المہام عہد نواب آصف الدولہ بہادر و تحسین غلام بتحریک اہالی
سرکار کمپنی انگریز بہادر نواب سعادت علیخان نی مقرر کر دین - اور ۱۲۱۸ ہجری مطابق ۱۸۰۳ عیسوی
بطلب ضرورت سرکار کمپنی انگریز بہادر کو بہت سی گہوڑے دیئے اور نواب سعادت علیخان بہادر نے
انتظام اس ریاست کا حسب قاعدہ و تجویز خاص کیا - مشہور ہی کہ نواب نے خوبی انتظام
و حسن بندوبست سی اپنی مدت حکومت مین بائیس ۲۲ کروڑ روپیہ خزانہ ریاست اودہ مین جمع کیا
از روی تحقیقات لارڈ ولسلی صاحب بہادر بعد منہائی خرچ کے تیرہ ۱۳ کروڑ معلوم ہوتا ہے
قصہ کوتاہ نواب ممدوح کو بعد حکومت اٹہارہ سال بسن شصت و سہ سالہ تاریخ بیست و سوم ۲۳
شہر رجب ۱۲۲۹ ہجری روز سہ شنبہ بوقت شب کو مکان ریاست نی زہر دیکر ہلاک کیا اور مکان
خلعت ارشد نواب غازی الدین حیدر خان بہادر واقع لکہنؤ مین دفن ہوئے اور مقبرہ تیار
ہوا مصرعہ تاریخ وفات آہ شد گنج سعادت بزمین + رزیڈنٹ مسٹر ... صاحب بہادر

کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بہادر- کرنیل کالنس صاحب بہادر- کرنیل جان بیلی صاحب بہادر

دیوان ابتدا مین- راجہ ٹکیٹ رای- بعد اوسکی نصیر الدولہ متذکرہ صدر- منشی لطارام-

راجہ بہولاناتہہ- بخشی ہولاس راے- مجلس راے- ۹ فرزند- چہار دختر

تذکرہ نواب غازی الدین حیدر خان بہادر خلف اکبر نواب سعادت علیخان بہادر حضرت جنت آرامگاہ

نواب غازی الدین حیدر خان بہادر نے سن انہل دو وسالگی مین تاریخ بیست و دوئم [۲۲] شہر رجب سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو مسند ریاست کو زینت بخشی اور بہ لقب یمین الملک مدار المہام اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ رفیعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی محمد اکبر شاہ بادشاہ نامزد ہوئے اور شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین تمغا عنایتی شاہ لندن کا پایا اور بطریق خودمختاری ملک اور باستصواب سرکار کمپنی انگریز بہادر سکہ زر بنام نامی خاص جاری کیا سکہ عبارت طرف اول- سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن + غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن + عبارت طرف دوم- سنہ احد دار الامارۃ و تصویر سنہ جلوس - شکل مدور خط نستعلیق- اور تاریخ اٹھارہوین شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری کو نواب معلی القاب بتحریک و استدعاے نواب گورنر جنرل بہادر کے لقب وزارت موقوف کرکے مخاطب بہ شاہ زمن ہوئے یعنے حسب دستور شاہان قدیم کے تخت نشین ہوئے اور تعظیم اور آداب اس ریاست کی مثل بادشاہون کی مقرر ہوئے اور خطاب ہر ایک اہلکار اور دفترون کی ترجمہ نہ ہوئی مادہ در طریقہ تحریر احکام نے بھی مانند ریاستہاے شاہی کی رواج پایا اور شہر لکہنو نامزد بدار السلطنت لکہنو ہوا الغرض فیما بین سرکار کمپنی و بادشاہ یعنے غازی الدین حیدر شاہ زمن کی بہت رضامندی رہی بلکہ ایک تحریر بجانب اشرف الامراء لارڈ مایرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر حضرت شاہ زمن کی نام آئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مقدمہ مین توسل سرکار

انگریزی کا نڈ ہونڈے سے بادشاہ اپنے ملک کا مالک ہے اہل غرض کو بادشاہ سے عرض کرنا چاہیے
رزیڈنٹ کو امور سلطان میں دخل نہیں ہے۔ اور بادشاہ نے بعد تخت نشینی کے سکہ زرین عبارت
طرف اول بدستور رکھی مگر عبارت طرف دوم میں ۱۲۴۴ ہجری۔ سنہ جلوس میمنت مانوس
صوبہ اودھ دار السلطنت لکھنؤ مع تصویر تبدیل کر دی۔ اور اس بادشاہ نے مبلغ دو کروڑ
پچاس لاکھ روپیہ بطور قرض حسب ضرورت سرکار کمپنی کو بدفعات یعنے اول مرتبہ ایک
کروڑ اور دوسری مرتبہ ایک کروڑ وقت مہم گورکھا۔ اور تیسری مرتبہ پچاس لاکھ دیا۔ اور
وقت مہم نیپال کے تین سو زنجیر فیل مع اخراجات متعلقہ اونکے بھیجے۔ اور بعد حکومت چودہ
برس کی عمر چھپن سال میں تاریخ ستائیسویں ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری روز شنبہ یوم دیوالی کو
وفات پاکر مقبرہ نو تعمیر نامزد بیشاہ نجف میں دفن ہوئے **تاریخ وفات** از روی بکا و آہ
گفتم ٭ حیدر بہ نجف مقام بگرفت ٭ دیوان راجہ دیا کرشن۔ و مہاراجہ نول کشن۔ و
افتخار الدولہ مہاراجہ سیوا رام۔ و راجہ بھوانی پرشاد۔ و امید رائے۔ منشی راجہ بھولاناتھ
و رونق علیخان۔ بخشی ٹلس راے۔ رزیڈنٹ۔ منکٹن صاحب بہادر۔ [illegible]
صاحب بہادر۔ کپتان ہیکس صاحب بہادر۔ مسٹر ریٹر صاحب بہادر۔ مارڈونٹ
ریکٹس صاحب بہادر۔ وزیر۔ شہامت و عوالی مرتبت حشمت و عوالی منزلت اعتضاد
سلطنت عمدۃ الامرا مدار المہام برادر عزیز نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خان بہادر
ضیغم جنگ یار وفادار۔ فرزند۔ نصیر الدین حیدر۔ جنکو بطن بادشاہ بیگم سے نہیں قرار دیتے
ہیں۔ ایک دختر بطن بادشاہ بیگم سے تھی

واضح ہو کہ راقم نے بیان تسمیہ ملک اودھ میں مع تبدیلات کے حتی الوسع خامہ فرسائی کی ہے یہ
شہر لکھنؤ ریاستگاہ و تخت نشینی کا مقام ہو الہذا وجہ تسمیہ شہر لکھنؤ کی لکھنا ضرور ہے
ظاہرا ضرب سکہ زر بنام صوبہ ملک اودھ راقم کی نظر سے بجز سکہ عہد شاہ عالم
بادشاہ جو ذیل میں درج ہے نہیں گذرا۔ سکہ۔ عبارت طرف اول۔ سکہ زد بر ہفت کشور

سایۂ فضل الہ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ ٭ عبارت طرف دوم ۔ سنہ ۱۱۹۳ ہجری
جلوس میمنت مانوس ضرب سنہ ۱۲ دار الامارۃ تصویر

تسمیہ لکھنؤ

لکھنؤ ۔ طول اسکا یکسو سولہ درجہ تیرہ دقیقہ ۔ اور عرض چھبیس درجہ او چھبیس دقیقہ ہے
کتاب ہر تیس پوران منجملہ اٹھارہ کتاب ہندوستان تصنیف جناب بیاس جی سی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت ہر ناچہ راجس جس مقام پر گرا ۔ وہ مقام بہ لکھنؤ
کرید ناخن کو کہتی ہین مشہور ہوا یہ وہی لکھنؤ ہے جو کہ قنات لچہمن سے لکھنؤ زبان زد خاص
عام ہوا زمانہ سلف مین دریاے گومتی پر گذر رکھہ جس مقام پر قیام پذیر تھے
اونکی نام کی مناسبت سے وہ مقام آجتک گوڈیا گھاٹ مشہور ہے ۔
مردم ہندی لکھنؤ کو منسوب بہ لچھمن برادر رام ... ہین کیونکہ کتب
زبان ... سے لچھمن پوری ایک معنی رکھتا ہے
... سے پایا جاتا ہے کہ جو مقام بہ تکیہ شاہ پیر محمد مشہور ہے اوسکا نام لچھمن ٹیلا
تھا اور سید ہمت علی و شوکت علی اولاد سید رکن الدین و شہاب الدین وزیر شاہ منصور
اوس مقام پر قیام پذیر تھے رحیم رحمان و بی بی آستہ الزہرا نا کتخدا اولاد شوکت علی
سے اوس مقام پر مقیم تھی مسمی ملیچا راجہ تال مسیٹرا جسکی نام پر ملیح آباد آباد ہے
بطریق سیر لکھنا پوری مین آیا بی بی موصوفہ کے حسن و جمال کا شیدا ہوکر درخواست ازدواج
پیش کی چونکہ راجہای اس قرب و جوار کے بسبب کثرت جنگ و جدل کے عاجز تھے
تین لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر کرکے سادات کو آباد کرکے متعہد ہو گئے تھے بنا بر آن
ملیچا مذکور زبردستی سے باز رہکر در پے تدبیر تھا رحیم رحمان کو درخواست اوسکی سے ملال ہوا
مگر از روی مصلحت بمشورہ لکھا قوم اہیر درخواست ملیچا مذکور منظور کرنا پڑی اور
مہلت تین مہینے کی واسطے سر انجام اسباب شادی کی حاصل کرکے سمت قنوج جوکہ

اوسوقت مقام تختگاہ راجگان تھا بغرض تدارک ملیچان مذکور روانہ ہوا اثنا ے راہ سے
یہ دریافت ہوا پہنچنے لشکر امیر تیمور مقام دہلی مین طرف دہلی کو چلا بمقام کاس گنج کہ
اوسوقت جیپور مشہور تھا شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج سے ملاقات کی اور اپنے حال
سے خبردار کرکے دادخواہی چاہی شیخ موصوف نے دو لاکھ روپیہ رحم رحمان کو دیکر کہا کہ
پچاس ہزار روپیہ کی شراب اور پچاس ہزار روپیہ کا غلہ خرید کرو اور ایک لاکھ روپیہ
جہیز کے سامان مین صرف کرو اور برات طلب کرو اور پانچ روز پیشتر برات آنے سے
ہمکو خبر دو المختصر رحم رحمان اپنے مکان پہ پہنچکر اوسیطور کاربند ہوا طرفثانی یعنی ملیچان
قریب بیس ہزار آدمی کو اپنے ساتھ برات مین لایا اور شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج مذکور بالا
بطبق اطلاع رحم رحمان کے بیس ہزار سوار و دو ہزار شترنال و دیگر اسباب جنگی کے پہنچکر
قریب بیالیس ہزار آدمیون کے جو برات کے ساتھ مدہوش و مخمور تھے تہ تیغ کیا اور بہت سے
آدمی تاب آتش صمصام خون آشام کی نہ لاکر دریاے گومتی مین غرق ہوگئے اور
تین ہزار آدمی کو گرفتار کرکے اپنے ساتھیون کو سپرد کیا اور ضعیف عورتون سے
ہوئے سر منڈوا کر شہر بدر کیا اور بعد انطفاے نایرۂ شورش و فساد کے شیخ موصوف نے یہانکی
حکومت ریاست کو بنام روشن زمان خان و عبدالحکیم خان جو کہ خاص فرزند تھے
قایم کیا اور حکم آبادی رعایا جاری کیا رحم رحمان نے مسمی لکھا قوم اہیر مذکور کو ملازمت
شیخ ممدوح الیہ مین لیجا کر بہ سفارش خاص عطاے خلعت سے سرفراز کرا دیا اور یہانکی
آبادی کو بمناسبت نام لکھا اہیر مذکور کے لکھنؤ مشہور کر دیا اور عبدالحکیم خان نے حسب
تجویز اپنے پدر بزرگوار کے ایک عمارت بیچ محلہ بنوالی اور محل سنگین واسطے اقامت
اپنے کے قریب نالہ بسہریا اور اوسی مقام پر ایک عمارت موسوم بہ دلہیا دروازہ
جو تغیر زبان سے دلیا مشہور ہوا تیار کرائی

دوسری تشریح تسمیہ لکھنؤ کی یون بیان ہے کہ جسوقت محمود غزنوی نے قصد ہندوستان کا

کیا اور ۳۹۹ھ ہجری مین پہلی مرتبہ نگرکوٹ کو فتح کیا اور دوسری مرتبہ سنہ ۴۰۵ھ ہجری مین تہانیسر کو
گھیر کر اہل ہند کو برباد کیا اور سومرت ۴۱۶ھ میں جنگ معبد اہل ہند کو مقام غزنین مین لیگیا
ایک درویش مسمی شاہ قیام الدین کہ ہمراہ لشکر تہا جدا ہوکر اس سرزمین لکھنؤ مین پہنچا
اور لب ساطیون کی مسجد کے قریب زیر درخت جوگد قیام پذیر ہوا اسیمی لکھنا قوم اہیر ساکن موضع
متصل ٹاکوری جو کہ اسی سرزمین مین ہی اپنی مویشیون کو چراتا تہا ایکروز ایک گاومیش اوسکی
گم ہوئی اہیر مذکور نے ہر چہار طرف جستجو کی لیکن پتا نپایا از روی اعتقاد شاہ صاحب کی خدمت مین
پہنچا شاہ صاحب نے مراقبہ سے سر اوٹہایا اہیر نے اپنی حاجت کو بیان کیا درویش نے بزبان
فارسی اوس اہیر بی تمیز کو مطمئن کرکے ہٹا دیا اہیر نے آگی بڑہکر گاومیش گمشدہ کو آب سے تر
پایا اوس روز سے اہیر مذکور ہر روز شیر تازہ شاہ صاحب کے پاس لانے لگا اور خدمت نیت دل سے کرنے لگا
اہیر مذکور برکت خدمت درویش اہل کمال سے روز بروز دولت و کثرت اولاد سے بہرہ ور
ہونے لگا اور بعد از حصول حکم حاکم ایک گانون اسی مقام پر آباد کیا جسکا نام درویش صاحب
نے بمناسبت نام لکہنا اہیر کے لکھنؤ رکہدیا جبکہ فقیر صاحب نے قالب عنصری چہوڑا قبر اونکی نیچے
اوسی درخت کے تیار ہوکر زیارت گاہ ہوئی عہد غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان مین
مسمی مظفر علی برادر نواب معتمد الدولہ وزیر نے قبر کو کہدواکر خاک مین ملا دیا الغرض یہ
وہی لکھنؤ ہے جو عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین نامزد بدار السلطنت لکھنؤ اور عہد
محمد علیشاہ سے عہد واجد علیشاہ تک بیت السلطنت لکھنؤ رہا جب سے ملک اودہ
سرکار کمپنی انگریز بہادر نے قبضہ کیا فقط لکھنؤ رہا ۱۸۵۸ع مین بشمول دیگر
ممالک ہند صوبہ اودہ بہی قبضہ کمپنی سے نکلکر زیر حکم خاص اقبالیان جناب ملکہ
معظمہ بادشاہ انگلند کے ہوا وہی نام لکھنؤ آجتک قائم ہے —

تذکرہ نصیر الدین حیدر

نصیر الدین حیدر نے بتاریخ ستائیسوین ۲۷ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۷ع بسن بیست و
پنج سالگی دار السلطنت لکھنؤ مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور بہ لقب ابو النصر قطب الدین
سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ معروف و مشہور
ہوئے اور سکے نے یون رواج پایا - عبارت طرف اول - بدر سکہ شاہی زدہ از لطف الٰہ
سپہر مرتبہ شاہ زمان سلیمان جاہ + عبارت طرف دوم - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب
صوبۂ اودہ دار السلطنت لکھنؤ و تصویر - شکل بدور خط نستعلیق سنہ ۱۲۴۳ ہجری - سکہ دوم -
عبارت طرف اول - سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الہ + نائب مہدی نصیر الدین حیدر
بادشاہ - عبارت طرف دوم بشرح صدر شکل و خط ایضاً سنہ جلوس و سنہ ۱۲۴۵ ہجری
اس عہد مین بوجہ مقدمہ مہد علیہ خان و معتمد الدولہ فیمابین سرکار شاہ و سرکار کمپنی انگریز بہادر
عہد رزیڈنٹی مسٹر ماڈ صاحب بہادر مین نوبت بہ شکوہ و شکایت آئی تھی کہ جو باعث
نیک فہمی لارڈ بنٹنک صاحب بہادر کے رفع ہو گئی بادشاہ نے بنظر رفاہ عام تین لاکھ روپیہ
سرکار کمپنی کو تفویض کیا کہ منافع اوسکا ایکہزار روپیہ ماہانہ باہتمام سرکار کمپنی آیا کرے
معذورین اور محتاجین کو تقسیم ہوا کرے اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے مدد معاش طالبان علم
اور ایکہزار روپیہ مصارف دار الشفا جس سے بیمارون کو دوا و غذا دیجاوے مقرر کیا
چنانچہ دار الشفا بمقام چوک اور خیراتخانہ بمقام وکٹوریہ روڈ باہتمام حکام وقت بدستور
جاری ہے مگر نسبت جائداد مدد معاش طالبان علم راقم کو نہین معلوم ہوا کہ اوس جائداد کا
کیونکر بند و بست ہے قصہ کوتاہ اسی بادشاہ نے دربارۂ امتناع خرید و فروخت بنی آدم
اشتہارات تاکید جاری کئے اور حسب خواہش رزیڈنٹ بہادر ایکہزار بیگھہ زمین چار باغ
واسطے کمپنی باغ بنانے کو دی اور واسطے خرچ باغ کے کسیقدر تنخواہ مقرر کی اور صرف
کوٹھی رزیڈنٹی کا بیس ۲۰ ہزار روپیہ سے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا جسکو کرنل لاگٹ
صاحب رزیڈنٹ بہادر نے ناپسند کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دی عہد مسٹر

متعلقہ صفحہ ۳۴

نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ

॥ नसीरुद्दीनहैदरबादशाहेअवद ॥ २ ॥

مسٹر میڈک صاحب بہادر مین مبلغ پانسو روپیہ ماہانہ سوای مصارف عمارت تجویز ہوا - اور
محکمہ استیصال ٹھگی و ڈکیتی کا حسب ایمای صاحب رزیڈنٹ بہادر مقرر ہوا اور جو کہ
وقت سرکشی زمیندار کے حسب عہود قدیمہ فوج سرکار کمپنی سے اعانت رئیس ملک اودہ
ہوا کرتی تھی عہد مسٹر مارونٹ رکٹس صاحب بہادر مین اعانت سی عذر ہوا جس سے
توہمات اتفاق فیمابین سرکارین خاص و عام کو پیدا ہوے لگے -

اور واضح ہو کہ یہ بادشاہ عہد ولیعہدی مین بوجوہات چند باریابی خدمت ملازمت والد
ماجد یعنی غازی الدین حیدر بادشاہ سی محروم رہتا تھا لہذا کارگذاران مقرب شاہی سے
کسیقدر عداوت قلبی تھی - بنابران ہنگام حصول سلطنت کی و... ارکان دولت قدیم تھا جیسا کہ پہلی معتمد الدولہ وزیر کو کوٹھی رزیڈنسی مین معرفت صاحب
رزیڈنٹ بہادر کے قید کرایا لیکن جو کہ عہد حکومت غازالدین حیدر بادشاہ مین معتمد الدولہ
کی تنخواہ بذریعہ وثیقہ ضمن قرض مؤید مقرر تھی اس سبب سی ذیل حمایت سرکار کمپنی مین
آگیا تھا اور بادشاہ کی تشدد سے محفوظ رہا مگر احاطہ دار السلطنت لکھنؤ مین قیام کرنے کو
حکم نہین رہا - اور دوسری رای امرت لال عرف بیگی جو ایک ذی علم و صاحب مرتبہ عہد
نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ سی منظور نظر رئیسان باتوقیر تھی اور غازی الدین حیدر
بادشاہ خلد مکان نے اونکی عادت و دیانت و خدمت سی راضی ہو کر عہدہ ایشک اقاصی یعنے
داروغگی دیوانخانہ پہ سرفراز کیا تھا نصیر الدین حیدر بادشاہ نے آغاز سلطنت مین اوسی عہدہ کو
قایم رکھکر خطاب راجگی اور اضافہ تنخواہ سی سرفراز کیا مگر چونکہ بادشاہ باطن مین انکی طرف سی ملال
رکھتے تھے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی مصیبتون مین ڈالا آخر کو راجہ سابق الذکر نے جب کسیطور
حفظ نہ دیکھا کسی حکمت سی بجراست محافظان اپنے مکان پر آئی اور شمشیر آبدار سی اپنے گلے کو
آپ کاٹ ڈالا انکی وفات کی تاریخ کا مصرعہ شاعر دن نے یہ رو ار کہا مصرع این کار از تو آید
و مردان چنین کنند + اور تیسری اپنی مادر یعنی بادشاہ بیگم کے ساتھ کہ وہ بھی از بس بدمزاج تھین

ایسی عداوت کی کہ عہد سلطنت تک بیگم موصوفہ مع فریدون بخت عرف منا جان اپنے
بادشاہ کی عمارت الماس باغ بیرون شہر مین مقیم رہین اور طرح طرح کے فساد فیما بین بادشاہ
وبیگم ہوتے رہے اور بوجہ اسی نزاع کے بادشاہ نے ابطال وراثت منا جان اپنی حین حیات مین
کردیا المختصر یہ بادشاہ عیش پرست اور فضول خرچ تہا بعد حکومت دس برس پانچ
دن کے پینتیس برس کی عمر مین شہر ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری مین وفات پاکر کربلای تو تعمیر اندرون
گومتی مین دفن ہوا۔ اس بادشاہ نے معرفت مارڈنڈ رکٹس صاحب بہادر رزیڈنٹ
صاحبات محل وغیرہ کے واسطے تاریخ چوبیسوین شعبان ۱۲۴۴ ہجری مطابق یکم مارچ
۱۸۲۹ع کو مبلغ باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کیا تہا جسکا
منافع فیصد پانچ روپیہ مقرر ہوگیا اس بادشاہ کیوقت مین رزیڈنٹ۔ مارڈنڈ
رکتس صاحب بہادر۔ کرنل لاکٹ صاحب بہادر۔ مسٹر تامس ہربرٹ میڈک صاحب بہادر
کرنیل جان لو صاحب بہادر۔ وزیر معتمد الدولہ۔ اعتماد الدولہ ضیاء الملک نواب سید
فضل علیخان بہادر سہراب جنگ ذی اقتدار وفا شعار منتظم الدولہ بہادر حکیم مہدی علیخان
روشن الدولہ محمد حسین خان منیر الملک۔ دیوان مہاراجہ بالکرشن۔ منشی۔ راجہ
رتن سنگہ۔ بخشی۔ رای ٹیہر چند۔ وغیرہ تہے۔

تذکرہ فریدون بخت عرف منا جان

مرزا فریدون بخت عرف منا جان کو بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ کے بوجہ
ابطال ولدیت سلطنت نصیب ہوئی اور چند ساعت کے واسطے تخت نشین ہوئے
تو بسبب چند بد اندیشون کے اس معرکہ نے طول کیا صدہا آدمی قتل ہوئے اور بہت
بادشاہ بیگم انگریزون نے گرفتار کرلیا اور قلعہ چنار گڈہ مین قید رکہا جلوس واسطے
چند گہڑی کے ۱۲۵۳ ہجری ہی آخر کو چودہ برس چنار گدہ مین رہکر اسی حالت مین وفات
پائی حال مفصل اس جلسہ کا لکہنا کچہ ضرور نہین خلاصہ یہ ہے کہ بایمای کرنیل جان لو

صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنؤ صاحب ملازم سرکار شاہی کو اونکی شامت اعمال
گرفتار کیا روشن الدولہ وزیر و دیگر رؤسا و اہلکاران وقت اوس ہنگامی سے رد ہو
نصیر الدولہ سے سطوتِ وقت فراری کو ایسی ضرب اوٹھائی کہ اوسکو پیر مین صدمہ
آکی ایک لنگڑا ہوگیا اور مصطفی خان قندہاری نے کہ اوسوقت رفاقت مین تھا
جان دی غرض کوئی مرتبہ توہین اور تذلیل کا باقی نرہا اور سرکار شاہی سے مبلغ
بطور مصارف وظیفہ سنا جان مقرر ہوا

تذکرہ نواب نصیر الدولہ

نواب نصیر الدولہ بہادر نے بتاریخ چوتھی ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری تریسٹھ برس کی
عمر مین سریر سلطنت کو زینت بخشی اور بلقب ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان
نوشیروان عادل محمد علیشاہ بادشاہ خلف وسطی جناب نواب سعادت علیخان
بہادر غفران مآب مشہور ہوئے اور سکہ سیم و زر اپنے نام نامی سے یون جاری کیا
سکہ عبارت طرف اول ـ بجود و کرم سکہ زد در جہان ✦ محمد علی بادشاہ زمان
عبارت طرف دوم ـ سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبۂ اودھ دار السلطنۃ لکھنؤ
و تصویر شکل سکہ مدور خط نستعلیق ـ چونکہ بادشاہ کو لفظ دار ناپسند ہوا لفظ
بیت روا رکھا یعنے دار السلطنۃ کو بیت السلطنۃ اور دار الانشا کو بیت الانشا
و بیت الاجرا و بیت الضرب وغیرہ کو قایم کیا اور لفظ صوبہ کو حسب تجویز راجہ
و منظوری کمپنی انگریز بہادر آخر ۱۲۵۳ ہجری و آغاز ۱۲۵۴ ہجری مین تبدیل کیا
یعنے صوبۂ اودھ سے ملک اودھ ہوگیا راجہ موصوف کو اس تجویز کے صلے مین مبلغ
دو ہزار روپیہ نقد عطا کیا اور سکۂ ثانی مین عبارت طرف اول بدستور رہی اور
عبارت طرف دوم مین بجاے لفظ دار السلطنۃ کے بیت السلطنۃ اور بجاے
لفظ صوبۂ اودھ ملک اودھ ترمیم کی گئی واضح ہو کہ یہ بادشاہ خلف نواب سعادتعلیخان بہادر

بن نواب شجاع الدولہ بہادر بوجہ ثبوت حق وراثت کے از روی استحقاق و رواج عہد
سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ و نصیر الدین حیدر بادشاہ خانہ نشین رہا جب حق
وراثت مرزا فریدون بخت کا نہ ٹھہرا تب باتفاق و مشورہ کارپردازان سلطنت و باعانت
اہالی سرکار کمپنی کے اپنے حق موروثی پر مالک ہوا اور انتظام امور خانگی و امور سلطنت بہ نفس
نفیس ایسا کیا کہ جسکے سبب سے سب خاندان کے لوگ راضی رہے اور ملک کی آمدنی بھی
بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوئی یعنے ایک کرور تیئیس لاکھ روپیہ تک نوبت پہنچی
بعضے علاقہ امانی و بعضے اجارہ رکھے اور بنظر رفاہ عام محصول غلہ جو لیا جاتا تھا یکقلم
معاف کیا اور کوا غذات پیشی پر خود تجویز فرماتی تھا اور خوشنودی اہالی سرکار کمپنی میں بدل
مصروف رہے چودہ لاکھ روپیہ حسب اظہار صاحب رزیڈنٹ بہادر بضرورت مہم افغانستان
بکمال خوشی سرکار کمپنی کو بطور قرض پیش کیا اس عہد میں ارباب کورٹ آف ڈرکٹرس
نے سنہ ۱۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸ ع میں حکم نافذ فرمایا تھا کہ رعایاے اودہ متوسل سرکار
کمپنی کو چاہیے کہ اول سرکار اودہ میں رجوع کرے صاحب رزیڈنٹ کو کچھ مطلب نہیں
کہ دروازہ بادشاہ پر اپنی دوسری عدالت مقرر کرے المختصر تاریخ چوتھی ربیع الثانی
شب سہ شنبہ کو اڑسٹھ ۶۸ برس کی سن میں وفات پائی اور امام باڑہ حسین آباد تعمیر
کردہ خاص میں دفن ہوئی۔ انکی وقت میں۔ رزیڈنٹ۔ کرنیل جان لو صاحب بہادر
جمس پاٹن صاحب قایم مقام۔ اور جمیس کالفیلڈ صاحب قایمقام۔ میجر لو صاحب بہادر
وزیر۔ روشن الدولہ۔ ظہیر الدولہ مصلح الملک غلام یحیی خان بہادر مقیم جنگ رکن رکین
سلطنت و بہادر ... اعتضاد سلطنت فدوی خاص۔ منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان
بہادر ذوالفقار جنگ۔ دیوان۔ مہاراجہ بالکرشن بہادر۔ فخر الدولہ مہاراجہ رتن سنگھ
بہادر ... رتن سنگھ منشی۔ بخشی۔ قیام الدولہ راجہ ٹیر چند۔ اور پیشدست
میرزا محمد بہادر۔ شرف الدولہ محمد ابراہیم خان (وغیرہ تھے)

تذکرہ امجد علیشاہ خلف محمد علیشاہ

امجد علیشاہ نے تاریخ پانچوین شہر ربیع الثانی ۱۲۵۸ ہجری کو سریر سلطنت پر بعمر چہل سال مین جلوس
کیا اور بلقب ابو الظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علیشاہ
بادشاہ نامزد ہوئے اور سکہ سیم و زر جو بنام نامی جاری کیا یہ ہے سکہ درجہان زد سکہ
شاہی بتائید اللہ ✦ ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ ✦ اس عہد مین انتظام سلطنت
بجز عزل و نصب بعض اہالیان سرکار کے سلسلۂ قدیم پر جاری رہا اور ایک محکمہ فیراٹیر پولیس
جدید مقرر ہوا جسکا مصارف بتجویز اعالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مامور ہوا اور بادشاہ حال نے
مبلغ بیس لاکھ روپیہ حسب استدعاے صاحب رزیڈنٹ بہادر وقت آراستگی فوج
انگریزی جو افغانستان مین مصروف تھی بطور قرض سرکار کمپنی انگریز بہادر کو پہنچایا اور جو سبب
اس اسپ وقت پیش ہوئی جنگ لاہور کے دیئے اور ایک سڑک پختہ حسب آئین سرکار کمپنی
لکھنؤ سے کانپور تک بصرف پانچ لاکھ روپیہ کے باہتمام لفٹنٹ سیم صاحب بہادر تیار کرائی اور
ایک پل آہنی دریای گومتی کا مابین کوٹھی رزیڈنٹی و چھاونی منڈیانون باہتمام کپتان فرنسر صاحب
بہادر بصرف تین لاکھ روپیہ کے نصب کرایا غرض کہ اس بادشاہ کو رفاہ خلایق و خوشنودی
سرکار کمپنی کا زیادہ خیال تھا کیونکہ اس ملک مین باوجود آمد و رفت اہالیان سرکار کمپنی کسی
رئیس نے راستی کی درستی نکی اور مترددین و مسافرین کو خصوصاً صاحبان عالیشان کو جو تنگ
راہون مین چلنے سے علاوہ تکلیف ناپسندی کرتے ہین اور منجملہ انتظام ملک تیاری سڑک
صفائی کو ایک عمدہ کام تصور کرتے ہین بڑی آسانی ہوئی اسی عہد مین ایک محکمہ واسطی فیصل
مقدمات ہیر و منجات زیر حکم مجتہد مقرر ہوا اور مفتیان شرع ہر ایک قصبات و شہر ملک اودہ مین
واسطی انفصال مقدمات کی مقرر کیے گئے تھے الغرض بعد حکومت پنج سال و یکماہ و نہ یوم بعمر
چہل و ہشت سال [illegible] تاریخ چھبیسوین شہر صفر ۱۲۶۳ ہجری روز شنبہ مطابق ۱۸۴۷ء مین
انتقال کیا [illegible] آباد واقع حضرت گنج مین دفن ہوئی۔ اس عہد مین دو ایک

فخر الدولہ راجہ رتن سنگھ چند ماہ - وبعد مہاراجہ بالکرشن - منشی - فخر الدولہ چند ماہ وبعدہ
راجہ کندن لال - بخشی - قیام الدولہ راجہ ٹیرچند - راجہ لالجی - فتح الدولہ بہادر - رزیڈنٹ
جان لو صاحب بہادر - مسٹر اکنسکنسی میجر جنرل سر ولیم ٹاٹ صاحب بہادر - جنرل پالک
صاحب بہادر - کپتان سکپیر صاحب بہادر - تامس ریڈ لوس صاحب بہادر - کرنیل
رچمنڈ صاحب تھے - وزیر امین الدولہ - منور الدولہ - وپھر امین الدولہ - وغیرہ تھے

تذکرہ واجد علیشاہ

جبکہ امجد علیشاہ دنیای فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے میرزا واجد علی ولیعہد حسب
دستور دولتخانہ قدیم سے بمعیت کپتان ہالکنس صاحب بہادر دار الامارۃ سلطانیہ مین
تشریف لائی مکان گلستان ارم مین کہ جہان صاحب رزیڈنٹ بہادر بمعیت دیگر صاحبان
موجود تھے رونق بخش ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے کلمات تعزیت زبان پر لاکر واسطے
جلوس تخت موروثی کے التماس کیا الحاصل بعد گذرنے ۹ ساعت وسی پنج دقیقہ
شب کی بتاریخ ستائیسوین شہر صفر ۱۲۶۳ ہجری پچیس برس کی عمر مین عمارت
بارہ دری صحن مین بعد ادای نماز شکرانہ عقب اورنگ خلافت کی سریر سلطنت پر جلوس فرمایا
جسکی تاریخ یہ ہے تاریخ زیب تاج وتخت شد شاہ زمان واجد علی + صف شکن صفدر
صف آرا صاحب تمکین وفوج + اختر تابندہ بر اوج سعادت شد بلند + مشتری با زہرہ
در برج اسد گردیدہ زوج + فکر تا در چون باوج آسمان تاریخ جست + زہرہ با الحان
سرودہ آمدہ اختر باوج + اور سکہ کی یون رواج پایا - سکہ - سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید
الہ + ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ + اور یہ لقب ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ
بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی مشہور ہوا ہے -
صاحب رزیڈنٹ بہادر حسب آئین قدیم اوس کرسی پر جو بہا تخت کی جانب راست رکھی تھی
جاگزین ہوئے اور انگریز موجود استادہ رہے اکیس فیر توپ اضراب انگریزی سے

متعلقہ صفحہ ۴۰

حضرت واجد علی سلطان عالم بادشاہ

॥ हज़रत वाजद अली सुलतानेआलम बादशाह ॥

بابت مبارکبادی کے سر ہوئین اور مردم رجمنٹ نے بندوقین چھوڑائین اور اکاون اکاون
بحالے توپ سہ سہ توپخانہ یعنی توپخانہ عنایتی - توپخانہ اردلی گولہ افگن - توپخانہ خسروی قہر افگن
سر ہوئے اور بعد مراتب تخت نشینی کی ادا ہوئے بعدہ صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت ہوئے
اور حضرت سلطان عالم بسواری تخت ہوادار محلسراے خورد واقع گلستان ارم میں رونق افزا
ہوئے اور زبان خاص سے القاب دولت دار کین سلطنت کو واسطے اجرای فرمان مشعر استقلال
مرتبہ بحضور زبان ولیعہدی اشارہ فرمایا جسکی تعمیل میر منشی راجہ کندن لال بہادر نے فوراً کی اور
فرامین بنام عمال جاری ہوگئے جسکی اصل نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے

نقل فرمان بنام عمال ممالک اودھ

بیست و ششم ماہ صفر ۱۲۶۳ ہجری جناب رضوان مآب ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ
سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علی شاہ جنت مکان ازین جہان فانی و خاکدان
ظلمانی را گذاشتہ بعلیین تمکین فرمودند و این خلف الصدق اقبال باستحقاق وراثت بعنایت
الٰہی و تائید سرکار دولتمدار انگلشیہ کمپنی انگریز بہادر بر سریر سلطنت موروثی جلوہ
فرمودیم لہذا فرمان قضا جریان شرف صدور می یابد کہ بجمعیت خاطر و اطمینان تمام بر عہدہ
مفوضہ خود مامور بودہ دقیقہ از دقایق حزم و ہوشیاری نامرعی و مہمل نگذارد و احدی از
فساد پیشگان و متمردان را سر بر داشتن ندہد و مالواجب سرکار بعرض ایصال در آوردہ
ارسال دارد و درینصورت ہر آئینہ مورد انظار عاطفت خواہد شد و مدار المہامی این سرکار دولت
ابد پایدار بدستور متعلق برکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری عمدۃ الامرا
مدار المہام وزیر الممالک امین الدولہ عمدۃ الملک امداد حسین خان بہادر ذو الفقار جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی خاص جان نثار است سوال و جواب امور مرجوعہ مشار الیہ در
حق خود موثر پندارد

عید ہوسکی نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمتین ایک محبت نامہ مشعر اطلاع جلوس تخت

سلطنت بادشاہ سے ارسال کیا نقل اوسکی یہ ہے —

نقل محبت نامہ

قادر ذو العز والجلال ریاض دولت و اقبال اریکہ آرای سلطنت و حشمت رونق بخش
سریر شوکت و عظمت را بآبیاری سحاب عنایت خویش مدام شگفتہ و خندان و مخضر و
ریان داراد اما بعد بر ضمیر منجلی نظیر مخفی و محتجب نماند بتاریخ بیست و ششم ۲۶ شہر صفر سنہ ۱۲۴۳ ہجری
جناب رضوان مآب اعلیحضرت جنت مکان والد ماجد طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ
ازین جہان فانی و خاکدان ظلمانی ارتحال فرمودہ بجنت الماوا جاگزیدند بہجوم غموم حالتی
طاری بود کہ از ماہی تا ماہ و داغ بجگر و از زمین تا اسمان شعار تبر میبود گاہ سیل اندوہ دوام
رخت سکون و شکیب را بآب میداد و گاہ آتش یاس و اضطرار بخرمن صبر و قرار می افتاد
دران ہنگام غم انضمام صاحب بسیار مہربان دوستان لفتننٹ کرنل اے لیف
ریجیننڈ صاحب بہادر رسی بی کہ جانشین آن اریکہ آرای سلطنت و حشمت و دوست
صمیم این نیاز مند بارگاہ صمدیت جلب قدرتہ اند علی الغفور آمدہ در عین اثر دہام و ملال
بکلمات تسلی و تشفی دل بیقرار و خاطر پر اضطرار تسکین دادند و از تہ دل شریک حال مخلص بیریا
ماندہ و انچہ صلاح و صوابدید این دولت بودہ دقیقہ از دقایق جد و جہد مہمل و نامرعی
نگذاشتند و شب بیست و ہفتم ۲۷ شہر مذکور کہ بصلاح صاحب موصوف بر سریر سلطنت مع رکی
جلوس کردم حسب دستور اراکین سلطنت حاضر گردیدہ بگذرانیدن نذر مورد انظار
عنایت شدند از انجا کہ استحکام این سلطنت ابد بنیان و استقرار دولت این دودمان
عالیشان بعد تائیدات ایزد منان جل جلالہ و عم نوالہ از مدت مدید و زمان بعید
وابستہ اعانت و امداد سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بودہ و ہست معہذا سوای
آن رونق بخش سریر شوکت و عظمت شفیق غمخوار و مونس شفقت شعار ندارم دران حالت
اضطراب و اضطرار سرمایہ تسکین خاطر اخلاص آئین ہمین بودہ کہ انچہ شایان گزیدگان

گردد کارپردازان فرمانروایان عالیمقدار است از طرف آن کرمفرما همواره بمنصهٔ ظهور خواهد رسید و امید

نتائج آن مراتب محبت و وداد و مودت و اتحاد فیمابین دولتین علیتین روز بروز مستحکم

مترقی خواهد گردید الحمد الله که آنچه مستدعی بود بر نهج احسن سمت وقوع پیوست آنچه بود موجب

آسودگی رفاه و فخر مملکت آثار قطعه بیست و دوم ماه فروری ۱۸۶۴ عیسوی متضمن مضامین محبت

تضمین شفقت و ملاطفت تشفی و طمانیت دل اخلاص منزل چنانکه باید صورت بست آینده نیز

از لطف و کرم آن فرمانروا همین عنوان اقبال مرجو و متوقع است که هرگونه امداد و اعانت

و لطف و رافت نسبت باخلاص کیش مبذول خواهد ماند و در هر باب آنچه باعث شهود و

بهبود این دولت خواهد بود و از آن طرف بعمل خواهد آمد و نظر مخلص نوازیهای سامی

صاحب جانشین موصوف که دوست صمیم و بدل خواهان بهتری این سلطنت اند بصلاح

نیک هر قسم سرسبزی و بلند نامی این سرکار ملحوظ خواهند داشت و هر آینه همین باعث حسن

تمشیت اوامر و نواهی مخلص پیدا گردیده منتج انتظام و استحکام سلطنت و رفاه و فلاح

رعایا و برایا خواهد بود

اس بادشاہ فرادل میں پہلا دستور یہ مقرر کیا کہ چوبی صندوق سر بند پر مہر لگوا دیگئی

اور وہ صندوق ناظر بے مشغلہ سلطانی سواران متعلقہ سواری خاص کے ہمراہ رہنے لگا

کہ ہر شخص مظلوم و داد خواہ بغیر دقت و مزاحمت حاجب و دربان و توسط غیرے و سفارش

شخصے و بے خوف و خطر و اندیشہ انتقام ارباب اقتدار و فتانی جو کچھ کہ ما فی الضمیر عرضی لکھکر

صندوق مذکور میں داخل کیا کرے چنانچہ بذریعہ کارروائی جدید داد خواہان نزدیک و دور

بذریعہ صندوق اپنی دلی حال ظاہر کرنے لگے اور بادشاہ بہ تعمیل قواعد عدالت طلوع صبح سے

آدھی رات تک ایکدم استراحت نہیں فرماتے اور بملاحظہ عرضداشت سائلان و اہل

معاملات و مرفوعات ارباب حاجات و قراطیس وقایع بلاد و قریات اور بسماعت

روداد زبانی عرض بیگمات و خواہش مندان بحضور خاص سے بے تعرض و تعلق تشریف رکھتے ان

داجراے احکام وداد دہی مستغیثان و تقرر چپقاپیشگان و تنقیح مقدمات ملکی ومالی و تقرر
وظائف ادانی و اعالی مصروف رہتے اور جس قدر عرضیان بذریعہ صندوق جمع ہوتین وہ تحت
خاص سے مزین ہوکر بحاضری ترقیمن پیشگاہ خاص سے تعمیل پذیر ہوتین اسطرح دفتر دیوانی مین پیش ہوتین
مختصر یہ کہ اکثر مقدمات بتجویز خاص بادشاہ تصفیہ ہوئے اور پس از چندے معاملات ملکیہ وغیرہ کا
بند وبست اچھا نہ دیکھا تب امین الدولہ وزیر کو موقوف کیا اور بتاریخ بیست و دوم شہر رجب
سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق پنجم اگست سنہ ۱۸۴۷ ع عہدۂ وزارت کو بنام نواب علی نقی خان بہادر
جو رشتہ دار اور خاندان نواب مدار الدولہ سے تھے مقرر کرکے اونیس پارچہ سے خلعت اور
خطاب سے سرفراز کیا تاریخ تقرری یہ ہے تاریخ ثانی و عشرین شعبان یوم سعد پنجشنبہ
خان محمود الخصال * یعنے ہم نام علی و ہم نقی * شد وزیر شہ بحکم ذو الجلال * کلک اشرف
سال تاریخش نگاشت * دوست بادشاہ و دشمن پایمال * اوسوقت سے جملہ مدار کار دیا
وزیر کو اعتماد پر تحول کیا سنہ ۱۲۶۴ ہجری مین بیٹی نواب موصوف سے سلطان عالم بہادر نے عقد اپنا
کیا اور بخطاب اختر محل صاحبہ کو سرفراز فرمایا تاریخ عقد کی درج ذیل ہے تاریخ شادی
شاہ سلیمان جاہ شد * با پری زادان خوش شکوہ وزیب و زین * گفت ہاتف مصرع تاریخ عقد
اقتران نیرین اسعدین * ایضاً زہے وقت اسعد کہ این ہر دو [illegible] مہ و خورشید [illegible]
ہم بزم گشتند * رقم مصرعہ سال تاریخ کردم * سلیمان و بلقیس ہم بزم گشتند [illegible]
اوسی اوایل مین بادشاہ نے تعلیم و آراستگی فوج مین متوجہ ہوکر پلٹن اختری وغیرہ نام رکھکر
اور رسالہ سواران سے کام قواعد کا لینا شروع کیا مگر بسبب شکایت رزیڈنٹ بہادر کے
یکقلم ولکو موقوف کردیا اور بادشاہ تاریخ چھبیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل سے
ملاقات کو بمقام کانپور گئے اور تاریخ اٹھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ صاحب موصوف لکھنؤ مین تشریف
لائے لارڈ صاحب نے نسبت امور سلطنت کی نصیحت کرکے کہا کہ سرودخوانانکو کوئی عہدہ نہ دینا چاہیے مگر
بادشاہ نے سرودخوانان یعنے ثابت الدولہ و رضی الدولہ و تاج الدولہ و نجیب الدولہ

حیدر علیخان قطب الدولہ و وحید الدولہ غلام نبی خان وغیرہ کو جو عہد [illegible]
فراج کیواسطے مقرر تھے اور آغاز سلطنت مین خطابون سے سرفراز کئے گئے تھے موقوف کئے گئے
صرف خواجہ سرایان حسب رواج و دستور قدیم سرکار اسلام کے انتظام [illegible]
و مامور رہے اور مصاحبت تخلیہ مین مسیح الدولہ و حکیم شفاعت الدولہ و طبیب الدولہ
و صحت الدولہ و فتح الدولہ و آفتاب الدولہ و ذوالفقار الدولہ باقی و منظور رہے
اور ملک کو اکثر امانی کر دیا اور ایک اشتہار بمقدمہ رہن و بیع و ہبہ دہات و اراضی وغیرہ
جاری کیا تاکہ بیع وغیرہ بطور خانگی مثل سابق سے ہونے نہ پاوے کہ باعث حق تلفی [illegible]
فیصلہ سپاہیان سرکار کمپنی کے تین محکمے جداگانہ مقرر کئے [illegible]
بہادر ہوتا تھا اور تحصیلدارون کی موقوفی و بحالی رزیڈنٹ کے اختیار مین [illegible]
اودھ فرائیڈ پولیس کی مع پیادہ و سوار اسی عہد مین بموجب [illegible] صاحب بہادر
کے زیادہ کی گئی اور اضلاع ملک اودھ مین تھانجات مامور ہوئے اور رصدخانہ سلطانی جو [illegible]
لکھنؤ جو عہد غفران منزل سے باہتمام مسٹر ولکاکس صاحب بہادر [illegible]
ہوا لیکن بموجب تحریک کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نسبت [illegible]
کی منظور رہی اور اسی عہد مین کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ [illegible]
اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے خلاف مراسم و ضابطہ قدیم عرائض رعایائے ملک اودھ [illegible]
کمپنی انگریز بہادر لیکر احکام تجویز بنام بادشاہ لکھے اور اکثر تحصیلداران [illegible]
سلطانپور و محمد حسین تحصیلدار بہرایچ و فتح چند تحصیلدار بیسوارہ وغیرہ کو سزا و خطابین
اور اکثر تعلقہ داران یعنے لونی سنگہ تعلقہ دار متولی و بجنا ور سنگہ تعلقہ دار شاہ گڈہ اور
نواب علیخان تعلقہ دار محمود آباد اور راجہ مادہو سنگہ تعلقہ دار امیٹھی سے بخوشی خاطر ملاقات
کی اور تحائف گذرانیدہ انکی قبول کئے واضح ہو کہ کرنیل سلیمن صاحب نے ترکاری میوہ وغیرہ جو سرکار
شاہی سے بطور ڈالی جاتا تھا لینا موقوف کر دیئے تھے بلکہ ایک مقدمہ مین علاوہ [illegible]

یعنی کسی ایک شخص غیر ہتیار بند کا کوٹھی رزیڈنسی بندوق سر کرنیکا بادشاہ سے شکوہ کردیا تھا
مگر یہ عکس اسکی جب رزیڈنٹ نے ایام دورہ مین غیروں کی تحفہ شکایت قبول کی اور نئی کارروائی کی تب
خاص و عام پر سبب رنجش فیمابین سرکارین ظاہر ہوگیا —

قصہ مختصر اس عہد مین فیمابین اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر
و سرکار شاہ کوئی صورت رضامندی و پابندی دستور قدیم کی باقی نہین ہی اور جبکہ
شہر جنوری ۱۸۴۸ع سے لارڈ دلہوسی صاحب بہادر گورنری ہند پر مقرر تھے رپورٹ اُنکی
برابر ہوتی رہی اور آخر کو بہ طبق رپورٹ کرنل سلیمن صاحب و جنرل اوٹرم صاحب بہادر بابت
۱۸۵۵ع نقشہ ارتباط مراسم سابقہ بکقلم شکست کیا اور الزام بدانتظامی کا ذمہ بادشاہ کی
پیشگاہ صدر سے قایم ہوا سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸۵۶ع مین جنرل اوٹرم صاحب بہادر
کلکتہ مین طلب ہوئی اسوقت عوام مین بادشاہ کا ملک اودھ سے بیدخل کئے جانیکا
شور مچا تب اہالیان سرکار شاہی نے بلا غور و تحقیق کی ایکقطعہ اشتہار بدین خلاصہ کہ سرکار
شاہی کی چراغ کو اعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر روغن ہی بیکار ہے افواہ کو نا راست بتائی خلاصہ کلام
جنرل اوٹرم صاحب بہادر نے کانپور مین مع فوج پہونچکر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے حسب دستور
ارکان دولت کو استقبال و رسد رسانی کیواسطے روانہ کیا صاحب ممدوح لکھنؤ مین داخل ہوئی
اور بادشاہ کو اندیشہ فوج سے مطمئن کردیا مگر تاریخ یکم ماہ فروری ۱۸۵۶ع بادشاہ کو اطلاع کی
سرکار کمپنی انگریز بہادر تاریخ ہفتم فروری سنہ حال سے ملک اودھ پر اپنا قبضہ کریگی آپ
کو بندوبست کیواسطی ایکہفتہ کی مہلت ہے بادشاہ نے بفور سماعت اسبات کی کل کاروبار سلطنت کی
بند کردیا توپون کو چرخسے گرادیا اور احکام بنام جملہ ملازمین و تعلقہ داران اس مضمون کے
جاری فرمائی کہ خود بدولت سمت لندن واسطے استغاثہ کی جاتے ہین تم سب تعمیل احکام
اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مین مصروف رہو تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ع کو قطعہ اشتہار
خاص شہر لکھنؤ مین مشتہر ہوا اور بذریعہ اوسی اشتہار کی کل دفاتر شاہی پر قبضہ کرلیا گیا

نقل اشتہار

اشتہار بنا بر اطلاع سکنائی ملک اوده بموجب حکم حکم بندگان نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقباله

بموجب اوس عہدنامہ کی جو سنہ ۱۸۰۱ع میں موکد ہوا سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر نے حفاظت بقیہ ملک سرکار اوده کے جملہ معاندان اندرونی و بیرونی سے اپنے ذمہ کر لی اور والی ملک اوده ایسے سررشتہ ایسے بندوبست کی جاری کرنیکے واسطے معرفت اپنے اہلکاروں کی خود ذمہ دار ہوا کہ اسکے باعث سے رفاہ خلایق و حفاظت جان و مال سکنائے ملک اوده کی حاصل ہووے چنانچہ خود ذمہ داری اس عہدنامہ کی رو سے سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر کو عاید ہووے زیادہ عرصہ پچاس برس تک تعمیل اوسکی وعده وفا کی ساتھ علی الاتصال تمام کمال ہوتی رہی مگر سرکار دولتمدار میان اس عرصہ مذکور کی جنگ و جدال میں اکثر مصروف رہی تاہم کوئی دشمن بیرونی قدم بھی ادہر نہ رکھ پایا اور کسیطرح کا فساد داخلی تخت اوده کی پایداری میں خلل انداز نہوا افواج سرکاری ہمیشہ واسطے بادشاہ اوده کی قرب حضور میں حاضر باش رہی اور جب کبھی بہ نسبت اقتدار بادشاہ کی ناحق کسینے سرکشی دکھلائی تو افواج مذکور کی اعانت دینی میں ہرگز دریغ نہیں ہوا باوجود اس معاہدہ عظیمہ استوار عہدنامہ مذکور کی جملہ والیان اوده کی جانب سے برعکس علی الاتصال بالکلیہ تساہل و تغافل ہوتا چلا آیا اور جو میثاق واسطے اجراے ایسی سررشتہ بندوبست کی ظہور میں آیا کہ وہ بموجب حفاظت جان و مال رعایا و سکنای ملک اوده و منتج رفاہ انکی ہووی تاہم گویا قصداً دیدہ و دانستہ بطور روتیہ اپنی کی اس سی تجاوز و انحراف کرتے رہی بسبب انحراف و شکست میثاق کے ممکن تہا کہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر اسکی کہیں پہلی عہدنامہ مذکور کو ناجایز گردانتی اور نسبت خبرگیری والیان ملک اوده کی انکار کرتی معہذا تا الحال سرکار کمپنی انگریز بہادر

کو ایسا پسندیدہ امور است کہ جو حقِ اختیار و اقتدار ایکنے دو بان عالیشان کو جو منظور تھا
جو جنابان اتھوانے اپنی رعایا کی نسبت کیسی ہی احکامات خلافِ عدل و انصاف کی بھرن مگر
بھی ہمیشہ نسبت کمپنی انگریز بہادر کی دوستی و وداد بر قایم رہی تاہم کمپنی انگریز بہادر نے
واسطے بچاو رعایا ملک اودہ کی اوس تعدی عظیم و پریشانی سے جو عاید حال رعایا سکے
ہمیں الاتصال رہی بکمال کوشش متوجہ رہی بہت برس گذرے کہ گورنر جنرل بہادر لارڈ
ولیم بنٹنک نے بنظر اسکی کہ جو جہد واسطے بہتری احوال رعایای ملک اودہ بیشتر ظہور مین
آیا تھا اوسکی مزاحمت یا تعرض ہوا حسب سرشتہ دربار لکھنؤ مین اطلاع دی کہ اگر ضرورۃ
تمام و کمال انتظام ممالک اودہ کا باہتمام اہلکاران سرکار کمپنی انگریز بہادر کی دخل کرنی پڑیگا
چنانچہ جو تنبیہات و تنبیہ لارڈ ولیم بنٹنک کی جانب سے ظہور مین آئی اوسکو آٹھ برس کا عرصہ ہوا
کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے بذات خود اعادہ کیا اوس زمانہ مین والی اودہ کو بڑی اصرار
سے سمجھا یا گیا کہ آیندہ کیسا ہی واقعہ وقوع مین آوے یہ بات تمام عالم پر روشن
ہو گئی کہ بطور دوستانہ دربر وقت مناسب تنبیہ و آگہی دی گئی مگر بسبب خود سری و نالایقی
و باعث انکاری وزرا و بادشاہان اودہ کہ مقاصد دوستانہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا
رائیگان ہوا پچاس برس سے زیادہ عرصہ تک جو صلاح بیغرض و چشم نمائی ہای غضبانہ معہ
تنبیہات و اعتراضات و تہدیدات متواتر و متوالی وقوع مین آئی ہین سے کوئی بھی
اصلا اثر پذیر نہوئی عہدنامہ کی اصل میثاق پر عمل نہوا شاہ اودہ کو وعدہ کی تعمیل نہوئی
اور رعایا و ملک اودہ سب تک بیچارہ بادوساہ نسبت نالایقی و خیانت و تعدی ضایع
و برباد ہوئی ہین فقط یہ بات تمام ملک مین مشہور ہی کہ شاہ اودہ مثل اکثر والیان پیشین
ممالک مذکورہ کی اس ملک کی مہمات کی انتظام مین کچھ بھی مداخلت نہین کرتے ہین تمام
ملک اودہ مین اختیار حکومت عموماً یا تو مقربان کمین یا اشخاص جابر و خائن کو جو
کارگذاری مین نالایق اور درجہ اعتبار سے ساقط ہین تفویض ہوا ہی محصلات مالگذاری

اپنی علاقجات مین سرخود ہی کی ساتہ حکمرانی کرکے رعایا سی بلا لحاظ عہد سابق و حال کے جبراً گوڑی پیسی تک مواخذہ کرتے ہین فوج شاہ بوجہ ضبط و ربط و بسبب بد اعمالی بخشیان افواج مشاہرہ سی محروم ہین اور اپنی معیشت کیواسطی دیہات کو گویا لوٹنی کی مختار ہین یہانتک کہ بجائے ملک کی حفاظت کیواسطی وہ متعین ہین اوسپر وہی جابر و قاہر ہوتی ہین غول کی غول ڈاکوونکی علاقجات کو غارت کرتی ہین آئین و عدل کا نام و نشان نہین ہی ہتیار بندونکی خانہ جنگی اور خونریزی رات دن ہوتی رہتی ہی اور کسی جگہہ لحظہ بہر بہی حفاظت جان و مال کی مطلق نہین فقط اب وہ وقت آیا ہے کہ سرکار انگریز بہادر اور زیادہ متحمل ادنی ادنی اون خرابیون کی نہین ہو سکتی جنکو بسبب تعلق ہونی سرکار کی عہدنامہ مذکور کی مضبوطی حاصل ہوئی ہی سرکار وہ خبرگیری والیان اودہ پر کہ جسکی باعث سی صرف وہ اقتدار کہ نتیج خرابیان مذکور کا ہی بحال و برقرار نہین رکھہ سکتی پچاس برس کی تجربہ سی بخوبی ثابت ہوا کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع نتیج رفاہ و خیریت سکنای اودہ کی نہین ہوا اور یہی واضح ہوا کہ حفاظت سکنائے ملک مذکور کی اس تعدی عظیم سے جو کہ مدت سی لاحق حال ہی کسیصورت ممکن الوقوع نہین ہے بجز اسکی کہ انتظام کلی ممالک اودہ مستدام سرکار کمپنی انگریز بہادر کو مفوض ہووی اس غرض سی حسب الحکم خاص و استرضای انریبل کورٹ آف ڈایریہ بات ٹھہری کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع مین کہ اس سی ہر ایک والی اودہ نی انحراف و تجاوز کیا ہی آجکی تاریخ سے پیمانہ ناجائز و ساقط ہے چنانچہ واجد علی شاہ اودہ سے کے واسطی انعقاد ایک عہدنامہ جدید کی نصیحت کی گئی جسکی رو سے دوام مستدام نظم و نسق کل ملک اودہ بلا شرکت غیرے سرکار کمپنی انگریز بہادر کو تفویض کیا جاوے و مراتب ضروری واسطی بحال و برقرار رکہنے منزلت و دولت و توقیر بادشاہ و اقربا اوسکے کی ظہور مین آوی معہذا شاہ موصوف نی ایسے عہدنامہ دوستانہ کی انعقاد سی انکار کیا فقط ازانجا کہ شاہ اودہ واجد علی شاہ مثل جملہ والیان پیشین ملک اودہ کی اس میثاق استوار عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کی تعمیل مین

متنکر یا سہل انگاری یا غافل ہوا جسکے رو سے ایسی سررشتہ بند و بست کا اپنی ممالک مین کہ
بموجب فلاح و خیریت رعایا کی ہو لازم گردانا گیا اور اشتباہ کہ عہدنامہ جس سے یون ظاہر ہو انحراف
ہونا ناجائز و ساقط گردانا گیا اور چونکہ شاہ موصوف انعقاد عہدنامہ جدید سے جو بجای عہدنامہ
سابق ملحوظ تھا منکر ہوا اور چونکہ شرائط عہدنامہ سابق جیسا کہ بحال تھے نسبت مداخلت
اہالیان کمپنی انگریز بہادر ملک اودہ مین مانع نہین اور بدون ایسی مداخلت کی اجراے
سررشتہ بند و بست شایستہ اس ملک مین ممکن نہین ہی ان وجوہات سے تمام عالم کو واضح
ہو جاتا ہی کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کو سوای دو صورت کے اور کوئی چارہ نہین ہے یا تو ملک
اودہ کی رعایا کو ترک کرین اور انکو ہاتھ پاؤن باندھ کے اس مرض ظلم و تعدی مین
ڈالدین جو کہ ظاہرا سرکار کمپنی انگریز بہادر نے بنظر شرایط منضبطہ عہدنامہ کو مدت تک روا رکھے
یا سرکار موصوف اپنے اقتدار عظیم کو بحق ان لوگون کے نفاذ کرین جنکی رفاہیت کی واسطے بحالی
بہ سبکی عرصہ سے درست اندازی کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمام و کمال نظم و نسق و بند و بست ملک
اودہ کو ہمیشہ کیواسطے اپنی قبضۂ اختیار مین کر لیوین ان دونو صورتون مین سرکار کمپنی انگریز
بہادر نے بلا تامل دوسری صورت کو اختیار کیا ہی لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ آج کے دن سے
نظم و نسق ممالک اودہ بلا شرکت غیرے دوام و مستدام القبضۂ اقتدار کمپنی انگریز بہادر مین
آگیا ہی سب عامل و ناظم چکلہ دار و جملہ نوکران دربار و سب اہلکاران چہ مالی و ملکی و چہ دیوانی
و فوجی و سب سپاہیان دربار دہلی جاسکتے ہین اودہ کو لازم ہی کہ آیندہ سرکار کمپنی انگریز بہادر
کے اہلکارون کی اطاعت و فرمانبرداری کلی کرتے رہین اگر کوئی اہلکار دربار یا جاگیردار یا
زمیندار یا کوئی دوسرا شخص ایسی اطاعت او فرمانبرداری سے اغماض کرے یا اگر کوئی مالگذاری
دینے مین عذر لاوے یا اور کوئی طرح سے سرکار کمپنی انگریز کی حکومت مین تعرض و مزاحمت
کرے گا تو وہ شخص مفسد گنا جاویگا اور بھی وہ مقید کیا جاویگا اور جاگیر اور اراضی اسکی
ضبط سرکار کمپنی کیجاویگی اور جو انکو جو فوراً بلا عذر تابعداری سرکار کمپنی انگریز بہادر قبول کرینگے

عامل ہوں یا اہالیان دربار یا جاگیردار یا زمیندار یا سکنائے اودہ سبکو وعدہ کیا جاتا ہے کہ وہی حفاظت ولحاظ والتفات اہالیان کمپنی انگریز بہادر کی پاوینگے اور باقرار پیشگی معین تعداد مالگذاری ازروی انصاف وبندوبست واجبی کے عمل میں آویگا وبتدریج آبادی وآراستگی ملک اودہ کی جدوجہد برابر ہوتی رہیگی ہر ایک کو بلا طرفداری احدی عدل گستری ہوتی رہیگی جان ومال کی حفاظت کیجائیگی اور ہر ایک شخص اپنے حقوق واجبی پر بلا اندیشہ و بلادست اندازی کسیکی قابض ومتصرف رہیگا۔

واضح ہو کہ جیمس اوٹرم صاحب بہادر نے جو پیشگاہ گورنمنٹ ہند سے عہدہ چیف کمشنری ملک اودہ پر مقرر ہو کر اور مع تمامی حکام مالی وملکی وفوجی لکھنؤ مین آکر تاریخ ہفتم ماہ فروری سنہ ۱۸۵۶ع کو واجد علی بادشاہ کو بذریعہ اشتہار متذکرہ بالا معزول کرکے دفترون بادشاہی پر قبضہ کیا اور ایک ایک افسر واسطے نگرانی وترتیب کاغذات کے مقرر کیا اور ملک اودہ کو اوپر چار حصون کے یعنی قسمت اول خیرآباد۔ قسمت دوم لکھنؤ۔ قسمت سوم بہرایچ۔ قسمت چہارم فیض آباد تقسیم کیا اور حکام صدر نے خاص لکھنؤ مین اجلاس اپنا جداگانہ مقرر کیا۔

اسمائی حکام صدر ملک اودہ

نمبر	نام عہدہ	نام عہدہ دار	مقام اجلاس
۱	چیف کمشنر ملک اودہ و ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر	جیمس اوٹرم صاحب بہادر	مقام لکھنؤ
۲	سکریٹری و اسسٹنٹ چیف کمشنر اودہ	کپتان فلیچر ہیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۳	کمشنر عدالت فوجداری و نظم پولیس	امانی صاحب بہادر	لکھنؤ
۴	کمشنر عدالت دیوانی ملک اودہ	ڈلیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۵	گبنس صاحب بہادر	جوڈیشل کمشنر بہادر	لکھنؤ

سنہ	نام کمشنر	ڈپٹی کمشنر	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	
[illegible]	میجر الیٹ کرسٹمن صاحب بہادر	تھارن ہل صاحب بہادر	لفٹننٹ گور صاحب بہادر	لفٹننٹ بلیک صاحب بہادر
		مارٹین صاحب بہادر	لارنیس صاحب بہادر	ونسیٹن صاحب بہادر
		کپتان ار صاحب بہادر	لیسٹر صاحب بہادر	
[illegible]	میجر بنگس صاحب بہادر	سمسن صاحب بہادر	کیپر صاحب بہادر	بلاک صاحب بہادر
		کپتان آوینز صاحب بہادر	جنکنگ صاحب بہادر	لفٹننٹ انڈرسن صاحب مہتمم خزانہ
		پالک صاحب بہادر	کپتان گرینگی صاحب مجسٹریٹ	کپتان گولڈوسٹن صاحب پولیٹیکل
			سوئنٹن صاحب بہادر	
[illegible]	فرنک فیلڈ صاحب بہادر	فارسس صاحب بہادر	ہیسن صاحب بہادر	کیلف صاحب بہادر
		کپتان بن بری صاحب بہادر	لفٹننٹ کیلاگ صاحب بہادر	
		کپتان ہیلو صاحب بہادر		
[illegible]	کرنل گولڈنی صاحب بہادر	کپتان ولسن صاحب بہادر	لفٹننٹ ٹیڈ صاحب بہادر	تھارن ہل صاحب بہادر
		کپتان میرو صاحب بہادر	لفٹننٹ گرنٹ صاحب بہادر	لفٹننٹ نیاک صاحب بہادر
		کپتان الگزنڈر صاحب بہادر	اسٹریٹن صاحب بہادر	لفٹننٹ تھارنٹن صاحب بہادر

المختصر حکام متذکرہ صدر نے اپنے اپنے علاقجات پر پہنچکر افواج شاہی کی تنخواہ بیباق کردی اور ہتیار لے لئے مگر کچھ فوج بیقاعدہ اور دو مثل بٹالین اختری و ناگری وغیرہ ملازم رکھکر بزمرۂ فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر میں شامل کرلیا اور اکثر ونکی پنشن مقرر کردی اور کارگذاران و ملازمان دفاتر شاہی یکقلم

برخاست کئے اور تجویز عطاے پنشن تحقیقات شروع کی اور صیغہ نانکار و چندہ بالکل ناجائز سمجھا گیا
اور نانکار جو باسم قانونگویان مقرر تھی وہ بھی نامنظور رہی مگر ہر ایک علاقہ صدر و تحصیل میں ایک ایک
قانونگو اوسی خاندان کا ملازم رکھا گیا اور دیہات یا اراضی بطور جاگیر یا معافی جسکا نام پرتھی پدیتو ر
اونکے ساتھ بندوبست ہوا اور علاقجات مالگذاری کا جمع عہد شاہی مالگذاران عہد شاہی
خواہ تعلقدار و زمیندار خواہ ٹھیکہ دار بابت سنہ ۱۲۶۳ فصلی کے بندوبست کر کے پٹے دئے اور اس جمع
سالتمام میں ساڑھے چار قسط نصف مالگذاری باد وہ مہنا کر کے مابقی ساڑھے پانچ
قسط کی قسط بندی سند پٹہ لکھدی اور سماعت حق وعویداران کا بندوبست من ابتدائے سنہ ۱۲۶۴ فصلی
پر منحصر کر دیا اس مابین میں بادشاہ نے جملہ انتظام خانگی و محلات وغیرہ حسام الدولہ حافظ الملک
تقی علی خان بہادر شیر جنگ بہنوئی اپنے کو تفویض کر دیا اور خود بدولت بمعیت جناب عالیہ متعالیہ
مادر خود مع ابو الحرب غفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا محمد جاوید علی بہادر
اور مرزا سکندر حشمت بہادر چھوٹے بھائی اور رکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و
شہریاری امیر الامرا مدار المہام وزیر الممالک معتمد الخاقان تلمیذ السلطان سیف مسلول
بازوی شاہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی صاعد مصاعد یکرنگی و صفا ناہج مناہج صداقت
و وفا مرید مرشد پرست اخلاص گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار ذی اقتدار
یار وفادار رستم ہند مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ فدوی خاص
جان نثار ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ
بادشاہ اودہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ وغیرہ کے لکھنؤ سے کلکتہ میں پہونچے اور دیوان مہاراجہ بشیر الدولہ
بالکرشن بہادر و بابو پورنچند سر دفتر بیت الانشا وغیرہ کو اہالیان سرکار انگریزی سے بضرورت
نشاندہی کاغذات دفتر شاہی اجازت نہیں ملی پیشگاہ حکام منتظم حاضر رہے بادشاہ تو خود
کلکتہ میں مقیم ہوئے اور صاحب عالم ولیعہد و سکندر حشمت بہادر چھوٹے بھائی کو ہمراہ جناب عالیہ
متعالیہ کے واسطے استغاثہ کے لندن کو روانہ فرمایا اور حکام اودہ نے بندوبست سرسری من ابتدائے

سنہ ۱۲۶۵ فصلی لغایت ۱۲۶۷ فصلی شروع کیا اور بندوبست دیہات کا اکثر بنام مقدمان وغیرہ دعویداران عام کردیا اور جو لوگ بیدخل کئے گئے اونکو ہدایت تحقیقات حقیقت بخنہ بندوبست پر فرمائی گئی اس طریقہ بندوبست سی اکثر تعلقجات شکست ہو گئے پہلا انقلاب سلطنت اور دوسرا اُس انقلاب بندوبست مالگذاری سی پہلی صورت یعنی انتظام شاہی بالکل بدلگیا انقلاب سلطنت سے ملازمان شاہی کو نقصان معاش ہوا تہا انقلاب مالگذاری سی ملازمان تعلقہ داران کو بیکاری نے صورت دکہائی لیکن فضل خدا سی بدولت خوبی انتظام حکام عالیمقام و اطاعت فرمانبرداری رعایای ملک اودہ نیکنام کسیطرح کا غدر و ہنگامہ نہوا اور حکام کے احکام کا بخوبی عملدرآمد ہوا حکام حسب آئین سرکار انتظام ملک مین بدلجمعی تمام مصروف ہوئے اور رعایا تعمیل احکام حکام عالی مقام مین بسر و چشم حاضر و موجود رہی راجہ راجہی پر جبہ سکہی کا نقشہ ہوا۔

غدر کا بیان

واضح ہو کہ یہ دنیا وہ مقام عبرت ہی کہ اسکی کارخانی جو شدنی ہوتی ہین ہرگز انسان کی سمجہ مین نہین آتے ہین آج اور کچہ طور ہی دوسری روز اور ہی سامان پیش نظر ہوجاتی ہین دیکہی کہ اس ملک اودہ مین تہوڑہی سی مدت مین کیا کیا انقلاب ہوئی یعنے ساتوین فروری ۱۸۵۶ع کو ریاست ملک اودہ کی قبضہ سرکار کمپنی انگریز بہادر مین آئی اور واجد علیشاہ کلکتہ کو راہی ہوئی حکام انگریزی نے حسب آئین خاص بندوبست ملک کا کیا باوجودیکہ بندوبست عہد شاہی اور انگریزی مین بہت فرق ہی مگر خوبی بندوبست و اقبال صاحبان انگریز سے کسیطرح کا کوئی فتور برپا نہین ہوا مگر آغاز ماہ اپریل ۱۸۵۷ع مین بمقام لکہنؤ چہاونی منڈیانون یہ ایک نیا گل کہلا کہ ڈاکٹر ویلیر صاحب نے ایک دوا کو خود پہلی چکہا اور کسی مریض سپاہی کو دینا چاہا سپاہی نے اوس دوا کو نہ کہایا اور بہ پیشگاہ پامر صاحب جو اڑتالیسوین پلٹن کی کرنیل تہی اس امر کی فریاد کی کہ جوٹہی دوا سی ہمارے ایمان مین ڈاکٹر صاحب فرق ڈالنا چاہتے ہین کرنیل صاحب نے سپاہی کو سمجہایا کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ تجویز تہی تمہاری مذہب لینی سے کچہ کام نتہا مگر سپاہیون نے اوسی شب کو ڈاکٹر صاحب کی بنگلہ کو جلا دیا

۱۸۵۷ع

اور ما بعد اوسکی تیرہوین رجمنٹ کو پیادون نے چہاونی مین آگ لگادی کوئی خاص مجرم معلوم نہوا آخر اپریل مین والٹس صاحب افسر پلٹن نمبر ہفتم پیادگان اودہ کو معلوم ہوا اکثر سپاہی بہرتی جدید کارتوس قدیم کی کاٹنی مین عذر کرتے ہین صاحب موصوف نے فہمایش سے اونکو راضی کیا پہلی تاریخ مئی کو پہر اونہون نے ناراضگی ظاہر کی بسبب عدول حکمی کے بہت سے سپاہی قید ہوئے دوسرے تاریخ کو بریگیڈیر گری صاحب مع کپتان والٹس صاحب و بارلو صاحب پلٹن مذکور کی لین مین گئے اور ہر ایک کمپنی سے علیحدہ پوچہا کہ تمکو کارتوس کا کاٹنا منظور یا نامنظور ہے سب نے انکار کیا بریگیڈیر صاحب نے اوس پلٹن کی جسنے انحراف کیا تہا ارات کو نگہبانی کی اور مقدمہ کو دوسرے روز پر ملتوی رکہا تیسری تاریخ کو پلٹن مذکور کی گرانڈ کمپنی ہتیار بند قتل و فساد پر آمادہ ہوئی اور موسی باغ کی چہاونی مین بلوہ مچادیا ساتوین اودہ رجمنٹ کی ایک چہٹی ارتالیسوین پیادگان بنگال کے نام (جو کہ چہاونی منڈیاون مین مقیم تہی) گرفتار ہوئی جسمین لکہا تہا کہ ہمارے شریک ہو اور چہٹی مذکور کو صوبہ دار ارتالیسوین پلٹن نے کرنیل پامر صاحب کو دکہلایا صاحب موصوف مع ساتوین رسالہ اودہ اور چوتہی پلٹن پیادگان اودہ اور ایک حصہ ارتالیسوین ور اکہترین پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو بتیسوین پلٹن بادشاہی گورہ اور توپخانہ کے موسی باغ مین جس جگہ ساتوین اودہ کی پلٹن امادہ سرکشی تہی پہنچے پلٹن سرکش دیکہتے ہی فرار ہوئی بعضون نے تو چپ چاپ ہتیار رکہہ دیئے اور جو لوگ بہاگے سوارون نے اونکا پیچہا کیا اکثر لوگ گرفتار آئے الغرض اس پلٹن مین گو کہ ایکہزار جوان تہے بالکل ٹوٹ گئی سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر نے دربار عام واسطے تقسیم انعام اون لوگون کے جنہون نے اس بغاوت مین خیرخواہی کی تہی میدان رزیڈنسی کے سامنے مقرر کیا اور فرش قالین کا بچہوایا اور صحن مین کرسیان واسطے نشست افسران ملکی و جنگی ہندوستانیونکی رکہوائین اور تیس حاکم انگریز ملکی اور جنگی برآمدہ مین آئے تب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر نے چند کلمات نصیحت بطور اسپیچ فرماکر چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار ہیرا لال

دولی اور رام نراین اور حسین بخش سپاہیونکو انعام حسب لیاقت عنایت کیا او سنہ ستاون
سے کسیطرح کا ہنگامہ و فساد ملک اودہ نہین ہوا اطمینان کیساتہ حکام اپنی حکمرانی مین
مشغول رہتے تھے شروع ۱۸۵۷ء مین بمقام دمدمہ جو کہ کلکتہ کی قریب واقع ہی کسی سپاہی قوم
ہندو نی دوم نمبر گرانیڈ کی ایک برہمن سپاہی سی لوٹا مانگا برہمن نی نہین دیا اوسنی کہا کہ تو اپنی
ذات پر گھمنڈ نکر کاہی اور سور کی چربی کی کارتوس منہہ سی کاٹنی پڑینگی چنانچہ اس بات کا تمام فوج
ہندوستانی مقام دمدمہ مین توہم پیدا ہوا غرض کہ خبر اسکی افسران انگریزی کی کان تک
پہنچی اور اونہون نی ریپٹ پر بعد استفسار سبب نارضگی خشک کارتوس دیئے اور کہا کہ چکنائی
سے انکو چکنا کرکی استعمال کرو بعد وقوع اس ماجری کی بارکپور جو کلکتی کی چھاونی ہی وہان
کے سپاہیون نی کارتوس کی کاٹنی سی انکار کیا چھٹہ تاریخ فروری کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم
فوج بارکپور نی مع دیگر صاحبان فوج کی تحقیقات کیواسطی اجلاس فرمایا پلٹن نمبر دوم گرانیڈیر
کی سپاہیون کو سامنی بلاکر پوچھا کہ کارتوس نکاٹنی کا کیا سبب ہی پہنچا سنگہ سپاہی نی بیان کیا
کہ اس کارتوس کی کاٹنی سی ہمارے ایمان مین فرق آویگا کہ اسمین چربی لگی ہوئی ہی صاحب مذکور
نی اوس کاغذ کو دیکر کہا کہ روشنی مین دیکھو کہ اسمین کونسی چیز لایق اعتراض ہی سپاہی مذکور
نی کہا کہ یہ سخت مثل کپڑی کی ہی اور کاغذ نہین معلوم دیتا اور پھر چاند خان نی بیان کیا کہ وہ مثل
چمڑی کی سخت ہی اور جلانی سی چربی کی بو آتی ہی چوتھی تاریخ کو کاغذ کارتوس جب پانی سے
بھگو کر جلایا چراہند پہلی تمام رجمنٹ ثابت ہوگئی اجلاس کیوقت ایک ٹکڑا کارتوس
کے کاغذ کا جلایا اور چاند خان سی پوچھا گیا اوسنی کہا کہ اب تو بدبو نہین آتی مگر کاغذ کی استعمال سی
مستوحش رہا اور خدا بخش صوبہ دار نی عندالاستفسار بیان کیا کہ اس کاغذ کی کاٹنی مین
انکار نہین مگر چھاونی مین افواہ ہی کہ اسمین چربی چڑہی ہوئی ہے پھر گلاب خان جمعدار نی
یقیناً یہ کہا کہ کارتوس مین چربی ضرور ہے مانند پہلی کاغذ کی نہین ہی تب صاحبان عدالتکو
ظاہر ہوا کہ فوج کی لوگ کارتوس سی بہ سبب توہمات مذہبی کی بالکل ناراض ہین اوسی ایام مین

پہنچے سپاہی چونتیسوین پلٹن کے بہرام پور سے بارکپور کو تبدیل ہوئے سپاہیان انیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے سپاہیان
بہرام پور کی دعوت کی اونہون نے روداد مقدمہ کارتوس کی انیسوین پلٹن کے سپاہیون سے کہہ سنائی
چھبیس فروری سنہ حال کو حسب دستور کارتوس تعلیم سے قواعد کرنے کو حکم ہوا اونہون نے انکار کیا
تب حکام کو عدول حکمی پسند نہوئی لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے رسالہ و توپخانہ کو بحکم وقت
حاضر ہونے کو حکم دیا سپاہیان انیسوین رجمنٹ وقت گیارہ بجے رات کے گہر سے بطور بلوہ کے اپنی
اپنی بندوقین لیکر لین مین آئے صبحکو یہ بین تیار ہین افسر لوگ جب پریڈ پر پہونچے سپاہیون کو
مسلح بلا وردی شور وغل کرتے دیکھا تب مچل صاحب نے کہا کہ تم لوگون کو وہم ہے جو گمانات
تمہارے ہین وہ سب غلط ہین تم اپنے ہتیار رکھکر اپنی لین مین چلے جاؤ افسران ہندوستانی نے اسکے
جواب مین کہا کہ توپخانہ و رسالہ جب تک آپ نہ ہٹا دین گے سپاہی ہتیار نہ رکھین گے صاحب موصوف
نے توپخانہ ہٹا دیا اور سپاہیون نے بھی ہتیار رکھدئے تاریخ چوتھی مارچ ۱۸۵۷ع کو اس مقدمہ
کی خبر کلکتہ مین پہنچی تاریخ بیسوین مارچ کو پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ مقام رنگون سے بموجب
طلب کلکتہ مین آگئی ۳۱ مارچ کو انیسوین پلٹن جسنے بہرام پور مین عدول حکمی کی تہی حسب الطلب
میجر جنرل ہیرسی صاحب بارکپور مین طلب ہوکر آئی اور ہتیار اونکے لیکر تنخواہ دیگئی اور اوسکو
پہلیا گھاٹ سے دریا پار اوتار دیا بیشتر اسکے چونتیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے انیسوین پلٹن کو
پیغام بہیجا کہ افسران انگریزی کو مار کر بارکپور مین آؤ کہ ہم اور تم باتفاق سب افسرون کا کام تمام
کرین اور چہاونی و بنگلون کو پھونک کر کلکتہ پر حملہ کرین مگر انیسوین پلٹن نے اوسے نامنظور کیا تہا اور ایکروز مسلح
منگل پانڈے سپاہی چونتیسوین پلٹن کا نشہ مین بدمست مسلح ہوکر گہر سے نکلا اور اپنے بہائی بندونکو کہا کہ جو افسر
انگریزی ملیگا مارونگا لفٹنٹ باصاحب باستماع آشفتگی مزاج پلٹن مین آئے منگل پانڈے مذکور نے صاحب
موصوف کے گولی ماری صاحب تو محفوظ رہے مگر گھوڑا زخمی ہوا اوسوقت صاحب نے تپنچہ سر کیا نشانہ خالی گیا اوسنے
صاحب کو تلوار سے زخمی کرکے گھوڑے سے گرا دیا تب صاحب موصوف نے بہزار خرابی جان بچائی میجر جنرل ہیرسی صاحب نے
مع دیگر افسران کے موقع واردات پر آکر منگل پانڈے کو گرفتار کرلیا اور بموجب حکم عدالت پہانسی کی

آٹھوین تاریخ اپریل کو [illegible] منگل پانڈی [illegible] مذکور [illegible] گشتہ [illegible]
[illegible] تاریخ ماہ مئی کو [illegible] فوج [illegible] ہندوستانی [illegible] قریب [illegible] بارکپور [illegible] مقام [illegible] کی گئی
[illegible] تاریخ [illegible] کو [illegible] فوج [illegible] موقوف ہوئی اور چار سو سپاہی [illegible]
[illegible] چھاونی [illegible] سامنے [illegible] جنرل [illegible] صاحب بہادر کی بموجب حکم [illegible]
[illegible] خبر کارتوس کی بمقام
انبالہ میں پہنچی جسکے سبب سے بازار شور و شر گرم ہو گیا اور طرح طرح کا فساد برپا ہو گیا مگر کوئی
بانی [illegible] فساد کا نہ ثابت ہوا اور پھر خبر کارتوس کی میرٹھ مین بھی پہنچی اور مشہور ہوا کہ واسطے
تخریب مذہب کے آٹے مین گائے اور سور کی ہڈیان سرکار نے پسوائی ہین تب سپاہیان میرٹھ کو
یقین ہوا اور چرچا اسمین پہیلا میجر جنرل ہوپ صاحب بہادر نے فوج کو فہمایش کی کہ سرکار
انگلشیہ کو مذہب سے کچھ زیادہ نہیں ہے تم افواہ غلط پر ہرگز یقین نکرو مگر سپاہیون کو تسکین نہوئی
اور چھاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم ہوا تاریخ بیست و سوم ۲۳ اپریل کو کرنل سمتھ صاحب بہادر
نے سوم رسالہ سواران ہندوستانی کو جسکے وہ حاکم تہے حکم دیا کہ صبحکو پریڈ ہو چوبیسوین ۲۴ تاریخکو
رسالہ مذکور پریڈ پر آراستہ ہوا جب میجر نے کارتوس جدید بائین ہاتہ سے پھاڑکے بھرا اور چھوڑا اگر
دکھایا پھر سوارونکو حکم قواعد ہوا اسوقت انھون نے کارتوس کے لینے مین پس و پیش کیا میجر ہیریس
صاحب نے معاینہ اس حال کا تاریخ پچیسوین ۲۵ کو تحقیقات کی اسوقت مردم فوج نے بیان کیا
کہ کوئی چیز کارتوس مین بظاہر معلوم نہین ہوتی لیکن مشہور ہے کہ نجس چیز سے تیار ہوا ہے مگر صاحب
موصوف کی فہمایش سے راضی ہو کر اپنی عدول حکمی سے نادم ہوئے اور کہا کہ آیندہ استعمال کارتوس
مین عذر نہوگا تاریخ چہارم ماہ مئی کو صبحکو تیسرے ۳ رسالہ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور پانچ تاریخ
شام کو قدیم کارتوس تقسیم ہوئے پچاسی سوارون نے کارتوس نہ لئے جسکے سبب سے یہ لوگ سپرد
عدالت ہوئے اور جرم عدول حکمی و بغاوت کا ثابت ہوا اور ہر ایک کو چھ چھ برس سے دس
دس برس تک کی قید با جولان با مشقت سخت ہوئی اسوقت مقام میرٹھ مین چھبیسوین ۲۶

فوج گورہ جسمین ایک ہزار مضبوط جوان تھے اور چھ سو جوان کی چھٹا رسالہ ڈریگون ولایتی بیجا
اسپی مع پانسو توپچی یعنی جملہ فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج
اس سے کسیقدر زیادہ تھی جسکے سبب سے حکام کو کچھ خیال نہ تھا کہ ناگاہ تاریخ دسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ع
روز یکشنبہ کو وقت شام مین اور صاحبان انگریز عبادت خانہ کو جاتے تھے کہ ہندوستانیون کی چھاونیون
مین اور ہر طرف شعلہ آتش نمودار ہوا اور ہنگامہ قتل عیسائیان برپا ہوگیا پانچ بجے شام کے
تیسرا رسالہ اور بیسوین پلٹن مسلح ہوگیا گیارہوین پلٹن کی لین مین آئی اور اونکو اپنے ساتھ لیا۔
کرنیل فینس صاحب حاکم گیارہوین پلٹن کی لین مین خود پہنچے اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی لیکن
بیسوین پلٹن کے سپاہیون نے باہم ایسے وار کیے کہ اونکے جسم کو غربال بنا دیا اس افسر کی ہلاکت نے
بغاوت کے ہنگامے کو خوب مشہور کر دیا تیسرے رسالے کے سوارون نے سرکاری جیلخانہ کو توڑ کر اپنے
بھائی بندون کو جنکی ایکہزار دو سو سے کم تعداد تھی رہا کر دیا تب تو یہ سب مفسدین باہم ہو کر خوب
شور و شر برپا کرنے لگے عیسائیون اور اونکے بال بچون کو جہانتک پایا قتل کیا اور سخت ایذائین
پہنچائین فوج گورہ نے یہ حال پر ملال دیکھکر اپنی تیاری کا سامان کیا مگر رات بہت آگئی تھی
سرکش لوگ دہلی کیطرف راہی ہوئے فوج گورہ اونکے مقابلہ سے مجبور رہ گئی مفسدون نے
اس مقام سے سررشتہ ڈاک و تار و پولیس وغیرہ کو برہم و شکست کر دیا تھا جس سے
ہر طرح کی بد انتظامی آشکار تھی

دہلی مین سرکشون کی آمد

تاریخ گیارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو حسب دستور سرکاری کچہریان ہو رہی تھین کہ اتنے مین
باغیون کی آمد کا ہر طرف سے شور و غل مچگیا صاحب مجسٹریٹ شہر فوراً چھاونی پر پہنچے اور تیاری
فوج کا حکم دیا اور صاحب موصوف چھاونی سے واپس ہو کر شہر کے کشمیری دروازہ پر پہنچے ایک عجیب
عالم نظر آیا اور باغیون کی غول جمع دیکھے مسٹر لباس صاحب جج نے اونسے کہا کہ آپ
اندر بچائین مگر اونھون نے نہ مانا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مجسٹریٹ اوسی غول مین مارے گئے

اور نعش کا بھی پتا نہ لگا مسٹر سائمن فریزر صاحب کمشنر شہر کلکتہ دروازہ کی طرف پہنچے تو دیکھا کہ
باغیان سرکش نہوسکا باغی لوگ صاحب مہتمم تلگیا بر برقی وغیرہ کو قتل کرکے شہر میں داخل
ہوگئے اس اثنا میں جن حکام نے باغیوں کا مقابلہ کیا قتل ہوئے اور [illegible]
باغیوں نے قلعہ میں جاکر بہادر شاہ کو بادشاہ اپنے عہد کا بنایا اور وہاں کا قیدخانہ توڑ کر قیدیوں کو
آزاد کردیا اور سیکڑوں عیسائیان بشمول صاحبان والا شان جنہوں نے [illegible]
مکان میں پناہ لی تھی مار ڈالا اور خونریزی کا حوصلہ میموں اور انکے بچوں سے نکالا
چونکہ ۵۴ ویں پلٹن جو چھاونی سے باغیوں کی تنبیہ کیواسطے روانہ ہوئی تھی وہ کشمیری دروازہ پر
پہنچکر [illegible] باغیوں کی شریک ہوگئی اور کئی انگریزی افسروں کو اوسی جگہ پر مار ڈالا بریگیڈیر
صاحب نے یہ حال دیکھکر چھاونی کا انتظام کیا اور سب انگریزوں کو برج نشان
جو چار دیواری کا گول گھر باہر شہر واقع تھا جمع کردیا اور خیال کیا کہ یہ مقام نہایت
محفوظ ہے کیونکہ میرٹھہ سے انگریزی فوج دفع فساد کیواسطے ضرور آئیگی اور ہر طرح سے
توپیں و سامان حرب درست کردیا ادہر باغیوں نے میگزین کی دیواروں پر سیڑھیاں
لگاکر قبضہ کرلیا مگر تاہم چند انگریزوں نے پانچ گھنٹہ تک ہزارہا آدمی کا مقابلہ کیا آخر کو
حسب الایمای لفٹنٹ ولوبی صاحب مسٹر اسکلی صاحب نے بارود خانہ صدر میں آگ
لگادی جس سے تمام شہر میں ایک زلزلہ پڑ گیا اور زمین و آسمان تھرا گیا بہت سے
باغی میگزین کی دیواروں کے نیچے کچلکر مر گئے مگر کل صاحبان انگریز اس صدمہ سے محفوظ
رہے گو آخر کو یہی لوگ باغیوں کے ہاتھ سے مارے گئے غرض کہ حکام نے بہت تدبیریں
کیں لیکن ظالموں کے پنجہ سے نہ نکلسکے تب جملہ انگریزوں نے مع میموں اور بچوں کے میرٹھہ
اور کرنال کی راہ لی ان لوگوں کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا حال ایسا تھا کہ اوس حال کے
بیان نے سے قلم کے سیاہ آنسو نکلتے ہیں اور سنگدلوں کے کلیجے موم کیطرح پگھلتے ہیں وہ کہاں بیان
کیا جاسکے اور یہ قصہ غم انگیز کہانتک سنایا جاوے القصہ یہ ہنگامہ بغاوت اضلاع

شمالی و مغربی اضلاع مین پھیل گیا اور اودھ مین بغاوت کی وحشتناک خبر بذریعہ تار برقی لاہور مین
پہونچی اور اسیطرح ہندوستان کے ہر ایک مقام پر بغاوت کی خبر پھیلتی گئی اور ہنگامہ شور و
فساد روز بروز بڑھتا گیا واضح ہو کہ راقم کو اس مقام پر صرف غدر و بغاوت کی
بنیاد کا لکھنا تہا سو مختصر حصہ بیان کردیا مگر اس کتاب کی تکمیل مین اودھ کی حال سے
مطلب ہے اور یہ وہی غدر ہے جو یہانتک پھیلا لہذا اودھ کا حال لکھا جاتا ہو

بغاوت اودھ کا بیان

جسوقت دہلی اور میرٹھ کے غدر کی وحشتناک خبر لکھنؤ مین آئی جملہ حکام اودھ پریشان
ہوئی اور تاریخ سولہوین مئی ۱۸۵۷ء کو ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودھ نے
حسب الحکم نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے قطعہ اشتہار حسب ذیل جاری کیا

اشتہار

اشتہار مجاریہ لفٹنٹ گورنر بہادر مطبوعہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ

مورخہ ۱۶ - مئی ۱۸۵۷ء

جو رعایای خیرخواہ سرکار انگریزی شہر و قصبات و اضلاع مغربی مین رہتی ہی اونکی اطلاع دہی کے واسطے
لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتی ہین کہ جن باغی اور قاتلون نے میرٹھ اور دہلی کے شہر اور کمپون مین
سپاہیون کا نام بدنام کیا اور نہایت دغابازی اور سنگدلی سے پیش آئی ہین یہانتک کہ بیچاری
عورتون اور اطفال خورد سال کو بھی نہین چھوڑا اونکی سزای نمایان کیواسطے تدبیر شروع
ہوئی ہی اور تدارک قرار واقعی بہت جلد عمل مین آئیگا اور مفسدان مذکورین کو ایسی سزا
دیجائیگی تا دوسرونکو عبرت ہو اور افواج انگریزی اور رجمٹ میرٹھ اور انبالہ اور پہاڑون پر سے
جمع ہوتی ہی اور راجپوتانہ کی فوج سے متفق ہوکر سرکشونکو گھیر لینے مین باہم کوشش کرینگی اور جو سزا
باغیون نے اپنی اوپر اپنی سرکشی سے عاید کی ہی اوسکی تعمیل کیواسطے ایسی تدبیر قرار واقعی کیجاویگی
کہ وہ کسیطرح سزای اعمال اپنی سے بچنے نپاوین اور لفٹنٹ گورنر بہادر سرکار انگریزی کی جمیع معاندیشان

اور رعایا کو خیر خواہ و تابعدار رہنے کی استدعا کرتی ہین کہ جب افواج انگریزی باغیان مفرورین کے
ہمراہ اور ہمراہیوں کو شکست دیکر اور وہ سرکش قصد بھاگنے کا کرین تو معاندین و رعایا کو چاہئے کہ انکو بھی خوب
تنبیہ کرین اور جہان پاوین انکو گرفتار کرین - جو افواج انگریزی اور ہندوستانی بجا لائی تمام
خیر خواہی سے ... باہم ایک دوسرے پر سبقت لیجاتی ہین ان بکھراؤن کے استیصال مین
کمال جانفشانی کی کوشش کرینگی واسطے کہ ان بکھراؤن نے فیمابین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی اور افواج
خیر خواہ ہندوستانی کے تخم نزاع کا بویا ہے - یہ فوج ہندوستانی کیسی ہی کہ سرکار انگریزی ابتدا
عملداری سے اپنے سایہ پناہ مین رکھکر ہمیشہ نظر رعایت کی رکھتی آئی ہے اور سپاہ ہندوستانی نے بھی ایسی
ایسی شجاعت اور جانفشانی سرکار کی نوکری مین کی ہے کہ دنیا مین اونکی شہرت ہوگئی ہے اور سرکار
انگریزی کے طرف سے سپاہیان نیک کی خدمت شایستہ کی ہمیشہ قدردانی ہوگی اور انعام ملیگا
اور اون سپاہیون کے حقوق اور دستور اور رسمیات مذہبی پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا اور سرکار
انگریزی اون سپاہیونکو مثل اپنے لوگون کے ہمیشہ سمجھتی آئی اور جوانی اور ضعیفی مین بھی پناہ اپنے رکھا
اگر بے ایمان بکھراؤن کو فوراً سزا دیجائیگی - بد اندیش آدمیون نے ناحق شکایت ہونے
نیت فاسد سرکار انگریزی کی کرکے سپاہ ہندوستانی کو بہکایا ہے مگر نیت سرکار ہمیشہ سے بطرف
حفظ مذہب اور دستور اپنی رعایا اور نوکرون کی متوجہ رہی ہے اور رہیگی اس ملک کے اپنی اپنی پیشہ کا
کام امن و امان سے کرینگے اور جہان اور جس جگہ ضرورت ہوگی پولیس زاید یا فوج اونکی
حفاظت کیواسطے معین ہوگی مگر سب لوگونکو اس پر عزم مصمم کرنا چاہئے کہ مجرمان مفرورین بھاگنے نپاوین
اور ہندوستان مین جہان کہین کہ جائینگے حملہ کرکے اونکو مغلوب کیا جاویگا - فقط
بعد اسکے صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ نے باتفاق رائے اہلیان ماتحت آراستگی قلعہ کا بندوبست
شروع کیا اور مکان سکونت نواب یحیی علیخان بہادر معروف بہ مچھی بھون متصل دریائے
گومتی و پل پختہ کو خالی کرا لیا اور عمارت امام باڑہ کلان کو شامل کرکے قلعہ مقرر کیا اور
ہر چہار طرف دمدمے اور خندق اور مورچہ بندی بنوانی شروع کردی اور اسیطرح کوٹھی فرید بخش

مین بند و بست ہوا کہ دو پیشتر کی مکانات شہر والون سے خالی کرا لیے گئے کوئی مکان نہ تھا
شامل کوٹھی رزیڈنسی و مچھی بہون ہوا اور کوئی ابتر رستہ میدان منہدم ہوا اور ہر ایک
نہایت مضبوط بنایا گیا جلد سامان حسب توپ و گولہ و بارود وغیرہ جمع و نصب ہونا شروع
شروع ہو گیا و اشیای ضروریات مثل غلہ و شکر وغیرہ ہر دو مکان مچھی بہون و
کوٹھی مین مہیا کر لیا اور دو ہزار بندوق از بستا ہر ایک نفر بقیمت روپیہ و دو ہزار
سوا پچیس روپیہ معرفت کرنیل صاحب بہادر جمعیت بہرتی کی گئی اوسیقدر دوسری
ملازم رکھی گئی اور باقی زیر حکم محمود خان کوتوال شہر واسطے حفاظت و ترقی انتظام
چونکہ اضلاع اودہ مین ہی بغاوت کی طور پیدا ہو چکے تھے کہ ناگاہ خاص لکھنؤ مین تیسویں تاریخ
ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو نو بجے رات کے فتنہ بغاوت جاگ اوٹھا بندوقون کی آوازیں اونیسوین پلٹن
کی طرف سے برابر آنی لگیں اور پلٹن مذکور منقسم پانچ حصون پر اس غرض سے ہوئی کہ انگریزون کی
خونریزی سے شہر مین ایک دریا بہائین اور شہر مین آگ لگائین تیرہویں اور اڑتالیسویں
پلٹنوں کے سپاہی صرف تہوڑے ہی آدمی اوس باغی پلٹن کی شریک ہوئے تھے بریگیڈیر ہنڈکومب
صاحب بہادر افسر فوج انگریزی نے جسوقت توپون کی آواز سُنی فوراً اونیسوین پلٹن
کی طرف جا پہنچے مگر باغیون نے گولیون سے صاحب بہادر کو ایسا سلام کیا کہ اونکا کام تمام
کیا لفٹنٹ گرانٹ صاحب جو اوس وقت گشت کر رہے تھے مجروح ہوئے اور اون کو
ایک پہرہ کی صوبہ دار نے اپنی چارپائی کے نیچے محفوظ کر دیا مگر دوسرے حوالدار نے اس امر سے
فتنہ گردون کو آگاہ کر دیا جنہون نے صاحب ممدوح و مجروح کو چارپائی کے نیچے سے گھسیٹ لیا
اور بڑی بیرحمی سے قتل کیا۔ اور جب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے بندوقون کی
آوازیں سُنی تہین فوراً اسوار ہو کر دو توپین اور ایک کمپنی گورہ قریب پل ورمن گوشہ پر
جہان سے اونیسوین پلٹن کے باغی سپاہی آسکتے تہے مقرر کر دی کیونکہ سوا اسکے اوس گوشہ کی
اور راستہ آمد شہر یہ تہا اور باقی انگریزی فوج کو دشمن کے مقابلہ پر جا دیا جو ہین باغی

آگے بڑھے توپون سے گراپ چلنے لگے کالا اور گورون کی جو پلٹن لکھنؤ کی تھی [illegible] باغیون
طرف تھی اور فوج گورہ فیر کرتے ہوا اونکے پیچھے پڑی اور سوارون کو بھی حکم ہوا کہ باغیان سرکش کو
قتل کرو گو کہ یہ سوار لفٹنٹ ارتھر صاحب بہادر کی ہمراہی کرتے اور اوس روز بڑی بہادری
کرتے تھے مگر کچھہ کام نہ کرسکے باغیون کے قتل سے عاجز ہو گئے اور باغی فوج بمقام مڈکی پور داخل
ہوئی اور خیال کیا کہ اوہ ہندوستانی فوج ہماری شریک ہو جاویگی مڈکی پور مین سوار رہتی
چھاونی مین آگ لگا کر چھاونی کیطرف متوجہ ہوئے الیکن صاحب چیف کمشنر اودہ انسداد فوج باغیان
سے غافل نہ تھے رزیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کر کے مع دو سو گورہ اور دو توپون اور چند سوار
رجمنٹ وغیرہ کے چھاونی کیطرف روانہ ہوئے اور باغی پلٹن کے پانسو سپاہی جو اوس وقت تک وفادار
اور بصداقت شعار تھے فوج انگریزی مین آملے ساتوین رسالہ کے کمسوار ان کو آگے بڑھنے کو حکم ہوا
لیکن جب فوج باغی کا مقابلہ ہوا دو تین رسالہ مذکور باغیون کے شریک ہو گئے فوج باغی نے دیکھا
کہ انگریزی فوج آگے کو بڑھتی چلی آتی ہے پیچھے کو بھاگی اوس وقت توپخانہ انگریزی سے فیر ہونے لگی
غرضکہ فوج انگریزی نے مڈکی پور تک باغیون کا تعاقب کیا اور ہندوستانی رسالہ فوج انگریزی کا
دس کوس تک سیتاپور کیطرف اونکے پیچھے گیا مگر اس تعاقب سے کچھہ فائدہ نہوا صرف تین
باغی سپاہی ہلاک ہوئے اور سات آدمی قید اور زخمناک ہوئے چونکہ صاحب چیف کمشنر اودہ کو
لکھنؤ کی باغیون سے اطمینان نتہا چھاونی مین تشریف لائے اور دو سو گورون کو مع چار توپون کے
وہان ٹھہرا دیا اور ون کو رزیڈنسی اور مچھی بھون مین مقرر کیا اور دو دو توپین ہر ایک مقام کی مین
قائم رکھین اور مارشل لا یعنی قانون جنگی کی تشہیر کی پسندیدہ تدبیر کی اور پولیس شہر کی حفاظت
کیواسطے سو گورہ مقرر کیئے اوس رات کو شہر مین بلوہ عظیم کا خوف وخطر تہا سامان شور و شر تہا
اگر سر ہنری لارنس صاحب بہادر مع کرنیل انگلس صاحب کی خود شہر مین قیام نہ فرماتے ضرور
ایک بڑا ہنگامہ بغاوت کا گرم ہو جاتا کیونکہ کئی بار مفسدین شہر نے پولیس کا مقابلہ کیا مگر ہر بار پست
ہو کر بھاگ گئے اور وہ حوالدار جسنے لفٹنٹ گرانٹ صاحب کو قتل کیا تہا گرفتار ہوا اور
اوسکو مع اور چھہ سپاہیون کے جو بڑے مفسد تھے پھانسی ملی۔

اسوقت تک کل فوج ہندوستانی متعینہ اضلاع ملک اودہ حسب دستور اپنے افسرون کی اطاعت مین وفادار تہی اور تاریخ تیس ماہ مئی تک ہر افسر کو اپنے ہمراہیون پر بھروسا تہا مگر چونکہ بغاوت میرٹھ پھیلتی جاتی تہی اور نامہ و پیام آنکی بہی خبر اپنے سپاہیون سے سُن رہے تہے کسی افسر جنگی اور ملکی کو بجز تدبیر انسداد بغاوت اور کوئی کام نتہا جبکہ بغاوت خاص شہر لکہنؤ مین شروع ہو گئی جسکا ذکر اوپر ہو چکا سر ہنری لارنس چیف کمشنر بہادر بلکہ عوام کو روشن ہو گیا کہ اب ملک اودہ مین بہی بغاوت رُک نہین سکتی لہذا صاحب ممدوح نے ازروی مصلحت و لوازم ملکداری میرزا مصطفیٰ علی حیدر خلف امجد علیشاہ و محمد حسن علیخان نسل نواب سعادت علیخان بہادر وغیرہ کو جنکو استحقاق ریاست اودہ پہنچتا تہا بیلی گارڈ مین اپنے ساتہ زیر نگاہ محفوظ کر لیا اور کوٹہ جات واجد علیشاہ سے اشیای بیش بہا شامل جواہرات وغیرہ مع تخت شاہی کے بیلی گارڈ مین اوٹھوا لیا مردم پلٹن اختری و نادری منجملہ فوج واجد علیشاہ کو جو زمرہ ملازمان بھرتی جدید ملک اودہ سے حاضر باش لکہنؤ تہی اعتبار سے ساقط گردانا اور واسطے حفاظت حسین آباد وغیرہ کی تعینات کر دیا لکہنؤ مین تو بدولت بغاوت دھلی یہ حال گذرا اب اضلاع اودہ کا حال ذیل مین لکہا جاتا ہی

بغاوت محمدی متعلق سیتاپور کا بیان

مسٹر طامس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر محمدی کو تاریخ اکتیس ۳۱ ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو ایک چٹہی جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور کی جسمین سرگذشت بغاوت شاہجہانپور لکہی تہی اور مقام پوین سرحد اودہ سے روانہ کی تہی اور سواریان مانگین تہین ملی مسٹر طامس صاحب نے فوراً سواریان بھیجدین اور چونکہ اسوقت دو کمپنی نوین ۹ پلٹن اودہ کا اور دو کمپنی پولیس پلٹن اور پچاس سوار محمدی مین موجود تہے طامس صاحب ڈپٹی کمشنر کو یقین کامل ہو گیا کہ اٹھائیسوین رجمنٹ کی سپاہی یعنے باغی شاہجہانپور کی خزانہ محمدی لوٹنے ضرور آوینگے اوسی تاریخ کو ہیم صاحب کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو مع ایک پہرہ سپاہیان ماتحت ایشری سنگہ کے پاس اُس کے جو لولی سنگہ تعلقہ دار متولی وغیرہ کی بھیجدیا جسنے ہیم صاحب کو گڈہی کچیانی جو جنگل مین واقع تہی بھجوا دیا

اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سابق الذکر مع اڈر صاحب کے قلعہ محمدی کو گئے پہلی تاریخ جون کو
صاحب لوگ اور میمین جو شاہجہانپور سے فرار ہوئے تھے محمدی مین پہنچے بعض اونمین سے مجروح و خستہ
ستھے ٹامس صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور سے گاڑیان طلب کین غرضکہ سیتاپور
سے گاڑیان محمدی مین آئین جو سپاہی سیتاپور سے گاڑیون کے ساتھ آئے تھے اونہون نے مشہور کردیا
کہ ہمنے مذہب عیسائی قبول نہین کیا انگریزی حاکمون نے انکو قتل کیا چوتھی تاریخ جون کو
کل صاحب لوگ اور میمین جو محمدی مین تھے سیتاپور کیطرف روانہ ہوئے فوج محمدی نے قریب شام کے
خزانہ سرکار کا ایک لاکھ دس ہزار روپیہ اپنے قبضہ مین کرلیا اور جیلخانہ کے قیدیون کو رہا کردیا صاحب
لوگ پانچ تاریخکو اورنگ آباد کے قریب پہنچے تھے کہ ایک گروہ سپاہیونکا تعاقب کرتا ہوا آپہنچا اور
ایک سپاہی نے لفٹننٹ شیلیر صاحب کے گولی بندوق سے مار ڈالا پھر تو ہر چہار طرف سے گولیونکی بوچھار
شروع ہوگئی صاحب لوگ سکوت مین کھڑے ہوگئے تب تو اون بیباک سپاہیون نے سبکو گمال
بیرحمی سے قتل کیا اور لوٹ لیا خفظ کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی جان بچاکے
متولی مین جہان سے ہماصب اونکی تھین پہنچگو محمدی کی صاحب لوگون اور میمون اور بچون پر عجیب
مصیبت گذری جسکی بیان سے وقت آتی ہے مشیت خدا مین کسکو چارہ ہے یہ کسکو معلوم تہا کہ دفعتًا ایسا
غدر ہوگا پچ ہے ایام گردش ہے آتے ہین کوئی تدبیر راست نہین آتی انسان امر شدنی سے مجبور رہے
ہو صاحب لوگ سیتاپور نہ پہنچے اور قتل ہوگئے حسرت سیتاپور پہنچنے کی لیکر مر گئے —

سیتاپور مین اودہ کی ۴۱ ونیالسوین اور دسوین اور ۹۹ وین پلٹن اور چوبیسوین پیادگان
بنگال معمور تہی کہ ستائیسوین مئی ۱۸۵۷ع کو دوپہر کے وقت دسوین پلٹن کی لین جو خالی پڑی تہی
مفسدین شہر نے آگ لگادی مگر ذرا فضل کیا کہ جلد امن و امان ہوگیا آگ گل ہوگئی دسوین
پلٹن اودہ بڑی معتبر سمجھی جاتی تہی تین یا چار گمنام چٹھیان زبان ہندی مین لکھی ہوئی اوس
پلٹن کے سپاہیون نے گرفتار کین اور اپنے افسرون کو دکہادین اون چٹھیون مین تاریخ درج نتہی
صرف یہ لکھا تہا کہ اکتالیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور اونیسوین پلٹن اودہ متفق ہوکر آمادہ

سرکشی ہے اور اپنے افسران ولایتی اور عیسائیون کو قتل کرنا چاہتی ہے اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ
مئی ۱۸۵۷ء کو چند چھکڑے جسمین آٹا بھرا تھا کوتوال شہر نے دسوین پلٹن اودہ کیواسطے بھیجے
جب وہ چھکڑے آئے اور آٹا تقسیم ہونے لگا پلٹن مذکور کے سپاہیون نے کہا کہ اوس آٹے مین کچھ خراب چیز
ملی ہوئی ہے جس سے اون کے ایمان مین فرق آجائیگا غرضکہ بعد تکرار و قیل و قال بسیار وہ آٹا
دریا مین پھکوا دیا گیا اوسی روز اوس پلٹن کے چند سپاہیون نے صاحب ڈپٹی کمشنر مسٹر کرسچین کے
باغکو پامال اور خستہ و خراب کر دیا لفٹنٹ گرین صاحب متعلقہ اونیسوین[۱۹] پلٹن اودہ اور مسٹر
تکر صاحب سر دفتر محکمہ صاحب کمشنر اون سرکشون کی فہمایش کو آئے اور کہا کہ یہ کیا خطا کی
تم لوگون نے کیون کی اور باغ کو کیون لوٹ لیا مفسدین نے جواب دیا کہ ہمارا قصور نہین اور لوگ
یہی کرتے تھے ہمنے بھی دیکھا دیکھی ویسا ہی کیا اور اگر آپ ہماری اس فعل کو قصور مین داخل کرتے ہین
ہم مجبور و معذور ہین صاحب کمشنر بہادر نے یہ باتین سنکر کچھ جواب ندیا اور سکوت کر لیا - آٹھ بجے
۲ - جون کو ایک مسلمان صوبہ دار اودہ کی پلٹن کا مسٹر تکر صاحب سر دفتر محکمہ کمشنری کے پاس
آیا اور باغیون کی نسبت کلمات طعن و تشنیع کہہ سنائے اور کہا مین سرکار انگریزی کا نہایت وفادار
اور خیر خواہ غمگسار ہون اور میری پلٹن کو بھی اسیطور پر خیال کیجئے اور صاحب ممدوح سے یہ بھی
پوچھا کہ آپ نے اپنی عیال و اطفال کو صاحب کمشنر کی بنگلے پر کسواسطے بھیجدیا ہے جس سے دسوین
پلٹن کی وفاداری مین گمان بد عائد ہو سکتا ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ اپنی قبائلون کو یہان بلوا بھیجئے
مین اونکی حفاظت کا ذمہ دار ہون گو صاحب ممدوح نے اوسکی باتون پر یقین ظاہر کیا مگر اپنے
عیال و اطفال کا اپنے پاس بلانا مناسب نہ سمجھا چونکہ بہت سے انگریز اور میمین چھاونی اور احکام ملکی
کے قیامگاہ مین جمع تھے اور کرنیل برچ صاحب دوسری ماہ جون کو سیتاپور مین واپس
آگئے تھے - تیسری تاریخ جون کو صبح کیوقت افسر اکتالیسوین[۴۱] پلٹن نے صاحب کمشنر مسٹر کرسچین
کو خبر دی کہ اکتالیسوین[۴۱] پلٹن آمادہ سرکشی ہے صاحب ممدوح اس خبر حیرت اثر کو سنتے ہی
کرنیل برچ صاحب کے پاس گئے اور بعد مشورہ باہمی اونیسوین[۱۹] اور دسوین پلٹن کو تیاری کا

حکم دیا اور پولیس کی نئی بھرتی کی ہوئی سپاہیون کو پہرہ دولت پر مقرر کر دیا آٹھ بجے کے قریب میجر
ایٹ ہورٹ صاحب مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر کی پاس آئی اور کہا کہ سپاہی میری فہمایش کو
ذرا بھی نہین مانتی اور بغاوت کا مصمم اور مستحکم قصد کر رکھا ہی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کمپنی نے
اپنی لین سی لکھنو کی سڑک کیطرف سرکاری خزانہ کی قریب کوچ کر دیا اور باقی پلٹن اودہ کی لوگ
نوین اور دسوین پلٹن کی جانب چلی اور جملہ افسران فوج انگریزی و حکام اپنی اپنی تدبیرون مین تھے
اور بند و بست انسداد باغیان کر رہے تھے کہ ایک گھنٹا گذر گیا اوس وقت کپتان ہیرسی
صاحب و مسٹر تھارن ہل صاحب و صاحب ڈپٹی کمشنر نے خزانہ کیطرف سی بندوقون کی آواز سنی اور معلوم ہوا
کہ وہ افسر فوج انگریزی کے مارے گئے اس ماجرے سے حکام جنگی اور ملکی کو انتشار پیدا ہو گیا اور
باغی روز بروز لہروشی و ایذا رسانی پر مائل ہو گئے ناچار کچھ افسرون نے لکھنو کیطرف کوچ
کیا خزانہ مین گولیان چلنے لگین اور شور برپا ہوا تھوڑی بعد چھاونی سے بھی بندوقون کی صدائین
آنے لگین اور ایک سپاہی نے خبر دی کہ کپتان گونصاحب اور ڈاکٹر بل صاحب باغیون کے
ہاتھ سے مارے گئے اور کئی افسر زخمی ہوئے مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر نوین ۹ پلٹن اودہ کی طرف سے
بندوقونکی آواز سنتی ہی رفل لیکر پولیس پلٹن کی جانب روانہ ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ باغیون کے
حملے نے ایسا زور کیا کہ اکثر عیسائی اسمقام ایسی بیرحمی سی قتل ہوئی جنہون نے یہ معرکہ اپنی آنکھو سے
دیکھا ہوگا اونہین کا دل خوب جانتا ہی میمون اور چھوٹی بچونکا سسک سسک کر مرنا اور
تڑپ تڑپ کر جان کھونا غضب کا سامنا تھا غرضکہ بعض افسر بڑی مشکل سے جان بچا کر ادہر
اودہر بھاگ گئی مسٹر بکرس صاحب مع اپنی میم اور تین ۳ لڑکون کی جسمین ایک لڑکا اوسوقت
آٹھ روز کا تھا دریا اوتر کر جنگل کیطرف چلے گئے اور بڑی مصیبتین اوٹھا کر آٹھوین تاریخ جون کو
لکھنو مین پہونچے اور باقی انگریز اور میم صاحبات جو زندہ بچے اٹھائیسوین ۲۸ جون تک لکھنو مین
داخل ہوئی غرضکہ اس مقام سیتاپور مین علاوہ متفرق مقامون کی چوبیس ۲۴ انگریز اور میم ماری گئی
اور جو زندہ بچی اونکی داستان غم انگیز تھی

بغاوت فیض آباد کا حال

حکام فیض آباد نی جسوقت خبر ہنگامۂ مقام دہلی و میرٹھہ کی سُنی تہی یقین ہوگیا تہا کہ اس مقام مین
بہی اثر بغاوت ضرور ظاہر ہوگا اسواسطہ تہربرن صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو انتظام بہم رسانی رسد و
دیگر ضروریات کا تفویض ہوا اور چاردیواری شہر کو مضبوط کرانا شروع کردیا اور امید کی تہی
کہ باتفاق و اعانت زمینداران و رئیسان نشین دار شہر کو بچا لیوینگی مگر جب زمیندارون سی استفسار
کیا انہون نی انکار کیا کہ فوج قواعددان سی ہم نہین لڑینگی تب حکام نی مجبور ہوکے وہ انتظام بند کیا
اس مابین مین دریاآباد اور لکھنؤ کا حال حکام فیض آباد پر روشن ہوگیا جسنی حکام کو زیادہ متفکر
کردیا اس مقام پر چھٹی پلٹن اودہ اور بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور تیسرا رسالہ بی آئین
اور توپخانہ ایسی تعینات تہا حسب دستور قدیم وفاداری و فرمانبرداری مین یہ سب سرگرم تہے
کہ تاریخ تیسری جون کو فیض آباد مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ پیادگان بنگال کی سترہوین پلٹن اعظم گڈہ
سے لوٹ مار کرتی ہوئی فیض آباد مین جلد آنیوالی ہی کرنیل لینوکس صاحب نی حسب تجویز و مشورہ
دیگر افسران باغیون کی مقابلی کی تجویز کی مگر آخر کو وہ خبر صحیح نہ ٹھہری پانچوین تاریخ جون کو حکام
نی یہ تجویز کیا کہ میمون اور بچون کو راجہ مانسنگہ کی قلعہ شاہ گنج مین بہیجدین کہ وہ رئیس بخوبی
حفاظت کریگا جو کہ راجہ مان سنگہ اوس تاریخ تک بحکم صاحب چیف کمشنر اودہ پیشتر سے
یعنے بعد وقوع غدر چہاؤنی فیض آباد مین قید تہا لہذا اوسنی اسبات کو منظور کیا مگر افسران جنگی نے
اپنی عیال و اطفال کو شاہ گنج مین بہیجنا منظور نہین کیا تب حکام ملکی نی اپنی عیال و اطفال کو مع
ایک میم اور چار لڑکون کپتان ڈلیس صاحب گڈہ کپتان کی شاہ گنج کی قلعہ مین بہیجدیا اور راجہ مانسنگہ کو
رہا کردیا تاکہ وہ آدمی بہرتی کرکی قلعہ کی حفاظت اچہی طرح کرے اور آٹہ تاریخ کو کچہہ اور میمون اور بچون کو
شاہ گنج روانہ کیا اور ملازمان جدید کی تنخواہ تقسیم کی اور مبلغ دس ہزار روپیہ قلعہ شاہ گنج مین بہیجدیا
اور کاغذات دفتر مکانات بیگمات خاندان شاہی مین رکہوا دئی اسی تاریخ آٹہوین کو
اعظم گڈہ اور بنارس اور جونپور بعد قتل و قمع حکام انگریزی جوق جوق فیض آباد مین داخل ہوے

اور ایک آدمی مع فرمان بادشاہ دہلی چھاؤنی فیض آباد مین سپاہیون کے پاس پہنچے دن تو
خیریت سے گذرا لیکن رات کو کل فوج فیض آباد برگشتہ ہوگئی حالانکہ تاریخ ساتوین کو باغیونکے آنے
کی خبر مشہور ہوئی تھی اور کرنل صاحب نے مقام سورج کنڈہ جو فیض آباد سے پانچ کوس کے
فاصلہ پر ہے باغیون کو روکنا چاہا تھا مگر اونکی فوج نے وہان کو جانے سے محض انکار کیا اور کہا
کہ ہم اپنے بال بچون کو چھاؤنی مین تنہا نہین چھوڑ سکتے اس سے سورج کنڈ پر نجائین گے
جب فوج باغی شہر مین آجائیگی مقابلہ کرکے ہم اونکو اپنی بہادری کا جوہر میدان مصاف مین
دکھا دینگے مگر حکام کو اوس وقت کچھ چارہ نہوا اور اونہین کے ساتھ مقیم رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ تاریخ آٹھوین وقت شب کل فوج برگشتہ ہوگئی اور افسران انگریزی کو قید کرلیا مگر کشت و خونکا
بازار گرم نکیا اور تمام رات افسرون کو پہرہ مین رکھا افسرون نے نکلنا چاہا مگر نکلنے نپائے
صوبہدار دلیپ سنگھ افسر بائیسوین پلٹن جو بغاوت کا بانی تھا کرنل لینکس صاحب کے پاس آیا اور کہا
کہ مین آپ سب صاحبون کو کشتیون مین سوار کرکے دریای گھاگرا کے پار اوتروا دونگا تاکہ آپ سب لوگ
دانا پور پہنچ جائین مگر راستہ کی حفاظت ہماری ذمہ نہین اور سکندر شاہ جو چند روز سے بجرم اغوا
فساد قید تھا اوسکو رہا کردیا تب سکندر شاہ نے سب اسسٹنٹ سرجن فیض آباد کی معرفت کرنل لینکس
صاحب کو پیغام دیا کہ سب افسر اپنی عورتیں ہماری حوالہ کرین تاکہ اونکو نجات دیجاے
غرض کہ کرنل صاحب نے ایسی سخت وقت مین بجز اطاعت کی اور چارہ نہ دیکھا انگریزون کی عورتیان
حوالہ کردین تب سب سپاہیون نے اونکے واسطے کشتیان مہیا کردین اور سب افسرونکو مع اونکی
ذاتی مال و اسباب کے کنارہ دریای گھاگرا تک اپنی حفاظت مین پہنچا کر چار کشتیون مین سوار کرادیا
ایک کشتی کے سب صاحب یعنی کرنل او برائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودھ - کورڈن صاحب
افسر دوم پلٹن پیادگان اودھ - ڈاکٹر کولیرن صاحب و لفٹنٹ اینڈرسین صاحب متعلقہ بائیسوین
پلٹن پیادگان بنگال - لفٹنٹ پٹیول متعلقہ توپخانہ و علاوہ اسکے تھرسٹ صاحب نے بچکر دانا پور مین
پہنچ گئے اور باقی سب صاحب لوگ یعنی کرنل کولڈنی صاحب کمشنر فیض آباد - لفٹنٹ کری صاحب

متعلقہ توپخانہ - لفٹنٹ کاٹلی صاحب - انساین رچی صاحب متعلقہ بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال
میجر بلز صاحب افسر - ولیم سن جل کشش - سارجنٹ اڈوارڈ - سارجنٹ بشر متعلقہ توپخانہ
لفٹنٹ پارسٹر صاحب - سارجنٹ میجر ہیوس صاحب متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ - لفٹنٹ
برایٹ صاحب جیبٹن - لفٹنٹ انگلس صاحب - لفٹنٹ لیڈری صاحب لفٹنٹ طامس صاحب
متعلقہ بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال - اثناء راہ مین مارے گئے - اور یہان فیض آباد مین
کل باغیون نے باتفاق اسے احمد اللہ شاہ جسکے پیشین گوئی وغیرہ کی پیشتر معتقد تہے راجہ مانسنگہ کو
بیمون کو طلب کیا اور درخواست اعانت کی راجہ مانسنگہ نے میمون کو بخراست اپنی بلازمان کے
جای امن مین پہونچا دیا اور فوج سرکش کو لیت و لعل مین چندے رکھکر بکمال دانائی بوعدہ اعانت
اپنے علاقہ کو سرکشی سے بچالیا تب فوج انتظام روانگی لکھنؤ مین مصروف ہوئی -

بغاوت پرسدیپور کا حال

دسنوین تاریخ ماہ جون کو پلٹن اول پیادگان دائمین اودہ نے اس مقام پر سرکشی شروع کی اور
اسی روز ایک ترپ تیسرے رسالہ آئین اودہ کا پرتاب گڈہ سے پرسدیپور مین داخل ہوا اور
سہ پہر کو ایک سوار کپتان طامس صاحب کے پاس آن پہنچا اور بیان کیا کہ مین فوج سرکش سے
علیحدہ ہوکر چلا آیا ہون اور براہ خیر خواہی عرض کرتا ہون کہ باغیون کا رد کنا مناسب ہے
کہ سلطانپور سے فوج باغی حملہ کرتی ہوئی چلی آتی ہے کپتان صاحب نے یہ خبر سنتے ہی اپنی پلٹن کو تیار کرا دیا
اور ایک دفعہ دار کو مع ہمراہیون کے واسطے صداقت اس خبر کے روانہ کیا تہوڑی دیر کے بعد
دفعہ دار نے واپس آکر خبر دی کہ سب دروغ ہے تب پلٹن پریٹ سے رخصت کیگئی اور صاحب لوگ
بھی بنگلہ پر جا پہنچے شام کے وقت سپاہی اپنے افسرون سے کہنے لگے کہ اگر آپ سب صاحب لین مین
قیام پذیر ہون تو نہایت عمدہ بات ہے کیونکہ اگر باغی حملہ آور ہون گے تب بنگلون سے زیادہ حفاظت
لین مین ہے چنانچہ افسرون نے ایسا ہی کیا صبح کو کپتان طامس صاحب نے دیکھا کہ کل پلٹن وردی سے
آراستہ اور سامان جنگ سے پیراستہ ہے اس سے عجیب عجیب توہمات اونکو لین پیدا ہوگئی اور سوائے

سوا اسکے یہ بھی خبر ملی کہ کپتان بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی کی خبر پہنچی ہے اور اونکا ارادہ ہے کہ علاقہ کو چھوڑ کر چلے آئین القصہ کپتان طامس صاحب ڈپٹی کمشنر نے اپنی پلٹن کے سپاہیون اور ہندوستانی افسرونسے کہا کہ تم لوگ باغیون سے علحدہ ہوکر الہ آباد مین چلو تھوڑی دیر کے بعد ہندوستانی افسر صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس آئے اور کہا کہ خزانہ کا چھوڑ دینا اب بہت مناسب ہے ورنہ لوٹ ہوجائیگی مگر آپ ہم لوگونکو چہ چہ مہینے کی تنخواہ عنایت کردیجیے تاکہ ہم سب افسران انگریزی کے ساتھ الہ آباد چلین اسپر صاحب ممدوح نے ہر چپہ تنخواہ خزانہ سے دلوایا چونکہ خزانہ کے روپیہ پر باغیون کا دانت لگا تھا وہ سب بالاتفاق آمادہ سرکشی تھے اس خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر مع اور حکام وقت کے چھاونی مین پلٹن کے درمیان سے گذرتے ہوئے روانہ ہوئے راستے مین سپاہی بندوقین بھرے ہوئے نظر آئے لیکن وہ خاموش رہے اور کسی سے کچھ نہ بولے راجہ ہنونت سنگہ تعلقہ دار نے جملہ حکام انگریزیکو قلعہ دھارو پور مین بحفاظت تمام لیجا کر بائیسوین ۲۲ ماہ جون کو الہ آباد مین پہنچا دیا —

بغاوت سلطانپور کا حال

نوین جون کو پہلی پولیس کی پلٹن نے سرکشی پر کمر باندہی اور لفٹنٹ کرنیل فشر صاحب کو جو بعد ملاقات مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور چھاونی کو واپس جاتے تھے صبح کیوقت زخمی کیا صاحب مجروح پندرہوین ۱۵ ای آئین رسالیکی لین مین پہنچے اور کپتان ڈی گسکر وغیرہ سے ملاقی ہوئے ان صاحبون نے علاج زخم مین کوشش کی مگر صاحب ممدوح نے کہا کہ اب زخم کاری لگ چکا ہے میرا زندہ رہنا محال ہے آپ لوگ اپنی حفاظت کرین اتنے مین پلٹن مذکور بھی بغاوت پر آمادہ ہوگئی اور رسکئے انگریزی افسرون کو مار ڈالا باقی افسران انگریزی بھاگ گئے —

لکھنؤ

واضح ہو کہ راقم نے کیفیت بنا بغاوت اودہ صاف صاف بیان کردی جس سے ظاہر ہے کہ صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلے ہی سے خبر ہنگامہ قتل میرٹھ سنکر آراستگی و پایداری کوٹھی زیدنسی و قلعہ مچھی بہون مین بدلجمعی تمام مصروف تھے کہ تیسوین ۳۰ تاریخ مئی کو جو لکھنؤ مین ہنگامہ ہوا اوسکا بہی

بیان رقم کر چکا اور یہ ہنگامہ بدولت بیدار مغزی سرہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلی ہی
دفع ہوگیا جس سے معلوم ہوا تھا کہ اب کوئی سرکش سر نہ اوٹھائیگا نہ اس تاریخ تک اضلاع اودہ کے
سب سپاہی و رعایا اطاعت افسران جنگی و ملکی میں بدل مصروف خیرخواہی معلوم ہوتے تھے مگر صرف
اطراف سرحد اودہ کی باغیوں کا البتہ خوف اور اضطراب تھا کہ تاریخ نویں ماہ جولائی کو ضلع گونڈہ
میں حال ہوا کہ ونگفلڈ صاحب بہادر کمشنر نے دریافت برہمی مزاج فوج چھاونی سکرورہ گونڈہ میں
داخل ہوکر افسروں سے جو وہاں موجود تھے کہا کہ اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو چنانچہ باتفاق باہمی کل
افسر دسویں تاریخ ماہ مذکور کو راجہ بلرامپور کی پناہ میں پہنچے تیسرے روز راجہ صاحب کو خبر پہنچی کہ فوج
باغی بتلاش حکام انگریزی چلی آتی ہے راجہ صاحب نے بذریعہ اپنی چٹھی کے کچھ صاحبوں کو بغرض حفاظت
نیپال کو روانہ کیا اور کچھ صاحبوں کو اپنی چٹھی کے وسیلے سے پاس راجہ پارس متعلقہ ضلع گورکھپور کے روانہ
کیا گو اسیطرح ہر ایک مقام سے بغاوت کی خبر آئی تاہم شہر لکھنؤ کے ہر امیر و غریب اطاعت حاکم
وقت میں سر بہ تسلیم تھے کہ ہر ایک ضلع میں باغیان اطراف یعنی شاہجہانپور لوٹ مار کرکے
محمدی میں آپہنچے اور باغیان بنارس و اعظم گڈھ وجونپور فیض آباد میں داخل ہوئے جسکی سبب سے
ان جگہوں میں قتل اور لوٹ کا بازار گرم ہوگیا اسیطرح ہر ایک ضلع ملک اودہ میں حکام انگریزی کا
نام و نشان باقی نہ رکھا ضلع محمدی و سیتاپور و سلطانپور و پرتاپگڈھ و فیض آباد کے حکام بعض
بدولت اعانت تعلقہ داران اودہ کے جو آغاز غدر سے ہی اپنی تعلقوں پر قابض ہوگئے تھے الہ آباد وغیرہ میں
پہنچ گئے اور اکثر ونکو سپاہیوں نے جان بخشی کرکے علاقہ اودہ سے نکال دیا جسکی تفصیل بغاوت ہر مقام میں
مفصل درج ہو چکی المختصر جب اضلاع اودہ تمام انگریزوں سے خالی ہوگئے لکھنؤ میں آمد
باغیان نزدیک ہونے کا غل مچا حکام و رعایا کی اوس وقت عجب حالت تھی نہ روئی
مانند نہ راست رفتن کا نقشہ تھا ہر طرف بغاوت پھیلتی جاتی تھی اور امن و امان کی خبر
کہیں سے نہ آتی تھی حاکم اور رعایا کو اپنی جان اور مال کے لالے پڑے تھے کہ اس بات میں
خبر ہنگامہ باغیان کا پورا سطور پر پہنچی کہ تاریخ آٹھویں ماہ جون ۱۸۵۷ع کو

باغیون ڈیکا نپور مین بغاوت کرکی سمی نانا راو جانشین باجی راو پیشوا رئیس بٹھور کو (جو ایکمد تسے ریاست سی خارج ہوکر زیر حفاظت سرکار کمپنی بمقام بٹھور رہتا تہا اور جسکو حکام انگریزی کانپور نے ہنگام بغاوت میرٹھ و دہلی بصلاح و مشورہ و اعانت کیواسطی کانپور مین بُلا لیا تہا) اپنا افسر بنا لیا اور حکام انگریزیکو محصور کرلیا جو کہ اوس وقت مین بسبب حفاظت بہان مال و خزانہ و لوازمات حکومت ریاست اودہ مین صرف تہوڑی فوج یعنی تخمینا بارہ سو آدمی سوار و پیادہ کی بیلی گارڈ مین موجود تہی صاحب چیف کمشنر اودہ واعانت کانپور کی مجبور رہ گئے - پندرہ تاریخ کو پل پختہ گومتی جو متصل قلعہ مچھی بہون تہا شکست کرادیا اور ایک جماعت گورہ واسطی مقابلہ دشمن کو قائم کردی بیسویں تاریخ جون کو نواب گنج بارہ بنکی میں آمد فوج باغی محاصرہ لکھنو کیواسطی شروع ہوئی تب صاحب چیف کمشنر بہادر نی مقام نانا مئو گرا ئیں جو لکھنو سے قریب چار کوس کی ہی ترتیب فوج کا بندوبست کیا کہ اسی اثنا مین تاریخ چھبیسوین جون کو کانپور سے یہ خبر آئی کہ باغیون نے از خود یا بشارت نانا راو کی کہنے سے محصورین کانپور کو کشتیون پر سوار کرا کی الہ آباد روانہ کردیا اثنای راہ مین علی العموم اونکی قتل پر مستعد ہوگئی جسکی سبب سے لکھنو مین اور بھی تردد ہوا صاحب چیف کمشنر بہادر نی لکھنو مین قلعہ اشتہار چھپوا کر کیا جسکی نقل بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

اشتہار محکمہ صاحب والامقام چیف کمشنر بہادر ملک اودہ مرقومہ ۲۶ جون ۱۸۵۷ء

چونکہ اندنون مین ایک شخص مسمی ڈوندو پنت لی پالک باجی راو مرحوم مشہور نانا صاحب نی گرد و نواح شہر کانپور و بٹھور ملک عملداری سرکار کمپنی انگریز بہادر مین از طرف سپاہیان باغی ناعاقبت اندیش بلوہ و فساد کروایا ہی اور اکثر مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون خصوصا صاحبان انگریز بہادر کو از راہ ناعاقبت اندیشی قتل اور اعضای بدن اونکی قطع کروا تا ہی اور تاخت و تاراج شہر خانہای روسا و شہر فتحپور مین لاکر اور اکثر مردمان شہر کو بانواع عقوبت اور اذیت گرفتار کرکی بجبر و زبردستی اونسے جریمہ لیتا ہے غرض کوئی امر بدعت اور ظلم کا نہین چہوڑا ہی جو اوس خونگرفتہ کوتہ اندیش سے سرزد ہوتا تہا بہا نظر بران قتل یا گرفتار ہونا اوس بدمعاش مشہور کا بنظر رفاہ و آسودگی

رعایا ضروری خصوصاً اسوقت مین باقبال عدو مال سرکار ابد قرار خبر فتح دہلی و شکست باغیان
مجمع اوس نواح کی آچکی ہی ضرور ہی کہ بہت جلد انجام اوس کوتہ اندیش کا بھی کیا جاوے کہ
شہر کانپور اور گرد نواح اوسکا بھی فسادات سی پاک ہوکر امن اور امان بخوبی اوسمین ہوجاوی نظر بران
اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی میعاد ایکہفتہ مین سر نانا راو مفرور کا کاٹ لاویگا یا زندہ پکڑ کر کسی حاکم
سرکار انگریزی کی پاس حاضر لاویگا ایک لاکھ روپیہ انعام سرکار سی پاویگا اور بعد انقضای میعاد سات
دن کی جو سر اوسکا لاویگا تو اوس مقدار انعام مین کمی واقع ہوگی اور واضح ہو کہ اگر کسی شخص کی
شرکت قتل کسی صاحب انگریز بہادر مین ثابت ہوگی تو وہ جملہ شرکا اوسکی مانند جانوران درندہ کے
بے کسی طرحکی رحم کی بکمال خواری قتل کئی جاوینگی اور جو کوئی شخص کسی صاحب انگریز یا گوری کو بچا لاوے
اور حفاظت سی لاویگا تو فی صاحب لوگ اور گورہ دو ہزار روپیہ انعام پاویگا اور خیرخواہ سرکار اوسکا نام ہوگا

۲۹- جون کو کچھ فوج باغی بمقام چنہٹ جو لکھنؤ سے پانچ چھہ کوس پر واقع ہے آپہنچی اور مشہور
ہوا کہ کل تاریخ تیسویں جون روز سہ شنبہ کو وہ فوج چنہٹ پہلی مندر مہابیر واقع علی گنج کی طرف
درشن کیواسطی روانہ ہوگی اور پھر لکھنؤ مین گھس آویگی چنانچہ وہی فوج چنہٹ تاریخ مذکورہ کو کسی قدر
آراستہ ہوکر تین حصہ پر منقسم ہوئی ایک حصہ تو اوسی راہ پر کچھ فاصلی سی قایم ہوگیا اور ایک حصہ نے رخ
طرف مندر مہابیر جو لکھنؤ سے طرف شمال پانچ چھہ میل مابین لکھنؤ اور چھاؤنی مڑیانون کی واقع ہے
چلا اور تیسرا حصہ قریب نالہ ککرایل پہونچکر ادہر اودہر کمین مین بیٹھہ رہا اور ادہر لکھنؤ سی صاحب
چیف کمشنر بہادر اوسی تاریخ تیسویں جون کو بموجب آمد خبر فوج باغی بسمت لکھنؤ (چار توپ اسپی
فیلڈ باڑی و دو توپ نمبر ۳ اسپی اور ایک غبارہ اور رسالہ والنٹیر اور تین سو گورہ بتیسین ۳۲
رجمنٹ شاہی اور ۲۳۰ سپاہی رجمنٹ اکثر ہندوستانی قوم سکھہ اور ڈیڑہ سو سپاہی رجمنٹ [illegible]
ہندوستانی اور ایکسو تیئس ۱۲۳ سوار رسالہ پہلا و دوسرا و تیسرا) اپنی ساتھ لیکر باغیون کی مقابلے کو
چل نکلی اور اپنی حد معینہ ککرایل پر پہنچے مگر باغیون کا جب کہین پتا نلا تب آگی بڑھتی گئی تو اوس
مقام پر پہنچ گئے جہان باغی لوگ خفیہ آڑ مین بیٹھی ہوئی تھے جب فوج باغی نے دیکھا کہ فوج

ذلکی بیتی ہماری دو توطرفکی زد دو پیر آگئی دفعتاً گولہ و گولی مارتی ہوئی آگرے اور فوج انگریزی کو گھیر لیا
جسکے سبب سے فوج انگریزی سراسیمہ ہوگئی اور کوئی تدبیر لڑائی کی بن نہ پڑی توپین فوج انگریزی کی
باغیون نے اپنے قبضہ مین کر لین فوج انگریزی کا قدم لکھنؤ کی طرف اوٹھ گیا اثنائے راہ مین وہ حصہ فوج
باغی جو دریشن مہابیر سے واپس ہوکر بقصد لکھنؤ چلا آتا تھا فوج انگریزی سے دوچار ہوا اور فوراً
ایک باڑہ ماری کہ فوج انگریزی اور بھی پریشان ہوکر بھاگی صاحب چیف کمشنر بہادر کے پیر مین خفیف سا
زخم بھی لگا اور پہلی فوج باغی تعاقب مین چلی ہی آتی تھی آخر کار فوج انگریزی مع صاحب چیف کمشنر بہادر
بیلی گارڈ مین داخل ہوگئی باغی بھی جو سایہ کیطرح پیچھے پیچھے چلے آتے تھے برابر پہنچ گئے تھے دروازہ بیلی گارڈ
کے پہلے سے بند ہو چکے تھے ایک دروازہ جو کھلا تھا فوراً بند ہوگیا پھر کیا تھا باغیون نے چشم زدن مین
بیلی گارڈ و مچھی بھون کو گھیر لیا گولہ گولی دونو طرف سے چلنے لگا باغیون کی آمد شہر مین شروع ہوگئی لوٹ
مار نے شہر مین تہلکہ ڈالدیا انتظام سرکار انگریزی بالکل بگڑ گیا پولیس کے لوگ بھاگ گئے پلٹن اختری نادری
باغیون کی شریک ہوگئی دوسری تاریخ جولائی تک کل فوج باغی اودہ لکھنؤ مین جمع ہوگئی اپنے اپنے
مورچے قایم کر لئے تفصیل اس فوج کی یہ ہے پلٹن نمبر چوتھی و نمبر چھٹی و نمبر نوین و نمبر دسوین بی آئین اے و
و پلٹن نمبر تیرہوین و نمبر سترہوین و نمبر بائیسوین و نمبر اٹھائیسوین و نمبر ستیسوین و نمبر اکیانوین —
اور رسالہ نمبر ہشتم و پانزدہم۔ مابین تاریخ یکم و دوم ماہ جولائی لوٹ مار ہوا کی بلکہ انہین تاریخون مین
مکانات نواب محسن الدولہ بہادر نبیرہ حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ و داماد حضرت محمد علیشاہ و نواب
منورالدولہ بہادر وزیر ریاست عہد شاہی گھیرے گئے مگر چونکہ نواب صاحبان ممدوحین آغاز محاصرہ
کیوقت اون مکانون کو خالی کر چکے تھے مفسدون کی ہاتھ سے بچے مگر اسباب موجودہ غارت گیا دوسری تاریخ جولائی کو
سر ہنری لارنس چیف کمشنر اودہ نے اندرون حصار بیلی گارڈ کو ضرب گولی تفنگ سے قالب عنصری کو چھوڑا جس سے
محصورین کو بڑا غم ہوا اور باغیان ناحق کوش نے شادیانہ بجایا دسوین تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق
تیسری جولائی کو مسمی احمد اللہ شاہ نے شہر لکھنؤ مین تھانجات مقرر کئے اور سنجانب فوج باغی اشتہار
دیا جسکا خلاصہ اسطور پر ہے کہ زمانہ سلطنت کی ہندو و مسلمان امن و امان مین بسر کرتے تھے چندمدت سے قوم انگریز

اس مملکت پر قابض ہوکر حکمران ہوئی اب چونکہ ان دونو گروہ باشکوہ کی ایمانون کی خواہان ہوئی ہین
بدین نظر خارج کرنا انکا مملکت ہند سی مناسب معلوم ہوا لہذا رئیسان و ساکنان ملک اودہ کو چاہئی
کہ اپنی گھرون مین اطمینان سی آباد ہوکر زر و مردم سی شریک فوج ہون کہ دنیا اور عقبی مین نیکنام اور
بلند مرتبہ ہون اور جو لوگ زمرۂ برقندارون مین نوکر رہکر تکلیف دہ رعایا رہی ہین اونکو چاہئی کہ ہتیار دہل
لکر کی ملازمان فوج ہون اور احمد اللہ شاہ خود منضم ہکر نگرانی مورچہای حصار و انسداد ہنگامہ مین مصروف ہوا
جماعت شہدون کی اسوقت تک دو فرقی تہی ایک فرقہ عرصۂ دراز سی ملازم کوتوالی عہد شاہی چلا آتا
تہا اور بجای آلات ایک لٹہہ اونکی ہاتہ مین رہتا تہا یہ فرقہ بہت معتبر مشہور تہا اور دوسرا بازاری جنکی معاش
اوس انعام سی تہی جو سواری امرا وغیرہ مین پہینکا اور لٹایا جاتا تہا یہ دونو فرقی آزادانہ طور سی حوالی
رومی دروازہ جو قلعہ مچھی بہون کا بڑا پہاٹک مقرر کیا گیا رہا کرتی تہی جب فوج نی لکھنؤ مین حکام انگریزیکو
حصار مین کردیا ان دونو گروہ شہدون نی محاذی رومی دروازیکی اپنا مورچہ قایم کرلیا تہا خلاصہ کلام
اسی روز تاریخ تیسری جولائی کو وقت شب مردمان روندگشت شہدون کی مورچون پر پہنچی شہدی لوگ
کمال استقلال کی ساتہ اپنی آوازہ دنکا اور نکہ پہنچ کہینچ کی آبار ہار کا شور و غل مچا رہی تہی جب مردمان روندنی
دیکہا اپنی مقام سی قدم آگی بڑہایا تہی و قرنا نوازون نی اس حال کو دیکھکر تہی اور قرنا سی ککہا مار مار کا
آوازہ خوب بلند کیا جسکی سبب سی محافظان قلعہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ہنگامہ اور حملہ اس تہوڑی جماعت
موجودہ سی ترک نہین ہکتا لہذا اونہون نی اوس سرنگ کو جو ایسی وقت کیواسطی راستی پر تیار کررکہی تہی آگ
لگادی جسکی آواز اور دہمک سی تمام شہر مین زلزلہ پڑگیا اور خود مع ضروریات حرب ضرب توپ وغیرہ جو اوسوقت
ممکن تہا اپنی ساتہ لیکر بیلی گارڈ مین صحیح و سلامت جا پہنچی اور یون بہی سُنا گیا ہی کہ جب صاحب چیف کمشنر
بیلی گارڈ مین محصور ہوئی تہی محافظان قلعہ کو چہوڑ دینی قلعہ کا حکم دیا تہا جسکی تعمیل مین قلعہ چہوڑا گیا
اور چالیس پیپہ باروت اور ساٹہ لاکہہ کارتوس جنگی مین وقت کیواونکی آگ دیدی الحاصل قلعہ باغیونکی
قبضہ مین آگیا اور اضراب توپ بروج قلعہ علاوہ متفرقات اشیا جنگ کے ہاتہ آئین پہر تو
باغیونکو اوربہی اطمینان ہوا شہدون نی بیلی گارڈ کا مورچہ لیا قریب چالیس کی ہر چونکہ حصار بیلی گارڈ پر انکی قریب ہوگئی کہ جوا پنی

ہورجو لشکر محصورین قلعہ سے بخوبی بات چیت کرلیتی تھی چونکہ باغیون کو پہلے سے اسبات کا خیال تھا
کہ کسی رئیس اودہ کو اپنی قبضہ اقتدار مین لیکر بحمایت اوسکی انتظام ملک اودہ بخوبی کرنا چاہئے مگر اس تاریخ تک
بوجہ اسکی کہ وارثان نامی اودہ یعنی ولیعہد وغیرہ واجد علیشاہ کی ساتھ چلے گئی تھی اور باقیماندہ یعنی میرزا مصطفی علیخان
وغیرہ جنکا ذکر پہلی ہو چکا حفاظت صاحبان انگریز محصور ہین تو اس سبب سے باغیون کو کوئی رئیس نظر نہ پڑا
اس فکر مین تھی کہ بمعرفت راجہ جیپال سنگہ خلف راجہ درشن سنگہ قوم کورمی کہ جو عہد نواب سعادت علیخان بہادر
سے عہد واجد علیشاہ تک علاوہ عہد ہای جنگی وغیرہ کی اپنی حین حیات تک مع اپنی اولاد کی حضور رس و
معتمد ریاست اودہ تہا) میرزا رمضان علیخان برجیس قدر اولاد واجد علیشاہ کی ہمراہ حضرت محلصاحبہ
مادر اپنی سکے بعمر دہ سالہ تخمیناً پرورش پاتا تہا خبر ملی تب افسران باغی بوساطت راجہ مذکور عمارت سکونت
حضرت محلصاحبہ مین پہنچے اور مسندنشینی میرزا برجیس قدر کا سوال کیا اور اپنی جبرت اور زور کا دباؤ ڈالا
از انجا کہ اوسوقت ناکسی اور کیسی مین بجز مموخان داروغہ وٹہاکر پرشاد دیوان ڈیوڑہی و غلام حضرت
اتالیق برجیس قدر و واجد علی داروغہ ڈیوڑہی سلطان محلصاحبہ کی کوئی شریک نتہا خیال کیا کہ ہمارا
والی و سرپرست بادشاہ مجبورانہ ہمکو حفاظت حکام انگریز مین چھوڑ گیا تہا جبکہ اس فوج باغی نے
ہم تا نا مین حکام انگریز کو محصور کرکے سخت مصیبت مین ڈالا جب تک سرکار بندوبست تدارک کری
جیسا کہ لوگ مقولہ اوسکی تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود تمام خاندان شاہی اودہ
کل اودہ کو برباد کر دینگی اسوقت بجز منظوری کی دوسرا چارہ نہین ہی شاید اس ذریعہ سے کوئی صورت بہتری
پیدا ہو جاوی کہ سپاہیون کی قید جلال سے اس قید مین آنا بہتر ہے خلاصہ کلام باتفاق رای مموخان
تمیز کی درخواست افسران باغی منظور ہوئی فیما بین میرزا برجیس قدر و افسران فوج ایک عہد نامہ
مرتب ہوا اور اوسکی ذریعہ سے تاریخ دوازدہم ۱۲ شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق پانچوین جولائی ۱۸۵۷ع
حسب قاعدہ قدیمہ جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک منجانب شاہ دہلی جاری تہا میرزا برجیس قدر کو
افسران فوج نی مسندنشین کرکی لوازم نذر و نیاز ادا کیا سلامی کی آواز سے جہان کو آگاہ کیا
تاریخ ششم ۶ جولائی کو قدرت خدا سے لارنس صاحب چیف کمشنر صدمہ گولہ سے جو چاندی باغیون نے

شادیانے بجائی اہلکاران قدیم عہد شاہی عہد واجد علیشاہ دربار مین بلائی گئے شرف الدولہ محمد ابراہیم خان
کو عہدۂ نیابت۔ بشیر الدولہ مہاراج اوبیراج بالکرشن کو عہدۂ دیوانی۔ بابو پورنچند سر رشتہ دار بیت الانشا کو
عہدۂ منشی گری۔ منشی غلام حضرت کو کاغذات منشی پر دستخط کرنا تفویض ہوا اور علی ہذا القیاس ہر ایک عہدہ کا
عہدہ دار جداگانہ مقرر ہوا۔ داروغہ ممو خان کو کل کاروبار تقسیم روپیہ و تیاری آلات حرب توپ و گولہ
و باروت و تیاری دمدمہ و خندق و برج احاطہ عمارات سکونت میرزا برجیس قدر تفویض ہوا
اور ماتحت ممو خان داروغہ واجد علی و کاظم علی وغیرہ مامور ہوئی جب بندوبست تقسیم عہدون کا
بطور صدر ہو چکا حکمنامجات بنام زمینداران وغیرہ ملک اودھ جاری ہوئی جسکی نقل ذیل مین درج ہی

حکمنامہ

للہ الحمد والشکر کہ بتاریخ دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری ما بدولت و اقبال بتائید ایزد متعال و
استصواب افسران فوج ظفر موج کہ ہمہ تن مصروف جانفشانی و جانبازی و خیر خواہی ہستند باستحقاق
وراثت بریاست موروثی تزئین افزای مسند حکومت و ایالت شدیم لہذا حکم محکم شرف نفاذ می یوبند
کہ او بعلاقہ متعلقہ بحفظ و حراست رعایا و برایا کہ بدایع ودایع حضرت صمدیت اند پرداختہ ولیلاً و نہاراً
جادۂ اطاعت و انقیاد مسلوک داشتہ دقیقہ از دقایق صیانت مسافرین و مترددین از فواصل حدود
متعلقات خود فرو نگذارند و بجلدوی بجا آوری احکام عظام مورد مراحم و مستحق مکارم پندارند و مزید تاکید
شرف ترقیم می پذیرد کہ بہر یکی زمینداران اطراف و قریہ قدغن شدید و تاکید اکید نمودہ باشد کہ ہر کس
از فوج و قوم کفار فرنگ چہ گورا و چہ سکہ از فوج سابقہ اینجا گریختہ باطراف و اکناف مخفی و متواری
بودہ باشد و یا از دریای گنگ و گھاگھرا و گومتی و شوارع حیلۃً و صراحتاً عبور و مرور نماید
بقتل و گرفتاری گوران و کرشتان و سکھان پردازد و تفحص و تلاش اینگونہ مردم در دہستانہای بیہوہ
و جنگلی وغیرہ کماینبغی نمودہ کیفیت مفصل بذریعۂ وکیل عرضداشتہ باشد در ینباب تاکید مزید
و قدغن شدید پندارد مرقوم دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری۔
بعد اوسکی کچہریان جاری ہوئین ٹکسال روپیہ گولی خورد او من قسم و ضرب کا حکم ... بعد تعلیم

بہادر تک جسمین شاہ عالم بادشاہ کا سکہ تھا) جاری ہوئی عمال حاضر ہوئی جنکو بہ تفصیل ذیل علاقی تفویض
ہوئی نظامت خیرآباد راجہ ہرپرشاد - علاقہ بیسوارہ صفدر علیخان و راجہ ہیرالال - چکلہ رسول آباد - چودہری
منصب علی - نظامت سلطانپور مہدی حسنخان - بانگرمئو راجہ شدوناتہ سنگہ - علاقہ سلون فضل عظیم -
گونڈہ بہرایچ راجہ دیبی بخش - علاقہ سنڈیلہ حشمت علی چودہری - یہ سب اپنی علاقون پر باعانت فوج
باغی و بہرتی جدید کے انتظام مین مصروف ہوئی اور سب رعایا کو حاضر کرکی زر مالگذاری وصول کرنی لگے
اور لکہنو خاص مین علاوہ انتظام ملکی کارخانجات تیاری گولہ و باروت و مضبوطی مکانات تحت ممو خان
متعدد مقرر ہوئی بہرتی جدید سپاہ کی بنام نہاد نجیب شروع ہوئی مرزا علی رضا بیگ ملازم و کوتوال
عہد شاہی کوتوال شہر مقرر ہوا - شرف الدولہ غلام رضا خان بہادر چیلہ امجد علیشاہ جسکو عہد شاہی
بڑے بڑے عہدی تعلق تھی اور وہ بعد انقلاب سلطنت اپنی حسن کارگذاری سے بپیشگاہ حکام انگریزی مین
مورد پرورش ہوکر خدمت گنجیات و باغات وغیرہ سے سرفراز تہا حاضری دربار برجیس قدر سے چند سے
متامل ہوا العداد دربار سے واسطے حاضر لانی کے چند سپاہی جنگی اوسکی مکان پر بہیجے گئی شرف الدولہ نے حاضر
ہونے دربار سے انکار کیا کشمکش ہوئی بندوق چلنی لگی آخر کو فوج سے اطمینان لیکر حاضر دربار ہوا دربار
سے علاقہ حضور تحصیل اور باغات اور انتظام رسد رسانی اوسکی سپرد ہوا اور یوسف خان کو حفاظت سلطنت
چوک کیواسطے حکم ہوا جسنے متصل گول دروازہ واقع بارہ دری مین اپنی کچہری کہولی اور بہ لقب ککڑ مشہور
ہوا جس نے مخبری سے اکثر رعایا کی گہرون کا روپیہ لینا شروع کیا باغیون نے روز مسند نشینی
میرزا برجیس قدر سے یہ دستور کیا کہ اول وقت صبح کو کل افسر دربار مین جمع ہوکر ہر ایک کا مدعائی
ایدہر اودہر کی سنتی اور اپنی کہتی اور پہر جو مشورہ آپسمین ٹہراتی اہلکاروں سے احکام جاری کراتی اور باغیونکا
ایک دستور یہ تہا کہ جو کوئی بیچارہ اونکی نظرون مین مخبر مین مشتبہ پایا جاتا فوراً اوسکو گولی مار دیتے
یہ دستور دربار نے ناپسند کیا اور بعد تحقیقات جو جس لایق ہوتا اوسکی نسبت ویسی تجویز ہوتی جب یہ خبر
مشہور ہوئی کہ اکثر لوگ قلعہ سے باہر چلے آئی اور ایک شخص مسمی انگد قلعہ سے باہر آیا اور باغیونکو خبر آمد کومک
محصورین کی دی اور یہ بہی بیان کیا کہ محصورین سے اہلکاران دربار ساز رکہتی ہین اس سبب سے باغیون کو

بڑا مستعد ہوا اس عرصہ مین کرنیل نیل صاحب بہادر نی بامین تاریخ دسوین و سولہوین ماہ جولائی سنہ کی
تانہا راو افسر فوج باغی کانپور کو تین مرتبہ شکست دیکر بٹھور کو بہگا دیا اور باغی ادھر ادھر بہاگ گئے
اور تانہا راو بٹھور سی مع عیال و اطفال بمقام فتحپور چوراسی علاقہ جبا سنگہ چودہری ملک اودھ مین آیا جب
باغیان لکھنو کو بذریعہ تحریر تانہا راو کی اس خبر سی وقفیت ہوئی بیسوین تاریخ جولائی کو لکھنو مین محاصرین نے
محصورین پر ایک بڑی سرنگ اڑائی اور حملہ آور ہو کر گولہ سیل و بم سی ایک آفت ڈہا کر احاطہ قلعہ کے اندر پہنچ گئے
اوسوقت محصورین نی اندر سی ایسی نشانہ بازی کی کہ بہت باغیون نی جان دی اور آخر کو باقیماندہ اوسمقام
چھوڑ کر اپنی جگہہ کو بھاگ آئے ۔ اکیسوین تاریخ جولائی کو میجر بنکس صاحب کمشنر لکھنو جو بعد وفات سر ہنری
لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر کے حصار بیلی گارڈ مین کام چیف کمشنری کا انجام دیتے تھے گولی بندوق
سی جان بحق ہوئے جو کہ اون دنون یہ ہنگامہ بغاوت ایک نمونہ قدرت پروردگار عالم تہا یہ مفسدہ
مذہب سی نہ تعلق رکہتا تہا نہ کسیکو شاہی کی ہوس تھی دفعتاً چرخ نی ایک گردش ایسی کہائی کہ اقبال سرکار
کمپنی انگریز بہادر مین ایک گرہ پڑگئی اونکی ملازمان خاص وفادار کی دلو پر تاریکی چھاگئی جس سی جا بجا حکام
انگریزی کو قتل کیا

حملۂ اول فوج انگریزی

جب لشکر کمپنی انگریز بہادر نی باغیون کو کانپور سی نکالدیا خیال محصورین لکھنو کا ہوا چنانچہ تاریخ ستائیسوین
ماہ جولائی کو لشکر انگریزی نے بسرکردگی جنرل ہیولاک صاحب بہادر دریای گنگا سے اوترنا شروع کیا
تانہا راو تو فوراً مکان جبا سنگہ سی روانہ ہو کر لکھنو مین مقیم ہوا لشکر انگریزی باغیون کو بیپا کرتا ہوا
بمقام اونام داخل ہوا باغیون نی اس مقام اونام کو خندق وکہائین وغیرہ سے ایک مستحکم
کمین گاہ بنا رکھا تہا وقت حملہ انگریزی کی دو تین لڑائیان ایسی ہوئین کہ سنگینو سی سنگین اور تلوار سی تلوار کا
سامنا ہوا آخر کو لشکر انگریزی نی باغیونکو اوس جگہہ سی نکال دیا اور گیارہ بارہ ضرب توپ چہین لین
اور اوسمقام پر قبضہ کیا اور اوسی ایام مین گڈہی جبا سنگہ چودہری پر قبضہ کر لیا مگر چونکہ کثرت مقابلۂ
باغیون سی فوج انگریزی کو خوف ماندگی ہوا اور کانپور سے مدد کے آنی مین توقف ہوا لشکر انگریزی بموجب حکم

[illegible] حسین گنج حضرت کیطرف چلی گئی اور چھبیس دن میں لکھنؤ مین داخل ہو کر گھیر لیا
[illegible] محصورین [illegible] آیا تو [illegible] ایک مقام پہنچ [illegible]
[illegible] سعادت [illegible] سکندر باغ مین پڑاؤ باغیون نے
قوم سکھ کا [illegible] قریب سو آدمی کو [illegible] کہ اس لشکر کے لوگ اوس مقام پر پہنچگئے وہ بھی
تلوار اور سنگینون سے [illegible] شجاعت [illegible] اس لشکر کا کچھ نقصان
مین نہین ہوا سکندر باغ مین جسقدر لوگ کام آئی البتہ وہ نقصان ہوا پھر تو باغی لوگ ادھر ادھر سے
دوڑ پڑے اور لشکر کو حصار مین کر لیا کیونکہ باغیون نے پل واقع حسین گنج کو توڑ دیا جس سے آمدرفت
بیلی گارد و لشکر عالم باغ بند ہو گئی جنرل صاحب کو بیلی گارڈ مین پہنچنے کی بڑی خوشی ہوئی اور اپنی جمعیت
حمایت کی طاقت نہ دیکھی لہذا آنا را والی کوٹھی کو چھوڑ دیا باقی کوٹھیون کو حصار بیلی گارد مین شامل کرکے حفاظت
کی [illegible] اور لشکر عالم باغ نے عالم باغ کو بخوبی چھین کر خیمہ سرادقات اقبال کیا باغیون نے اس
لشکر عالم باغ کو بھی گھیر لیا جب باغی لوگ اندیشہ جنگ سے مطمئن ہوئے ایک سفیر دربار لکھنؤ کیطرف سے
مع کسیقدر فوج اور چار توپون [illegible] مالیت کی بادشاہ دہلی کیطرف روانہ کیا محصورین بیلی گارد کو جنرل
ہیولاک صاحب کے آنے سے مدد تو ملی لیکن حملہ ہائی متواترہ محاصرین سے شب و روز تکلیف سے گذرنے لگی اور
محصورین عالم باغ کو ایک مرتبہ کمک و رسد کا پہنچنا [illegible] ہو گئی اور علاوہ اسکے زمینداران متصلہ کو اپنی کوشش سے
حاضر کر کے اقرار رسد رسانی کرالیا آغاز ماہ ستمبر ۱۸۵۸ع مین باغیون کو خبر ملی کہ کمانڈر انچیف صاحب بہادر
و جنرل [illegible] صاحب بہادر بجمعیت کثیر لکھنؤ کے محاصرہ کو جلد آنیوالے ہین پانچوین تاریخ ماہ ستمبر کو باغیون
نے جمعیت کثیر سے محصورین بیلی گارڈ پر ہر ایک طرف سے حملہ آور ہو کے اکثر مقامات اندرون حصار پر قبضہ کر لیا
اس تاریخ کے حملہ روکنے مین بہادران محصورین انگریز کو سخت مشکل پڑی کہ لڑائی اور ہٹانی باغیون مین
علاوہ گولہ توپ اور گولی بندوق کے دستی گولے ایسے مارے کہ جس سے ہزارون باغی مرے اور آخر کو
ہر ایک طرف کے باغی باقیماندہ جان بچا کے اپنی اپنی مورچون پر بھاگ آئے اس حملہ ہر چہار طرف مین
گیارہ انگریزی جانونکا نقصان ہوا پھر باغیان لکھنؤ انتظام مقابلہ لشکر کمانڈر انچیف صاحب مین مصروف ہوئے

تذکرہ حملۂ دوم لشکر کمانڈر انچیف صاحب بہادر

تاریخ ستائیسوین ۲۷ ماہ ستمبر کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے مع جنرل اوٹرم صاحب بہادر کے دریاے گنگ سے عبور کیا اور باغیون کو پس پا کرتے ہوے مقام بشیر گنج مین آ پہنچے باغیون نے بسبب اعانت جسا سنگہ تعلقہ دار کے سخت لڑائی کی جس سے نقصان جان و مال لشکر انگریزی بہت ہوا مگر آخر کو تیسری لڑائی مین جسا سنگہ چودہری مارا گیا فوج باغی ادہر ادہر ہٹ گئی لشکر کمانڈر انچیف صاحب آگے بڑہا اور بکمال استقلال بلا مزاحمت فوج باغی عالم باغ مین داخل ہوا اور بعد مہلت دو چار روز کے کمانڈر انچیف صاحب نے ایک فوج تحت جنرل اوٹرم صاحب کے بیلی گارد کو روانہ کی جنرل اوٹرم صاحب لڑتے بہڑتے مچہلی باغ مین (جو) عالم باغ اور لکہنو سے سمت مشرق قریب پانچ میل کے واقع ہے داخل ہوئے اور پہر وہان سے روانہ ہوکر ... گومتی کے اپنا قبضہ کرتے ہوے محصورین سے آملے اور یہی راستہ آمد رفت کا عالم باغ تک فوج کے حفاظت مین قایم کر لیا احمد اللہ شاہ جو اوس پار گومتی کے پہلے سے مقیم تہا تاب قیام نہ لاکر شہر لکہنو مین آگیا اور سفیر دربار لکہنو جو دربار دہلی مین گیا تہا لکہنو مین واپس آیا اوس سے معلوم ہوا کہ چودہوین ۱۴ تاریخ ستمبر کو جرنیل نکل صاحب کاشکر کشمیری دروازہ سے شہر دہلی مین گہسا جرنیل صاحب تو زخمی ہو کر لشکر مین واپس گئے مگر انکی فوج کی مدد سے دوسری فوج متعدد شہر مین آتی گئی اور قتل و قمع کرکے بیسوین ۲۰ ماہ ستمبر کو باغیونکو شہر سے نکال دیا اور ۲۱ - یا بائیسوین ۲۲ ماہ مذکور کو حضرت بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو گرفتار کر لیا اس خبر نے باغیان لکہنو کو منتشر کیا مگر اپنی لڑائی پر نازان رہکر لشکر جنرل صاحب کا محاصرہ نہ چہوڑا انتظام جنگ اچہا رہا کمانڈر انچیف صاحب نے آلات حرب و ضرب اور خزانہ وغیرہ حصار لکہنو سے عالم باغ مین منگوا لیا اور محصورین بیلی گارڈ کو مع زن اور بچون کے کانپور کو روانہ کرکے حصار بیلی گارڈ کا خالی کر دیا باغیون کو جب صبح کو بیلی گارڈ خالی بلا تعاقب کو دوڑے مگر کچہ پتا نہ لگا صاحب کمانڈر انچیف بہادر کو اپنے لشکر کو دریے لڑائیون اور زن و بچہ کے پہنچانے اور نکالنے اسباب سے رات دن مہلت نہ ملتی تہی اسواسطے فوج باغی سے

مقابلہ کو لڑائی نہ دیکھا کسیقدر فوج حفاظت عالم باغ کو چھوڑ دی اور خود کانپور کو کوچ کر گئی اس لڑائی مین فوج باغی کو سازش اہلکاران دربار کی اسوجہ سے پائی گئی کہ ایک مورچہ پر گولہ اور بارود جو دربار لکھنؤ سے ملتا تھا عین معرکہ کارزار مین باغیون نے اوسکو بمقابلہ ممو خان وغیرہ کے محض ناقص ثابت کر دکھایا اور آخر کو الزام اسکا ذمہ مسٹر آر صاحب بہادر و محمود خان کوتوال جو قیصر باغ مین قید تھے حسب سازش و اتفاق اوسی کاظم علی مہتمم تیاری گولہ بارود کے ٹہرا کر مسٹر آر صاحب بہادر اور محمود خان کوتوال کو فوراً گولی سے مار دیا اور کاظم علی کو توپ کے منہہ سے اوڑا دیا اور حسام الدولہ کو عہدہ جرنیلی سے موقوف کرا کے نواب معین الدولہ بہادر کو جرنیل اپنا مقرر کرایا اس لڑائی مین پہلے حملے کی بمرابر لڑائی نہین ہوئی لشکر انگریزی کو بڑا فایدہ یہ ہوا کہ محصورین کو نکال لے گیا اور فوج باغی کو یہ آسانی ہوئی کہ اندیشہ حملہ محصورین سے بچے اسی ایام مین فیروز شاہ خاندان تیموریہ سے لکھنؤ مین آیا جسکا مختصر حال یہ ہے کہ فیروز شاہ بعد از حصول زیارات اسی ایام بغاوت مین اپنے وطن یعنے دہلی کو واپس آتا تھا کسی گروہ باغی نے اسکو اپنا بادشاہ قرار دیا چونکہ فوج انگریزی تدارک باغیان اطراف دہلی مین مصروف تھی اوسپر بھی حملہ آور ہوئی تب فیروز شاہ بمقام فرخ آباد بھاگا وہان کی فوج نے بھی تعظیم کر کے اسکو اپنا مالک بنا لیا فوج انگریزی نے اس فوج کو بھی مار کر بھگا دیا فیروز شاہ لکھنؤ مین جان بچا کر آ پہنچا اہالیان دربار جبیس قدر بہادر نے فیروز شاہ کو بعد ادب تعظیم کے مکان سراج الدولہ بہادر مین واسطے آسایش و قیام کے جگہ دی اسوقت تک فوج باغی دہلی لکھنؤ مین کثرت سے جمع ہو گئی اور بظاہر سواے حصار عالم باغ کے لکھنؤ مین کچھ زیادہ جمعیت فوج کی باقی نہین ہے کیونکہ مصارف فوج کثیر کا دربار لکھنؤ سے غیر ممکن معلوم ہوا تب یہ اتفاق راے جمعیت کثیر سمت مغرب واسطے فتح کرنے ملک روہیلکھنڈ وغیرہ کے زیر حکم خانعلیخان چکلہ دار شاہی روانہ ہو کر گنگا پار اوتری اور ادہر ادہر چلنے پہرنے لگی اور کچھ حصار عالم باغ پر قایم کی گئی اور باقی واسطے حفاظت لکھنؤ کے لکھنؤ مین مقیم ہوئی اس صورت مین باغیونکو اطمینان تو حاصل ہوا مگر قلت روپیہ مین تردد ہوا تب تحصیل روپیہ کی معرفت چودہریان بازار کے بطور چندہ شروع کی

کپتان آرڈر صاحب وغیرہ کا علاقہ متولی سے لکھنؤ میں داخل ہونا اور لوگوں کا قتل ہونا

آغاز ماہ اکتوبر میں مسمی ابوالحسن وکیل راجہ لونی سنگھ تعلقدار متولی لکھنؤ میں آیا اور اپنی درخواست پر
حکم گرفتاری مسٹر آرڈر صاحب وغیرہ مع چند نفر جو ہنگامہ قتل محرری وسیتاپور سے زندہ بچکر علاقہ متولی میں
مختفی تھے حاصل کیا اور بائیسویں ۲۲ تاریخ ماہ اکتوبر کو ابوالحسن مذکور مع تین سو سپاہی مسلح کے واسطے اونکے
جہاں یہ سب صاحب اور میم وغیرہ مصیبت کے مارے جنگل میں تھے جا پڑا اور سبکو اپنے ہمراہیان سپاہی ملازم
تعلقدار مسطور کے حصار میں تھوڑی دور لیجا کر ذلیل کیا اور بیڑیان پاؤنمین ڈالدین اور چکڑے پر لادکر
چھبیسویں ۲۶ تاریخ اکتوبر کو دربار لکھنؤ میں لے آیا یہ سب صاحب مع میم صاحبات وغیرہ کے مقام قیصر باغ میں
زیر حوالات رکھے گئے اہتمام حفاظت کو تاکید ہوئی اہالیان عہدہ نظامت داروغہ واجد علی وغیرہ نگرانی کو مقرر
ہوئے سولہویں ۱۶ تاریخ نومبر کو باغیان پلٹن اکثر کو سازش کا یقین ہو گیا دفعتاً مکان حوالات میں
گھس گئے اور چند قیدیان کو سامنے بلایا صاحب لوگون کو جو سات نفر تھے اپنے ساتھ لیا قیصر باغ کے
باہر گولیون سے بلا بات چیت کے مار ڈالا اور دربار میں وقت استفسار ظاہر کیا کہ دہلی میں انگریز لوگ بڑا قتل
کر چکے ہیں ہم ہرگز قوم انگریز کو نہ چھوڑینگے چونکہ اوسوقت بجز سکوت کے کسیکو دم مارنے کا مقام نہ تھا باقیماندہ
قیدیون کی حفاظت مقدم کی گئی کہ خصوصاً انکی حفاظت میں حکام انگریزی سے اہالیان دربار کو ایک قسم کی
خط کتابت بھی منظور تھا بلکہ اسیوجہ سے جنرل اوٹرم صاحب نے داروغہ واجد علی سے نسبت حفاظت ان قیدیون
کے وعدہ انعام کیا تھا چھبیسویں ۲۶ تاریخ نومبر کو ایک لڑکی مسٹر کرسچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور
کی اوسی قید خانہ میں کسی عارضہ سے مر گئی اوسی روز داروغہ واجد علی نے قیدیون مین مسٹر گال صاحب بہادر کو
کہہ سنایا اور بمعرفت ایک حکیم کے مشہور کرایا کہ لڑکی کپتان آرڈر صاحب کی قریب المرگ ہے اور بعد اوسکے اوس
لڑکی کو نکالنے کو ایک عورت مقرر کر دی اوس عورت نے اوس لڑکی کے ہاتھ پاؤن میں سیاہ کپڑا لپیٹا
روتی پیٹتی قیصر باغ سے نکل آئی راجہ مان سنگھ کے مکان پر جو بہت قریب تھا داروغہ واجد علی نے مسمی
اننت رام وکیل راجہ سابق الذکر کے سپرد کر دیا جسنے راجہ صاحب کے قلعہ میں پہنچا دیا اور راجہ صاحب نے

ستفاضہ ہو آدمیون کو انکی سطور کو جنرل الکرم صاحب کی کتب مین چھاپا دیا

ظاہر ہے کہ کارخانۂ قدرت خدا مین کسیکو دم مارنیکا مقام نہین اور بجز سکوت کے چارہ نہی ہے
اس کلام نہین جو بات شدنی ہوتی ہے اوسکا وقت مقرر ہو جاتا ہے بناؤ بگاڑ اوسکا صرف ایک
حیلہ نظر آتا ہے جب کسیکا اقبال مددگار ہوتا ہے سب تدبیرین راست آتی ہین اور جسوقت
دو بار کارگر ہوتا ہر تدبیر الٹی ہو جاتی ہے مصداق اس کلام کا یہ ہے کہ ماہ مئی ۱۴۹۸ع
سے آمد و رفت قوم انگریز ہندوستان مین شروع ہوئی تھی جب ۱۵۵۸ع مین ملکہ الیزبتھ ہشتم
ملکہ ہنری انگلستان کی سلطنت پر قابض ہوئی اوسکے عہد مین چند انگریزون نے متفق ہو کر ایک
کمپنی واسطے تجارت ہندوستان میعادی پندرہ برس کا اس شرط پر حاصل کیا کہ دوسرے
انگریز تجارت ہند کو جانے نپاوین اور اسکے ذریعہ سے ہند مین تجارت بطور مسافرانہ شروع کر دی
۱۶۰۳ع مین جیمس اول بادشاہ انگلستان ہوا اور اوسنے پیشگاہ نورالدین جہانگیر بادشاہ ہند مین
سر ٹامس رو صاحب سفیر کو بھیجا اوسوقت سے فیمابین انگلستان و ہندوستان کے رسم اتحاد پیدا ہو گیا
۱۶۱۳ع مین ملک سورت و احمدآباد مین کوٹھیات سوداگری انگریز بہادر کی بحکم بادشاہ جہانگیر
ممدوح تعمیر ہوئین بعد اوسکے حسب الحکم سلاطین تیموریہ اکثر دیار و امصار ہند مین کوٹھیات انگریزی
تیار ہوئین چنانچہ شہر لکھنؤ مین ایک کوٹھی انگریزی تیار ہوئی جو کہ یہ موضع مکان مولوی انوار صاحب تھا
عہد حضرت عالمگیر بادشاہ مین ملا قطب الدین شہید قصبہ سہالی قتل ہوا ملا نظام الدین خلف
اوسکا مع اپنے بھائیون کے پیشگاہ عالمگیر مین بمقام دکن مستغیث ہوا اور بموجب حکم عالمگیر بادشاہ کے
تدارک قاتلون کا ہوا اور ملا موصوف مع اپنے متعلقات کے اوسی احاطہ مین جہان کوٹھی انگریزی تھی
آباد ہو گئے رفتہ رفتہ اوس احاطہ مین اور مکانات بھی شامل ہو گئے اور اوس مقام کا نام فرنگی محل
آج تک مشہور چلا آتا ہے درس و تدریس کا شغل یہان بہت اچھا ہوتا رہا ہے —
۱۶۴۰ع مین بمطابق اجازت راجہ چندرگری کے ملک مدراس پٹن مین ایک عمارت نام فورٹ سینٹ جارج
انگریزون نے بنائی ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم تخت انگلستان پر جلوہ فرما ہوا یہ بادشاہ نہایت

خوش اندام تھا بادشاہ پرتگال سے اپنی شادی مین جو اوسکی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی جزیرہ بمبئی جہیز مین
پایا تھا اور اسی بادشاہ نے نشون کرامول وغیرہ قاتلان [illegible] کو قبرون سے نکلوا کر ذلیل کیا تھا
سنہ ۱۶۶۸ع مین جزیرہ بمبئی مذکور سے انگریزان ٹھیکہ دار تجارت ہند نے بادشاہ ممدوح سے اپنی سپردگی مین
لیکر اوس جزیرہ کو دارالحکومت اپنا قرار دیا اور ہندوستانیون بعد حصول حکم بادشاہ عظیم الشان
کو زمینداری کلکتہ ستانی و گوبندپور کی سنہ ۱۶۹۸ع مین خرید کی اور دریائے ہوگلی پر کوٹھیا بنوائی اسی سن مین
مقام چندرنگر و چنچرہ کو ساب قوم ڈچ - اور فرانسیس کی بھی بنین سنہ ۱۶۹۸ع مین ولیم سوم
ملکہ ہنری کو سلطنت انگلستان کی ملی دوسری انگریز کہ تجارت ہند کے منافع پر جو ٹھیکہ دار کو حاصل تھا
زیادہ خیال رکھتے تھے چندکس باہم ہوئے اور شہنشاہ ملکہ سے سند حاصل کر لی اوسوقت سے
فیمابین ہر دو جماعت کے سنہ ۱۷۰۲ عیسوی تک طرح طرح کی تکرار رہی اور ہر ایک ترقی کی ترکیب بہ فریق ثانی مین
کوشش کرتی رہی اس سن تک تو آغاز تجارت یعنی سنہ ۱۵۵۳ع نہایت سنہ ۱۷۰۲ع تک ایکسو انچاس ۱۴۹
برس جیسا حال اوپر لکھا گیا انگریزون نے تجارت کرنے کو ہندوستان مین قدم نہ پایا سبب جیسے
کہ سنہ ۱۷۰۲ع مین دو نو جماعتون نے باہم اتفاق کیا اور بنام نو یونائیٹد ایسٹ انڈیا کمپنی کے
مشہور ہو کر بواسطہ سند ٹھیکہ کے کاروبار تجارت ہند کی ترقی پر مستعد ہوئے اور ادہر حکومت
بادشاہ دہلی مین بعد وفات عالمگیر بادشاہ بوجہ جنگ و جدل باہم پسران عالمگیر کے بہت ضعف آگیا تھا
روز بروز ترقی پائی اور اقبال ایسٹ انڈیا کا روز افزون تھا ترقی ہونے لگی سنہ ۱۷۱۴ع مین جارج اول
بادشاہ انگلستان ہوا کمپنی نے ایک سفیر بمعیت چندکس انگریز و ڈاکٹر ہملٹن صاحب کو مع تحفجات
بیش بہا کے حضور مین فرخ سیر بادشاہ ہند کے بھیجا جو کہ بادشاہ اوس ایام مین بیمار تھا اور اشتیاق
شادی جو دختر راجہ جودھپور سے قرار پا چکی تھی بیقرار تھا علاج اپنا ڈاکٹر موصوف کی تجویز سے کر کے
شفا پائی ڈاکٹر کو اجازت طلب انعام کی دی ڈاکٹر نے بپاس ہمدردی بہبودی کمپنی ہمقوم کے معافی
محصول سوداگری انگریزی اور کسیقدر اراضی کے واسطے درخواست دی بادشاہ نے درخواست کو
منظور کیا تب کمپنی نے بذریعہ اوسکی ایک قلعہ کلکتہ مین بنایا اور فورٹ ولیم نام رکھا حضرت محمد شاہ

حضرت محمد شاہ نے تخت سلطنت ہند پر پندرھوین تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو جلوس فرمایا و چونکہ
انتظام سلطنت مین بہت ابتری ہو گئی تھی ہر ایک صوبہ مین بد انتظامی اور خودسری تھی جسقدر ملک زیر حکم
سلطنت باقی رہ گیا تھا اوس مین شورش مچ رہی تھی اعانت صوبہ داران کی سلطنت سے ممکن نہین تھی
و نہ صوبہ دار حفاظت و پایداری سلطنت مین کوشش کر سکتے تھے تا ۱۱۳۲ ہجری مین سادات بارہہ جو تخریب
سلطنت مین شریک رہے تھے محمد شاہ نے اونکو قتل کیا مگر شورش مرہٹون کی بہت بڑھ گئی سنہ ۱۱۴۱ ہجری مین آگرہ
تک تصرف کر لیا اور اسی سن مین نادر شاہ نے کابل و قندہار و پشاور پر قبضہ کر لیا سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین
نادر شاہ ہندوستان مین داخل ہوکر بہت کچھ مال و متاع لیکر واپس گیا سنہ ۱۷۲۷ع مین جارج دوم کو تخت
سلطنت انگلستان ملا اور اسی زمانہ مین احمد شاہ لاہور مین آیا میر منو نے اوسکو شکست دی اور وہ واپس گیا
محمد شاہ نے وفات پائی احمد شاہ اوسکے لڑکے کو سلطنت ملی آٹھوین غرہ شہر جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو
تخت سلطنت پر جلوس کیا سنہ ۱۱۶۵ ہجری مین احمد شاہ دوسری مرتبہ لاہور مین پھر آیا اور بعد صلح کرانے مقام کو چلا
گیا تاریخ دسوین شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو بعد وفات احمد شاہ عالمگیر ثانی سلطنت ہند پر قابض ہوا
سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین احمد شاہ تیسری مرتبہ پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور شہر دہلی و متھرا مین
قتل عام کیا اور لاہور اور ملتان اور کشمیر پر قبضہ کر لیا۔

سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین گورنر فرانسیس مقام پانڈیچری کی مدد سے نبیرہ نظام الملک
صوبہ داری دکن پر اور چندا صاحب ریاست کرناٹک پر قابض ہوگئے اگرچہ ملک
باوجود ابتر ہو جانے کاروبار سلطنت کے کمپنی انگریز بہادر کو بجز حاصلات تجارت
کے دوسری طرف خیال نہ تھا مگر چونکہ فیما بین فرانسیس و انگریزان کے قدیم سے
عداوت چلی آتی تھی غازی الدین ناصر جنگ خلف نظام الملک اور محمد علی رئیس کرناٹک
کی اعانت پر مستعد ہو گئے اور بعد محاربات کے جنکا کاروبار فرانسیسون کو ابتر کر کے
بہت نفع اٹھایا سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین غلام حسین خان یعنی سراج الدولہ اپنی حکومت پر یعنی
صوبہ مرشد آباد پر مسند نشین ہوا بعد انقضاے دو ماہ بخیال اسکے کہ کلکتہ مین انگریزون
نے بہت مال جمع کیا ہے بطور یلغار کلکتہ پر حملہ آور ہوا انگریز وہان کو تاب مقابلہ نہ ہوئی
جہازون پر سوار ہوکر بھاگ نکلے ایک سو چھیالیس نفر مرد و زن قوم انگریز مقام بلیک
ہول مین گرفتار ہوکر مکان تیرہ و تاریک مین قید ہو گئے دوسرے صبح بجز تئیس قیدیون
کے ایکسو ایکیس نفر مردہ ملے کرنل کلایو معہ ایڈمرل واٹسن صاحب مقام مدراس سے مع فوج کے

کلکتہ مین پہنچکر کلکتہ اور چندر نگر پر قبضہ کر لیا جو فرانسیسیون مین تھا چھین لیا اور نواب سراج الدولہ سے آشتی کر لی اور امیر جعفر جو ایک فوج بنگالہ کا سپہ سالار تھا اور نواب کے کاروبار کا مختار تھا کرنیل موصوف نے اوسکو ملا لیا اور تاریخ تیئیسوین ماہ جون ۱۷۵۷ع کو تین ہزار فوج سے اوپر لشکر سراج الدولہ کے جسمین قریب ستر ہزار کے سپاہی تھے حملہ آور ہو کر شکست دی اور امیر جعفر کو اوس ریاست پر قایم کیا سراج الدولہ میرن کے ہاتھ سے مارا گیا تاریخ چوتھی شہر جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری کو علی گوہر شاہ عالم تخت شاہی پر جلوہ فرما ہوا مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کر لیا پیشوا سے مصالحہ ہو گیا احمد شاہ چوتھی مرتبہ ہند مین آیا جھنکوجی اور عماد الملک کو شکست ہوئی رام نراین اور انگریزون نے عظیم آباد مین شکست کھائی ۱۷۶۰ع مطابق ۱۱۷۴ ہجری مین میر جعفر ریاست مرشد آباد سے خارج ہوا اور میر قاسم علیخان داماد اوسکا اس ریاست پر قابض ہوا تاریخ پچیسوین ۱۵ جنوری ۱۷۶۱ع روز شنبہ کو شاہ عالم بادشاہ دہلی نے عظیم آباد مین شکست کھائی اور اسی سن مین انگریزون نے شاہ عالم بادشاہ سے صلح کر کے چوبیس لاکھ روپیہ جمع بنگالہ دینے کو اقرار کر لیا چونکہ نواب قاسم علیخان کو بسبب مقدمہ محصول شاہی سوداگری انگریزونکی طرف سے ملال تھا لہذا نواب نے محصول سوداگران ہند و ہندوستانی معاف کر دیا جسکے سبب سے انگریزونکا نقصان متصور ہوا اب انگریزون نے یہ چاہا کہ بطریق سابق محصول کا فیصلہ ہو نواب نے ستم ہیر پہ التفات نکیا اور آخرکو نیا بین ہوا لیکن انگریزون تک نوبت جنگ کی آئی انگریزونکی فتح ہوئی نواب بھاگ کر نواب شجاع الدولہ نبیرہ سعادتعلیخان کے پاس آیا انگریزون نے دوسری مرتبہ امیر جعفر کو ریاست پر قایم کر دیا تاریخ پانچوین شہر ۱۱۷۷ھ کو شجاع الدولہ نے انگریزونسے مقام بکسر مین شکست کھائی اور انگریزونکا فیصلہ ہوا اسی سن مین شاہ عالم بادشاہ سے انگریزونکو سند دیوانی عنایت کی جسکے ذریعہ سے کمپنی انگریز بہادر کو بہت تقویت ملی ۱۱۸۰ ہجری مین احمد شاہ پانچوین مرتبہ ہند مین پھر آیا قوم سکھہ سے اوسنے شکست کھائی اسی سن مین ابو المظفر نے

قید انگریزی میں آنا ملک اوسکا انگریزی عملداری میں شامل ہو گیا لارڈ ہیٹنگ صاحب گورنر جنرل مستعفی ہو کر
سر چارلس مٹکاف جنکا قایم مقام گورنر مقرر ہوئے ۱۸۳۶ء میں ولیم چہارم سلطنت انگلستان کا
مالک ہوا تاریخ چوتھی جولائی ۱۸۳۶ء کو لارڈ آکلنڈ صاحب عہدہ گورنری ہند پر سرفراز ہو کر کلکتہ میں
داخل ہوئے اوس وقت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کا اقبال ترقی پر تھا اور کابل میں شجاع الملک
سے منحرف ہو کر ریاست پر قبضہ کر لیا تھا اور آخر کو دوست محمد خان سکے بھائی نے حکومت کابل کی حاصل
کر لی تھی اور شیر دل خان نے قندھار کو لے لیا اور سلطان محمد خان نے پشاور پر قبضہ کر لیا اور امرا
سندھ کے حاکم جو سرین بیٹھے غرضکہ ۱۸۳۶ء میں کابل میں دوست محمد خان کی زبردستی
سے رعایا کا دل برگشتہ تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے فوج کشی کر کے پشاور پر قبضہ
کر لیا انگریزوں نے بموجب مشورہ رنجیت سنگھ کے تسخیر کابل پر قصد کیا گورنر جنرل ہند بطور معائنہ
مقام بھکر پر ہو نکلے اور تاریخ چودھویں [illegible] کو فوج بسر کردگی جنرل [illegible] کے کابل کو روانہ کی
اور بعد سخت تکلیفیں اوٹھا کر نقصان جانی و مالی کے لشکر انگریزی قندھار میں [illegible] داخل ہوا
چونکہ شہر قندھار کا ہر ایک گھر بسبب آمد فوج انگریزی کے خالی تھا انگریزوں نے شجاع الملک کو بادشاہ
افغانستان کا مشہور کر دیا اور اکیسویں تاریخ ماہ جولائی کو فوج انگریزی نے قلعہ غزنین کو [illegible]
اور بعد شکست و خون کے قلعہ کو افغانوں سے خالی کر لیا اور چھٹی اگست کو لشکر انگریزی کابل میں
داخل ہو گیا دوست محمد خان پہلے ہی سے [illegible] رنجیت سنگھ نے [illegible]
فانی سے ملک عدم کو کوچ کیا اور فوج انگریزی نے درہ خیبر سے [illegible]
انگریزی کو بدقت بہت [illegible] نقصان پہنچا تاہم تاریخ اٹھارہویں جنوری ۱۸۴۰ء کو کرنل [illegible]
قلعہ کونا کو سید حسین سے چھین لیا دوست محمد خان [illegible] انگریزوں کے [illegible]
[illegible] کے قید کر لیا آخر کو دوست محمد خان [illegible] بھاگ نکلا اور فوج واسطے [illegible]
انگریزوں کے جمع کی اور بعد محاربات کے سر ولیم مکناٹن صاحب کے پناہ میں آ کر مع شاہزادہ [illegible] لشکر
مقام لودھیانہ میں پہنچا جسکے سبب سے اندیشہ شر و فساد تر ہا ناگاہ تاریخ دوسری نومبر ۱۸۴۱ء
افغانوں نے بلوا کیا اور افسران انگریزی کو جو دربار شجاع الملک سے واپس آ رہے تھے
قتل کر کے لشکر انگریزی اور خزانہ شاہی پر دست تطاول دراز کیا آخر ستمبر تک [illegible]

سر چارلس نپیر صاحب سے اس مقدمہ میں اعانت چاہی چونکہ کمپنی انگریز بہادر کو ایسے رئیس سے جو
طمع کمینی ہو پہلے سے خیال تھا جناب موصوف نے اوسکی درخواست کو منظور کیا غرضکہ میر رستم علی
اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور اسکے چند روز مع متعلقات روپوش ہوا چارلس نپیر صاحب نے بدریافت
اسکے کہ میر رستم علی ایمان گڑھ کے قلعہ میں مقیم ہے مع تین سو سپاہی کے قلعہ پر تاخت کرکے فتح کر لیا
بلوچوں کو بدخلقی میر رستم علی کی شاق ہوئی بتخریب ساتھ انگریزوں کے بیست ہزار جمع ہو کے جنگ پر
مستعد ہوئے اور شیر محمد امیر میرپور بھی مقابلہ پر آمادہ ہو گیا آخرکار دو دفعہ ان کو انگریزوں نے
جنگ کے میدان میں فتح کر لیا عداوت سے وہ اطراف بھی پاک ہو گیا۔

رانی صاحبہ مہاراجہ جنکو راؤ والی گوالیار جو ۱۸۴۳ء میں بعد وفات شوہر اپنے کے تیرہ برس کی
عمر ہو ایسی ملک پر قابض تھی اور باہمی مشورہ ارکین ریاست کے مسمی جیاجی کو قرابت شوہر کو فرزند
لیکر مسند نشین کیا تھا اور وزارت ملک سنا ماما صاحب جو ماموں مہاراجہ کا تھا کرنیل سپیر صاحب رزیڈنٹ
نے تکرار کے ساتھ منظور کرا دی تھی اسکے بعد تاریخ ۱۱ مئی ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ نے ماما صاحب کی رزیڈنٹ
سے شکایت کی اور بعد چند روز کے ماما صاحب کو عہدہ وزارت سے موقوف کیا اور دادا
خواصگی دار کو اوس عہدہ پر سرفراز کر دیا چونکہ افواج جو بعد وفات مہاراجہ دولت راؤ
دار الحکومت میں آ گئی تھی مغرور تھا اور دادا اختیار کامل پا گئی گورنر جنرل نے حکم فراہمی فوج کا
دریاے چمبل پر حکم دیا کاروبار ریاست میں فتور آگیا اور دادا صاحب جو سرکشی کے سبب سے ریاست
میں قیام پذیر تھے رزیڈنٹ کو چند بار طلب کیا رزیڈنٹ نے یہی جواب دیا کہ جب تک دادا خواصگی والا
مہاراج سپرد نہو گا تب تک ملک میں آوینگا اسی ہنگام میں آگے در پے
واسطے رفع مناقشہ کے طرف گوالیار کے کوچ کیا تاریخ ۲۹ اکتوبر کو فوج حملہ آور نے
محاصرہ کر لیا مہاراج و رانی صاحبہ نے حفظ آبرو دادا خواصگی والا کو حوالہ کیا تھا
کو سپرد سرداران فوج مہاراج کمپو کو کر دیا تیسری ماہ نومبر سے فیما بین کمپو نے سکندر کمپو کے
مہاراج کے تقاضا سے جنگ شروع ہو گئی پانچوین میر کو مولوی جعفر علیخان بہادر مع خریطہ

جو ملک کشمیر معاوضہ یک کروڑ روپیہ مین مہاراجہ گلاب سنگھ کو انگریزون نے دیا تھا شیخ امام الدین صوبہ دار نے
جنگ کرکے قبضہ نہ دیا تب فوج انگریزی اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوئی اوسوقت امام الدین نے بتحریک لال سنگھ
وزیر کی معرفت رزیڈنٹ کی پیش کی جسکے وجہ سے تحقیقات کمیٹی سے لال سنگھ مجرم ٹھہرا اور مقید ہوکر اکبرآباد مین
رکھا گیا بعد اوسکے باتفاق اہالیان دربار لاہور کی تاریخ نوین ماہ مارچ ۱۸۴۶ع کو عہدنامہ مورخہ
سولھوین دسمبر ۱۸۴۶ع ترمیم ہوا ملک کا بندوبست سرکار کمپنی انگریز بہادر کی قبضۂ اقتدار مین آگیا
یکم ماہ جنوری ۱۸۴۸ع کو لارڈ ڈلہوسی ہندوستان کی گورنر جنرل مقرر ہوئی رانی چندہ صاحبہ والی لاہور
اس جرم مین ماخوذ ہوئی کہ اوسنے معرفت گنگا رام منشی اور کاہن سنگھ وغیرہ کی خانسامان وغیرہ کو
ملاکر انگریزونکو زہر دلانا چاہا مگر یہ راز پہلے فاش ہوگیا جو لوگ اس امر خراب مین شریک پائے گئے اونکو سزائے
پھانسی ہوئی اور رانی صاحبہ بنارس مین بھیجدی گئین رانی صاحبہ بعد چند ماہ کی بھاگ کر راج نیپال مین
جا بیٹھین دیوان مولراج صوبہ دار ملتان حسب الحکم دربار لاہور کے مستعفی ہوا دربار سے ایک سکھہ
بمعیت دو انگریز واسطے قبض و دخل ملتان کی بھیجا گیا دیوان مذکور نے برہم ہوکر انگریزونکو قتل کیا عدول حکمی پر
کمر باندھی تب فوج انگریزی مع فوج نواب بہاولپور کی بسرکردگی ایڈورڈ صاحب اٹھارہوین تاریخ
ماہ جون ۱۸۴۸ع کو فوج ملتان سے جنگ شروع کردی فوج ملتان اوسی روز میدان جنگ سے
بھاگ نکلی کچھ توپین بھی چھوٹ گئین فوج انگریزی یکم جولائی کو پائین فصیل قلعہ ملتان پہنچگئی مولراج بذات خود
بسواری فیل لڑائی مین مصروف ہوا ناگاہ ایک گولہ توپ کا ہودج فیل پر آپہنچا جسکی صدمہ سے
مولراج زمین پر گرا اور گھوڑی پر سوار ہوکر بھاگ نکلا آٹھوین تاریخ اگست کو اوس گانو پر جہان مولراج
مقیم تھا فوج انگریزی نے حملہ کرکے قبضہ کرلیا فوج مولراج نے تھوڑی دور ہٹ کر ایسی گولہ اندازی
کی کہ حملہ انگریزی کچھ کام نکرسکا بلکہ چند افسر انگریزی قتل اور خستہ ہوئی تب فوج انگریزی نے قلعہ کا محاصرہ کیا
مگر بسبب اعانت راجہ شیر سنگھ فوج انگریزیکو اولٹا ہٹنا پڑا ملک پنجاب مین سکھون کی خیالات بدل
گئے علاوہ مولراج کی شیر سنگھ وغیرہ نے ادہر اودہر فوج انگریزی سے لڑائیان شروع کردین جب ۱۳
دسمبر ۱۸۴۸ع کو مقام گجرات مین سکھون نے شکست کھائی دل سے ہار گئے اور بائیسوین جنوری

۱۸۴۹ء آئین مولراج از خود انگریزون کے پاس چلا آیا جسکو انگریزون نے کلکتہ کو روانہ کیا اور وہان تا حین حیات
رکھا پھر تو باقی افسران سکھ مع آلات حرب و فوج کے آپ سے آپ حاضر ہو گئے جنگ پنجاب کا خاتمہ ہوا
امن و امان کا جاری ہوا پنجاب ملک انگریزی مین شامل ہو گیا مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ
مقرر ہو کر انگلستان مین رہنے کو حکم ہوا شور و شر بالکل جاتا رہا ــــــ

تاریخ ساتوین ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو ملک اودہ پر قبضہ سرکار کمپنی ہوا تاریخ تیسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو
فوج باغی کمپنی نے کمپنی کے کارگذارون کو محصور مجبور کرکے بیدخل کر دیا جسکا حال مفصل درج
ہو چکا راقم کی غرض صرف بیان حالات اودہ کے پہلی ہی سے چلی آتی ہے اوسی بیان مین جو کچھ اور ذکر آ گیا
وہ اسواسطے تھا کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا یہ صوبہ اودہ اوسوقت سے خراج گذار تھا جب سے کہ نواب
شجاع الدولہ بہادر والی اودہ نے شکست کھائی تھی اور اوسیوقت سے سرکار کمپنی نے آئین ملک گیری مین
مصروف ہو کر ترقی ملک مین نام آوری کی جو کہ اب حال کمپنی انگریز بہادر کا بیان ہو چکا لہذا پھر
ہم بھی سلسلہ اودہ کو بیان کرکے قائم کرتا ہون اور حسب مقام سے حال غدر لکھنؤ سے باقی ہے تحریر مین آتا ہے

اودہ کا حال

بیان ہے جو کہ کمپنی انگریز بہادر جو مدت سے بذریعہ تعہد عطیہ بادشاہ انگلستان ممالک ہند پر قابض ہو کر
بہ اندیشہ تفہیم و رعایا بدجمیعی تمام حکمرانی مین مصروف تھی اور اقبال روز افزون کی بدولت اپنے
آئین کے موافق احکام جاری کرتی رہی آغاز ۱۸۵۷ء مین مقدمہ کارتوس نے فیما بین
ہندوستانی اور حکام کمپنی انگریز بہادر کے تخم نزاع بو یا کہ دفعتاً فریقین سے اطمینان کا
پیالہ چھلک گیا بازار فتنہ ہندوستان مین گرم ہو گیا حکام انگریزی اکثر جگہ پر محصور و مجبور ہو گئے
اور حکومت ممالک ہند بنام بہادر شاہ تخت نشین دہلی جو سوا لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر سے ماہ بماہ
پایا کرتا تھا باغیون کے بدولت ہو گئی علاوہ اسکے اکثر مقامات مین حاکم جداگانہ مقرر ہو گئے اور فریقین مین لڑائیان
ہونے لگین انتظام ممالک ہند مین جہانتک اس فساد و بغاوت نے جگہہ پائی انقلاب آ گیا کمپنی انگریز
بہادر اس فتنہ کے دفع مین مصروف ہوئی کہ آخر مہینے ستمبر تک فتنہ انگیزان مقیم دہلی کو دہلی سے نکال دیا اور

اور بادشاہ دہلی کو گرفتار کر کے جزیرہ رنگون میں پہنچا دیا اور جہانتک متعلقات شاہ دہلی مجرم
معلوم ہوئی قتل ہو گئی ہندسی بادشاہی کا نام مٹا دیا گیا صوبہ اودھ میں باوجود حملہ آوری باغی لوگ
غالب ہی عالم باغ میں جو ایک لشکر مقیم رہا وہ بھی محصور رہا غرض کہ یہ سال یعنی ۱۸۵۸ء اسی کشمکش میں
ختم ہوا اور کارپردازان کمپنی سے عہدہ برآئی اس فساد سے نہ ہو سکی تب پادشاہ انگلستان یعنی جناب ملکہ معظمہ
نے بنظر صلح و صفائی مردم ہند و انسداد کشت و خون مملکت ہند کو قبضہ کمپنی انگریز بہادر سے نکالکر بذریعہ
فرمان مورخہ دوسری جنوری ۱۸۵۸ء کو اپنے قبضہ اقتدار میں کر لیا اور اشتہار مشعر
رفع فساد جاری کیا جسکی نقل درج کیجاتی ہے

اشتہار

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران اور جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت برٹین اور آیرلینڈ اور آبادیہائی اور مقامات واقعہ یورپ اور ایشیا
اور افریقہ اور امریکا اور اسٹریل ایشیا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کیطرف خاص و عام میں حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے
واضح ہو کہ بوجوہ کلاں ہمارا یہ ارادہ بکیفیتی بصلاح اور باتفاق رائے امرائے لاٹی اور ملکی کے اور مختاران
عوام جو پارلیمنٹ میں فراہم ہوئے مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو
آجتک امانتہ مفوض رہا ہے اپنے اہتمام میں لا دیں ۔ پس اس قرطاس کی روسے ہم اطلاع دیتے ہیں
اعلان فرماتی ہیں کہ بصلاح اور باتفاق رائے مذکورۂ بالا کے ہمنے ملک مذکور کا انتظام اپنے اہتمام میں لائی اور
اس قرطاس کی روسے ہماری جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور میں موجود ہیں تاکید فرماتی ہیں کہ ہمارے اور ہمارے ورثہ
اور جانشینوں کی وفاداری اور اطاعت کریں اور جس کسیکو ہم اور ہمارے طرف سے ملک کا انتظام کرنیکے لیے
وقت بوقت آئندہ مقرر کرنا مناسب سمجھیں اوسکی فرمانبرداری کیا کریں ۔
اور جو فرزند ارجمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب کی وفاداری
اور قابلیت اور فہم اور فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلئے صاحب موصوف
یعنے وائیکونٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کی انتظام ہماری طرف اور نام سے کرنیکے لیے اور بہ رعایت

اون قوانین اور آئین کی جو ہماری وزیر الممالک کی ذریعہ سے اوسکے پاس وقت بوقت پہنچے عمل کریگا اور ہمارا
قایم مقام اوس اور ممالک مذکور کا گورنر جنرل مقرر کیا - اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی
ہندوستان ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری مین مامور ہے اس قرطاس کی رو سے سب کسیکو اپنے اپنے عہدے پر
بحال اور قایم فرماتے ہین مگر ہماری مرضی آیندہ مشروط رہے اور وہ سب اونہین آئین و قوانین کی رعایت
کرینگے جو آیندہ نافذ کیے جاینگے - اور والیان ہند کو اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو
حضور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا اون سبکو ہم پذیرا اور قبول
کرتے ہین اور اونکو ایفا بعینہ کرتے رہینگے اور چشمداشت ہے کہ والیون کیطرف سے بہی اوسی طرح تعمیل
ہوتی رہیگی - جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اوسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی
شخص ہماری ملکیت یا حقوق مین مخل ہو جبر کرے اور انتقام نہ پاوے اور علی القیاس پیش قدمی
کسیکی بہ نسبت ملکیت یا حقوق اونکے ہماری جانب سے منظور نہوگی والیان ہند کے حقوق اور منزلت
اور عزت مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کی عزیز سمجھینگے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور
ہماری رعایا کو بہی ایسی سعادت اور حسن اخلاق کی ترقی ہو کہ ملک کی صلح اور نیک انتظامی سے پیدا ہوتی
ہے حاصل ہوتی رہے - جو لوازم بہ نسبت اپنی دوسری رعایا کی ہمارے اوپر عاید ہے اونہین لوازم کو
بہ نسبت رعایای ممالک ہند کے ہم اپنے ذمے واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری اور راستی کے
ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرینگے - اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور
تسلی خاطر سے جو اوس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھ شکرگذاری کے اعتراف ہے تو بہی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ
کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی
دوسرے مذہب پر ترجیح دی جاوے کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجاوے اور سب
رعیت کو قانون کی رو سے بغیر طرفداری کے محافظت ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو
ہمارے نوکروں مین ملک ہند کے انتظام کے لئے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت
دست اندازی نکرے ورنہ ہمارا غضب ہوگا - اور یہ بہی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری

سب رعیت کسی قوم یا مذہب کی ہون بلا تعرض اور طرفداری کے ہماری نوکریون ایسی عہدون پر مقرر کیے
جاوین جسکی خدمت کو بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دے سکین۔
ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکو بزرگون سے ورثا پہنچی ہین عزیز جانتے ہین اور اونکی اس
سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگی اور حقوق اونکی جس اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کے محفوظ
رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہی کہ قانون کی تجویز اور ہی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک کے
رسم ورواج اور دستور پر لحاظ ہوتا رہے۔ بعض مفسدون نے کہ جھوٹی دروغ بیانی سے اپنی ہموطنون کو دغا دیکر
اور اونسے بغاوت فاش کرائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ جنکی ہمکو نہایت افسوس ہوا ہے
ہماری قدرت اور اقتدار اسطرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کی میدان مین بغاوت باغیون کی دفع کی گئی
اب ہماری مرضی ہی کہ اون شخصون کی نسبت جو دہوکا کھائی اور پھر اطاعت مین آنا چاہی اونکی تقصیرات
کی معاف کرنی سے اپنی ترحم کو ظاہر کرین۔ اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونی نپاوی اور ہماری ممالک ہند مین
جلد امن چین ہو دی ہمارا قایم مقام اور گورنر جنرل نی ایک خط مین یہ امید دلائی ہی کہ منجملہ اون شخصون کے
جو غدر مکروہ کی ایام مین جرم منفر سرکار کے مرتکب ہوئی اکثر کی تقصیرات بشرط بعض شرایط مخصوص کے
معاف کیجائینگی اور جو سزا اون لوگون پر عاید ہوگی جنکی تقصیرات نی احاطہ ترحم سے انکو باہر کیا ہی اوسکا
بہی اعلان کروایا ہی چنانچہ ہماری قایم مقام اور گورنر جنرل کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین اور
علاوہ اسکے حسب ذیل اعلان فرماتی ہین یعنے سوای اون لوگون کی جنکی نسبت ثابت
ہوا ہو یا آیندہ ثابت ہو کہ وہ رعیت سرکار انگریزی کی قتل مین بذاتہ شریک ہوئی دوسرونکی نسبت ترحم
ظاہر کیا جائیگا مگر یہ نسبت ستمگار قتل کی انصاف مقتضا اسباب کا ہی کہ اونپر ترحم نہو۔
جن لوگون نی جان بوجہ کی قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو لوگ باغیون کی سردار ہوئی ہون یا ترغیب دینے والے
ہوی ہون اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہی کہ اونکی جان بخشی ہووی لیکن ایسی لوگون کی سزا کی تجویز
مین اون سب احوال پر جنکی اعتبار سے وہ اپنی اطاعت سے پھر گئی غور کیا جائیگا اور اون لوگون کی نسبت
جو بلا سوچی مفسدونکی جھوٹی باتون پر اعتماد کر کے مجرم ہوئی بڑے رحم ظاہر کیجائینگے۔

اور جو لوگ سرکار کی مخالفت میں نا چار ہو گئے تھے اونکی تقصیر سرکار کی نسبت اور
ہماری سلطنت اور منزلت کی نسبت بشرط اطاعت معاف کی جائیگی مگر وہ اپنے
گھروں میں جاکر اور اپنے پیشہ صلح و صفائی میں ... ہماری یہ مرضی شاہانہ ہے
کہ رحم اور عفو کی شرایط اون سب سے متعلق ہونگی جو قبول کرینگے ... شرایط مذکور کے
مطابق عمل کرینگے۔ جب ملک ہند میں خدا کے فضل سے امن چین ہو جاویگا تو دل و جان سے ہماری آرزو ہے
کہ ملک ہند میں صنعت کاری کی تقویت ہو اور افادہ خلایق کے کام مثل طیاری سڑک و
نہر وغیرہ مرتب ہوویں اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایا کے باشندہ ملک مذکور کے
ہوتا رہے رعیت کی فراغ بالی سے ہمارا اقتدار اور رعیت کی قناعت سے ہماری بہتری حاصل ہو اور
اونکی شکرگذاری ہماری ... اور خدا قادر مطلق ہم کو اور ہمارے حکام ماتحت کو ایسی قدرت
دیوے کہ واسطے افادہ خلایق کے اونہیں ہماری مرادوں کو اتمام تک پہنچاویں **اشتہار**

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند مقام الہ آباد بتاریخ

پہلی نومبر ۱۸۵۸ عیسوی فارن ڈپارٹمنٹ

واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اس طرح ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقع
ہند کی انتظام کو اپنے اہتمام میں لاویں لہیں جناب ممدوحہ کی قایم مقام اور گورنر جنرل بہادر خاص و
عام کو اطلاع دیتی ہیں کہ جملہ اعمال متعلقہ انتظام ملک ہند آجکی تاریخ سے حضور ملیکہ کی نام نامی سے
جاری کئے جاوینگے۔ آجکی تاریخ سے ہر فرقہ اور ہر قوم کے لوگ جو انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی عہد میں متفق
ہوکے انگلستان کی شان اور اقتدار برقرار رکھنے میں ساعی ہوئے آیندہ سے ملکہ معظمہ کے
تابع متصور ہونگے۔ نواب گورنر جنرل بہادر کی طرف سے سب لوگوں کو فہمایش کی جاتی ہے کہ سب کوئی
حتی الوسع اس موقع پر حتی المقدور اپنے دل و جان سے ملکہ ممدوحہ کی حکم اور مرضی مندرجہ اشتہار
شاہی کی انجام دینے میں اعانت کریں۔ ملک ہند میں ملکہ معظمہ کی کروڑہا رعایا جو ہندوستانی موجود ہیں ان سب
ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب ہے سب سے عالی درآیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کی حکم پر

رحم و رحمت کے امیدوار ہو و قابلیت طلب کرینگے حسب الحکم

نواب گورنر جنرل بہادر ہند جاری ہوا

یہ جو نیکی اشتہار نے شہرت پائی۔ مگر لکھنؤ مین بندوبست باغیون کا بدستور رہا تب سر کولن صاحب سپہ سالار فوج ہندوستان انگلستان سے واسطے تدارک فوج باغی مذکورہ کے روانہ ہوکر کلکتہ مین داخل ہوئے اور بعد انتظام اجتماع فوج اور سامان حرب وغیرہ کے آغاز ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین لکھنؤ کی طرف کوچ کیا جب لشکر انگریزی اطراف گورکھپور مین داخل ہوا مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال مع فوج گورکھی جرار کے جن سے پہلا اقرار ہو گیا تھا لشکر انگریزی مین داخل ہوئی ہرچند کہ باغیان لکھنؤ نے خبر آمد لشکر انگریزی کی سنی مگر پھر بھی اپنے زعم جماعت سے بدستور خود سر بنے رہے اور راہ اطاعت صلح و سداد مین قدم نرکھا اور اس خیال مین رہے کہ جب فوج کانپور سے عبور کریگی تو مار کر ہٹا دینگے مگر چونکہ پہلے اسکے جمعیت کثیر باغیون کی مغرب کو روانہ ہو چکی تھی اور بقدر ضرورت حفاظت لکھنؤ جو باغی لکھنؤ مین مقیم تھے انہون نے لکھنؤ مین مقابلہ کا بندوبست شروع کیا ادھر لشکر انگریزی پہلے گورکھپور مین (جہان محمد حسین قوم سید بارہہ جو عہد واجد علیشاہ مین ناظم گونڈہ و بہرائچ تھا اور اس بغاوت کے ایام سے گورکھپور کا منتظم تھا) حملہ آور ہوا خفیف سی لڑائی ہوئی محمد حسین بھاگ گیا لشکر انگریزی نظامت سلطانپور مین پہنچ گیا اگرچہ اس نظامت مین جماعت باغیون سے گمان جنگ عظیم کا تھا مگر اقبال ملکہ معظمہ سے مقابلہ ہوتے ہی باغیون کو ایسا خوف ہوا کہ منتشر ہو کر ادھر ادھر ہو گئے لشکر انگریزی چند روز اوس علاقہ مین خیمہ زن رہا بعد اوسکے دو حصہ ہو کر ایک حصہ نواب گنج بارہ بنکی اور دوسرا حصہ گوسائین گنج کی راہ روانہ ہوئے قریب لکھنؤ داخل ہوا باغیون نے اپنی جماعتون کو مقابلہ کرکے گولہ و گولی سے لڑائی شروع کردی یکہفتہ تک خوب مقابلہ پر جمے رہے آخر کو فوج انگریزی باغیون کو ہٹاتی ہوئی سمت مشرق محاذی قیصر باغ (جو ایک مکان مضبوط مسکن میرزا ابراہیم قدر بہادر کا تھا) اور سمت شمال اوتری گومتی پہنچ گئی اور لکھنؤ کا دو طرف محاصرہ کر لیا اگرچہ فوج باغی پہلے مورچے سے ہٹی مگر مقابلہ نہ چھوڑا جو کہ سکنائے ملک اودھ جو علاوہ باغیون کے تھے انہون نے خیر خواہ حکومت انگریزی تھے لیکن کوئی کچھ سامان نرکھتا تھا مجبور دست بدعا اپنے عیال کی حفاظت مین

سے احمد اللہ شاہ نے اکثر جگہ باغیون کو قایم کیا کرتا تھا اجازت باغیان مین بہ شہرت ہوا اعلان کہ
رعایا سے بہت سے بھاگ کر مکانات خالی کر گئی تھی مگر کسی کسی محلہ مین جو دس دس پانچ پانچ گھر آباد
تھے اور اپنی جانون کو سنبھالے پڑے تھے مقدر سے تھے جب اوسی تاریخ ۱۶ سولھوین مارچ کو تمام سے
فوج انگریزی نے قلعہ مچھی بھون اور گولہ ریم وسیل ہر چہار طرف کو مارنا شروع کیا اوس وقت سے باقیماندہ
رعایا بھی اپنے گھرون سے نکل بھاگی مگر داروغہ واجد علی مع عیال و اطفال اپنے کے اوس مکان سے کو
سلطان محل صاحبہ مین (جہان بیگم صاحبات وغیرہ یعنی ایک بیگم اور لڑکی کپتان اور صاحب
اور ایک میم شیرہ اور ایک شخص مستری کسی صاحب کا اور ماہر لکھنؤ قیصر باغ کی قید ہوا تھا
دربار سے نکال کر رکھا تھا) آباد تھا ناگاہ [illegible] تاریخ کو معلوم ہوا کہ احمد اللہ شاہ [illegible]
چلا آتا ہے داروغہ واجد علی نے اپنے بیٹون کو [illegible] بیگم صاحبات کی کمیپ اور ٹرم صاحب [illegible] لیا
اثنای راہ مین کپتان سکیسل صاحب و کپتان آرکل صاحب [illegible] بھٹکتی ہوی ملے ان کو رکھ لیا [illegible] سے
داروغہ واجد علی کو قیاس لگا [illegible] اور بیگم صاحبات کو کپتان سکیسل صاحب اور [illegible]
فوراً اپنے ساتھ لیگئی اور کپتان آرکل صاحب سب عیال و اطفال داروغہ اور حضرت سلطان [illegible]
لیکر کمیپ اور ٹرم صاحب مین داخل ہوئے ادہر احمد اللہ شاہ نے عیش باغ مین فوج انگریزی کو [illegible] سے
لڑائی شروع کردی اگرچہ احمد اللہ شاہ اوس وقت گھوڑے پر سوار ادہر اودہر مقابلہ فوج انگریزی کے
مدد کرتا پہرا مگر باغیون کا قدم [illegible] گیا احمد اللہ شاہ [illegible] آتا تھا مین پر
قدم جما یا جب فوج انگریزی [illegible] احمد اللہ شاہ بھاگ کر درگاہ حضرت
عباس علی مین بند و بست جنگ پر مستعد ہوا قضا کار نواب شرف الدولہ محمد ابراہیم خان [illegible]
میر بہادر [illegible] اپنی متعلقات سے جدا ہوگیا باغیون نے شناخت کرکے گرفتار کیا اور احمد اللہ شاہ کے
پاس پکڑ لے احمد اللہ شاہ نے شرف الدولہ کو سخت و سست کہکر قید کیا کہ اسی عرصہ مین فوج انگریزی
اوس مقام پر پہنچ گئی فوج باغی اوس مقام سے بھی بھاگ نکلی تب احمد اللہ شاہ بھی گھوڑی پر سوار ہو کر
اور شرف الدولہ کو قتل کرا کے سمت شمال لکھنؤ کو بھاگ گیا شہر مین باغی کا نام بھی نہین رہا [illegible]

دیا حملہ دلیرانہ کیا کہ راجہ کو انگریزی فوج نے قتل کر دیا کل فوج باغی منتشر ہو گئی غرضکہ اسیطرح دو ایک تہہ
لشکر انگریزی رانا بینی مادہو بخش ناظم و تعلقہ دار بیسوارہ کی مقابلہ کو گیا مگر کچھ پیش رفت نہ ہوئی مگر جب
فتح پور سمت بیسوارہ [illegible] ہوا احمد اللہ شاہ و فیروز شاہ کو شکست دیکر پھر لکھنؤ کو واپس آ جایا گیا
اس [illegible] احمد اللہ شاہ جو گروہ باغیان میں اشجع تھا مقام [illegible] زمیندار کے
ہاتھ سے مارا گیا اور [illegible] جو حصہ [illegible] فوج انگریزی کو ملک کو مشرقی اودہ [illegible] تب صاحب چیف کمشنر نے
ایک فوج سمت شمال نظامت سیتاپور اور دوسری فوج سمت مغرب [illegible] باغیان کی اور خود
[illegible] اودھ کی مشرقی فوج میں جا ملے اور ایک لشکر کو طرف گڈھی امیٹھی علاقہ لال مادہو سنگھ متعلقہ
نظامت سلطانپور روانہ کیا اور بیسوارہ متعلقہ رانا بینی مادہو سنگھ کی طرف کچھ فوج کانپور سے اور کچھ لکھنؤ
سے جا پہنچی فوج سیتاپور نے راجہ [illegible] ناظم کو [illegible] بھگا دیا اور فیروز شاہ جو سیتاپور میں تھا
بسبب فوج انگریزی بغیر مقابلہ مع کسیقدر فوج باغی سوار و پیادہ کے گنگا پار اوتر گیا اور فوج مشرق
جب امیٹھی کے قریب پہنچی لال مادہو سنگھ تعلقہ دار فوج انگریزی میں آملا جس سے باغیان بھی فورا گڈھی چھوڑ
بھاگ گئے رانا بینی مادہو سنگھ کو جب معلوم ہوا کہ فوج انگریزی ہر چہار طرف سے آ پہنچی اور ہمارے ساتھیوں
نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اپنے عیال کو جو گراج سنگھ اپنے بھائی کی حفاظت میں بیگم کے پاس روانہ کیا
جو فوج انگریزی کو [illegible] ہوا بیگم کے پاس پہنچ گیا بعد اوسکے رانا سابق الذکر بھی علاقہ بیسوارہ سے سیدھا
بوندی کو چلا گیا اسیطرح یہ سب باغی بھاگ بھاگ کر ایک مہینے میں اوس پار گھاگرا کی پہنچ گئے
اس پار کا ملک اودھ جب باغیوں سے صاف ہو گیا تب صاحب چیف کمشنر نے دریائے گھاگرا پر پل کشتی
کی تیاری شروع کرا دی ہر چند باغیان تیاری پل میں سد باب ہوئی مگر آخر کو بعد تیاری پل فوج نے
اوس پار پر قبضہ کر لیا اور اوس مقام سے جہاں جہاں باغیوں کی جماعت مقیم معلوم ہوتی گئی فوج روانہ
ہوئی باغیان باوجود کثرت جماعت کے ایسی بدحواس ہوئی کہ ایک روز بھی ایکمقام پر مقابلہ پر نہ ٹھہرتے تھے
میرزا برجیس قدر نے جب فوج کا یہ حال دیکھا باتفاق رای اہلکاران کے بونڈی سے کوچ کر کے نانپارہ میں مقام
کیا رات اوس مقام پر شب بیداری اور حفاظت جرنیل خدا بخش خان میں بسر کی صبح کو وہ فوج جو مقابلہ

نقشہ

کیفیت	نام تحصیل	نام اضلاع	نام قسمت
ہر قسمت مین ایک کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ڈپٹی کمشنر اور ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار مامور ہی علاوہ مقامات مختلف کی ہر ضلع	لکھنؤ ۔ موہن لعل گنج ۔ ملیح آباد ۔ اونام ۔ صفی پور ۔ پوروہ ۔ موہان ۔ بارہ بنکی ۔ رامنگر سینہی گہاٹ فتح پور حیدر گڈہ	لکھنؤ اونام بارہ بنکی	قسمت لکھنؤ
مین ایک عمدہ گورنمنٹ اسکول مقرر ہی اور شفاخانی اور ڈاکخانی رفاہ عام کیواسطی قایم ہین ۔	سیتاپور ۔ بسوان ۔ باڑی ۔ مصرکھ ۔ نگھاسن ۔ محمدی ۔ لکھیم پور ۔ ہردوئی ۔ بلگرام ۔ شاہ آباد ۔ سنڈیلہ	سیتاپور کھیری ہردوئی	قسمت سیتاپور
ریل کا صدر لکھنؤ مین ہے اور آمدرفت ریل کی ضلع لکھنؤ و اونام و بارہ بنکی و ہردوئی و فیض آباد مین ہی اور باقی اضلاع مین ریل جاری نہین ہے اور	فیض آباد ۔ اکبرپور ۔ بیگاپور ۔ ٹانڈہ گونڈہ ۔ اترولہ ۔ بیگم گنج ۔ بہرایچ ۔ نانپارہ ۔ کونڈانسر	فیض آباد گونڈہ بہرایچ	قسمت فیض آباد
علاوہ اسکی ہر ایک ضلع مین محکمہ تعمیرات موجود ہین اور محکمہ میونسپل ہر ایک ضلع مین چونگی کی آمدنی سی تحت ہر ڈپٹی کمشنر کے ہے ۔	رای بریلی ۔ لالگنج ۔ مہاراج گنج ۔ سلون ۔ پرتابگڈہ ۔ بہار ۔ پٹی ۔ سلطانپور ۔ امیٹھی ۔ کادیپور ۔ مسافرخانہ	رای بریلی پرتاب گڈہ سلطانپور	قسمت رای بریلی

خاص لکھنؤ مین صاحب چیف کمشنر بہادر کا گورنمنٹ ہوس مین مقام ہے اور انکا عالیشان دفتر اسکی قریب ہی علاوہ اسکے دفتر جوڈیشل کمشنر اور چیف انسپکٹر پولیس و محکمہ صدر ڈاکخانہ و عدالت و محکمہ کمشنری لکھنؤ جاتے لکھنؤ مین موجود ہین ۔ محکمہ سررشتہ تعلیم جو ۱۸۶۴ء مین قایم ہوا تھا وہ بھی خاص لکھنؤ مین ہے جناب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر اسی محکمہ کے افسر اعلی یعنے ڈایرکٹر اودہ ہین اور اس دفتر کے منشی مہراج سنگہ صاحب قوم کایستہ سررشتہ دار ہین انکی ذات مین حلم و مروت و سخاوت و صداقت برادر پروری سب اوصاف موجود ہین ۔ ای ایمسن صاحب بہادر انسپکٹر مدارس قسمت و رای رگہناتھ پرشاد صاحب بہادر قوم کایستہ سکسینہ

اودہ کی مطابع کی تفصیل

(۱) مطبع منشی نول کشور واقع حضرت گنج . . . یہ ایک نامی مطبع ہے اودہ اخبار ہمین چھپتا ہے
(۲) مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ . لکھنؤ . اس مطبع کا اخبار تمنائی نظم ونثر مشہور ہے —
(۳) مطبع امریکن مشن لکھنؤ . . . . . . " . . . شمس الاخبار چھپتا ہے —
(۴) مطبع کارنامہ . . . . " . . . اخبار کارنامہ چھپتا ہے
(۵) اودہ پریس . . . . " . . . اخبار انجمن ہند وجامع الاحکام یہ دو اخبار [illegible]
(۶) انوار محمدی . . . . " . . . اسمین انوار الاخبار چھپتا ہے
(۷) مطبع اودہ ڈیلی ریپورٹر . . . . " . . . روزنامچہ انگریزی چھپتا ہے
(۸) لکھنؤ ٹیمس . . . . " . . . انگریزی اخبار چھپتا ہے
(۹) مطبع اثنا عشری "
(۱۰) بہار کشمیر . . . . " . . . اخبار مراسلہ کشمیر واخبار مراۃ الہند و[illegible]
(۱۱) ثمر ہند "
(۱۲) گلزار محمدی "
(۱۳) گلشن محمدی "
(۱۴) شگوفہ گلزار اودہ "
(۱۵) آصفی پریس "
(۱۶) مطبع علوی "
(۱۷) مطبع مصطفائی . . . . . . " . . . یہ پرانا مطبع ہے اور کام کی صفائی اور [illegible]
(۱۸) مطبع مرتضوی "
(۱۹) مطبع بہگوا اندین "
(۲۰) مطبع لمع رحشان . . . . . . سیتاپور یہ بمقام خیرآباد ہے اسمین ایک اخبار بھی نکلتا ہے —
(۲۱) مطبع صبح صادق "

علاوہ اسکے شاید دو ایک مطبع اور ہون مگر ہماری نظر سے اونکا کام نہین گذرا ہے —

بقیہ حال واجد علیشاہ

روشن ضمیران صحیح نفس پر مخفی نرہیگا کہ فضل خدا سے کل حالات ملک اودہ باضافہ دیگر حالات بوجہ تعلقات
کے بقدر قوت ذہن جہانتک معلوم ہوسکے درج کتاب کیگئے مگر خاتمہ ریاست اودہ جو واجد علیشاہ
کے نام پر ہوا اور واجد علیشاہ نے بعد معزولی کلکتہ مین مقیم ہو کر استغاثہ کو اپنی مادر و بہائی و پسر کو
لندن مین روانہ کیا دوسرا معاملہ شروع ہو گیا تہا اسواسطے بعض حالات ضروری متعلقہ ریاست
خاص اودہ باقی رہگئی تہے اب راقم اوسکو بیان کرتا ہے کہ واجد علیشاہ شہر شوال ۱۲۷۳ ہجری مین
اپنے خیل و حشم سے جدا ہو کر حصار کلکتہ مین بحفاظت فوج گورہ قید کیگئے مادر و بہائی نے لندن مین
وفات پائی ولیعہد تنہا رہگئے ۱۸۵۹ ع مین جب علاوہ دیگر مقامات کے خصوص ملک اودہ سے بغاوت رفع
ہو گئی بادشاہ نے تخمیناً دو سال کے بعد ۱۲۷۵ ہجری مین رہائی پائی ولیعہد لندن سے ناکامی کے ساتہ کلکتہ مین
واپس آئے بادشاہ نے بمصداق رضا بہ مولی از ہمہ اولی قناعت کو اختیار کیا پندرہ لاکہ روپیہ سالانہ
بہمہ وجوہ مجوزہ کمپنی انگریز جانشینان جناب ملکہ معظمہ سے منظور کر لیا غرضکہ بادشاہ اسوقت تک
مع اپنی جاہ و حشم باقیماندہ کے کلکتہ مین خوش و خرم ہین خاندانی لوگ لکہنؤ مین بذریعہ حاصلات وثائق
ماہانہ کے اپنی اوقات کو عیش و عشرت سے باطمینان تمام بسر کرتے ہین غرضکہ حکومت ریاست اودہ کو
عہد میر محمد امین وزیر اول یعنی ۱۱۳۳ ہجری سے عہد واجد علیشاہ بادشاہ آخر یعنی ہفتم ماہ فروری
۱۸۵۶ ع تک ایکسو اکاون ۱۵۱ برس چہ ماہ چہبیس یوم کا زمانہ گذرا اور اب اس خاندان کی حکومت کا
بالکل خاتمہ ہو گیا لہذا اس عالیشان خاندان کا شجرہ میرزا قرا یوسف بانی خاندان سے آغاز ہو کر
واجد علیشاہ تک ختم ہوتا ہے اور واضح ہو کہ اس شجرہ پر ثمر کی شاخین اور بہت سی پہلیین ہین او پہیلتی جاتی
ہین وہ اسمین بوجہ عدم گنجایش شامل نہین کیگئین جسطرح سے ابتدائی بنیاد قرا یوسف بوجہ طوالت
مجملاً درج کی گئی مگر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ حضرت آدم نوح ثانی تک دس واسطہ
اور یہانسے امیر کبیر قرا محمد ترکمان تک چند واسطہ اور ابو المنصور خان بہادر تک دس پیڑہیان گذرین۔

ابتدای شجرہ

میرزا قرا یوسف

قرا اسکندر

عرف سلطان بیگم

میرزا سلطان منصور

میرزا محمد قلیخان

میرزا جعفر خان

میرزا محمد مقیم

تذکرہ امکنہ تعمیر کردہ رئیسان اودھ تا خاندان سلطان عالم واجد علیشاہ
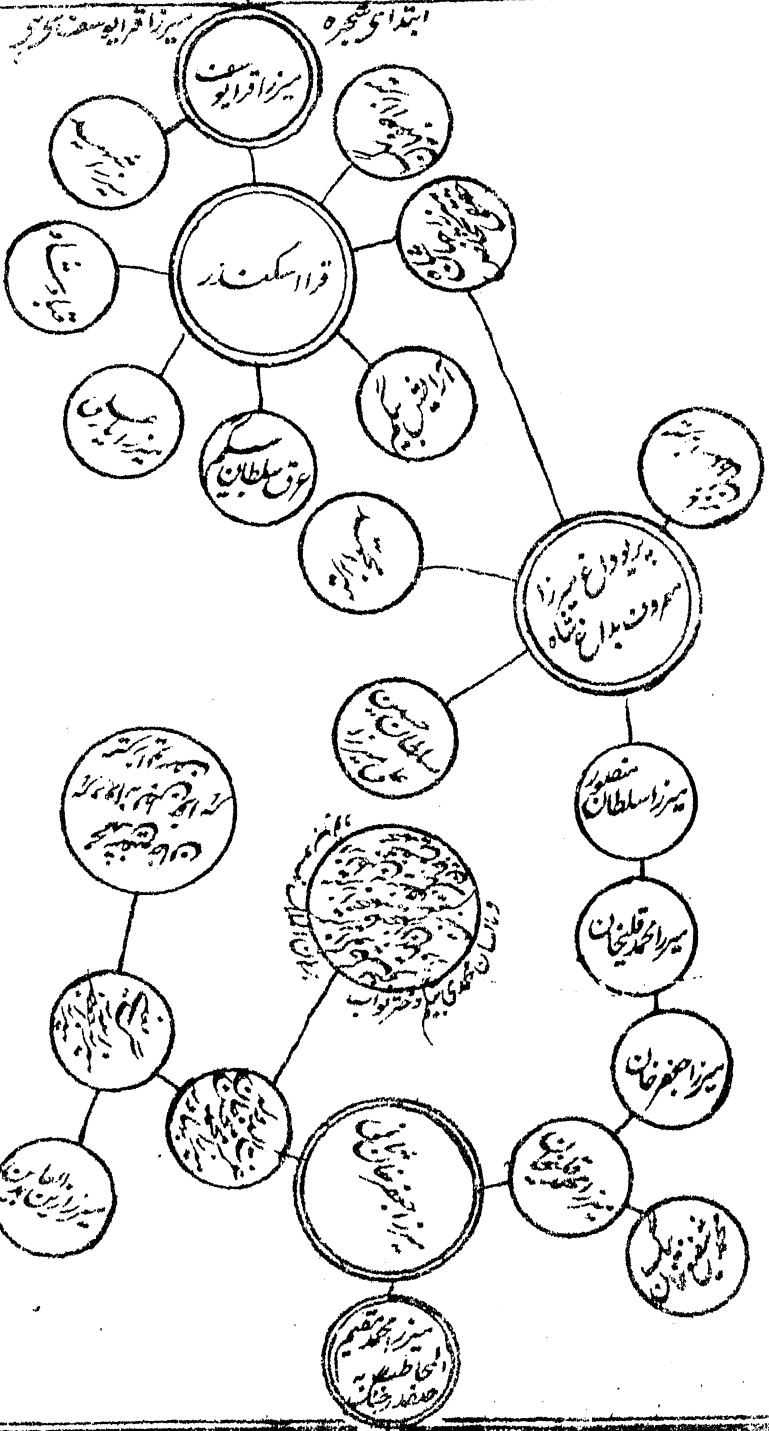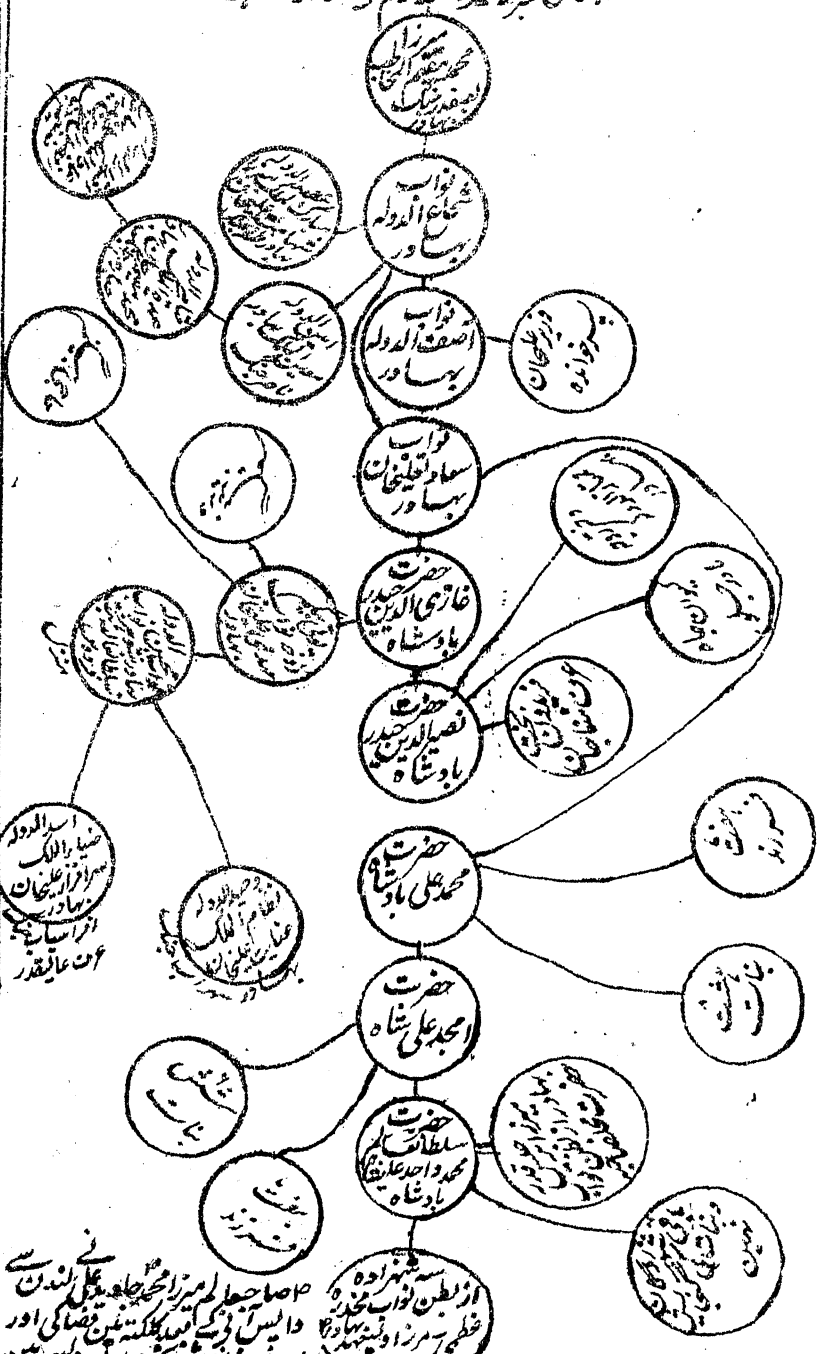
نواب برہان الملک سعادت خان بہادر نے شہر اجودھیا کو غرب کی طرف کنارہ دریا
گھاگھرا کے ایک شہر بنایا اور نواب ابو المنصور خان بہادر نے ایک عمارت الٰہی دو منزلی شہر کی عمارتوں
اور اضافہ کی اور نواب شجاع الدولہ بہادر نے بزمان وزارت اپنے عہد حضرت شاہ عالم ثانی میں
آبادی شہر کو نامزد بہ فیض آباد کیا اور اکثر عمدہ عمارتیں بنوائیں اور سکونت اپنی وہیں اختیار کی اور قلعہ ملکی
سے کوئی عمارت جدید کسی نے نہیں بنائی زمین شمالی دریا سے جو کنارے پر ہے اودھ میں اکثر مکانات اہل
شنوالی راجہ درشن سنگھ ناظم سلطانپور وغیرہ و راجہ بختاور سنگھ وندہی سنگھ کارندہ بختاور سنگھ سوداگر
قانونگو و ٹیکارام داروغہ مایہ پرشاد و دیگر راجگان و تعلقہ داران متعلقہ ریاست اودھ نے تعمیر کرائے
تا وقت سلطنت عالمگیری بیت بستہ منہدم ہو گیا بنظر اعتقاد مقام جنم استھان و ہیکل سری رام چندر
اور شہر کے دواریں (جو اصطلاح ہنود میں دروازہ بیانیہ سے مراد ہے) سجاین طیار کرائی مندر

عمارات وقت آصف الدولہ

شہر لکھنؤ میں آصف الدولہ بہادر نے گرد نواح پنج محلہ وغیرہ کے عمارات کہنہ تعمیر کردہ شجاع الدولہ کو
منہدم کرا کے بڑی بڑی محل اور باغ طیار کرائے اور امام باڑہ معروف بہ عدن مقام آغاز
سنہ ۱۱۹۵ ہجری میں مع ایک مسجد و دروازہ مشہور بہ رومی دروازہ طیار کرایا واضح ہو کہ امام باڑہ
مذکور الصدر کے درجے ایک سو سڑسٹھ (۱۶۷) فٹ طول میں اور باون (۵۲) فٹ عرض میں پائے جاتے ہیں اور
اس عمارت میں لکڑی کا نام نہیں اور نہایت پائدار ہے اسی امام باڑے میں نواب آصف الدولہ کا
مزار اب تک موجود ہے اور پیش مزار سنگ پر یہ تاریخ منقش ہے **تاریخ** گلشن عشرت بتاراج
خزان رفت ای ندیم + شد مشام است شمام حسرتی نا پیدا از نسیم + آصف کین در صدف ایک در
شہوار بود + آن در شہوار رفت از دست و عالم شد یتیم + لکھنؤ بی آصف است و آسمان
بی آفتاب + شہر بویان بی مسیح و طور سینا بی کلیم + وارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد +
انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم + نقد رحمت در کنار و بخشش در بغل + بر کریمان جنس عفو ارزانست

اعطای کریم + نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت + باہمارروح وریحان و جنات النعیم + ۱۲۰۴
تاریخ تعمیر امام بارہ مصرعہ آستان شہید ابن شہید + تاریخ بنای مسجد جامع - قد قامت الصلوٰۃ ۱۲۰۴ سنہ ۱۲۰۴ھ
اور علاوہ اسکے مکانات بیبی محل و دولت خانہ وغیرہ جو کہ سعادت مین نواب امجد علیخان کو سرکار
انگریزی سے ملی تیار کرائے تھے اس مکانات مین بڑی بڑی عمارتین تہین اور ایک تالاب ابتک جو ہے

عمارات وقت نواب سعادتعلیخان

عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک مکان واقع محلہ رستم نگر شہر لکھنؤ مین ایک علم حضرت
عباس کا مشہور تہا اور مالک مکان فتح علی (ولد میرزا فقیر بیگ صاحب) تھے لیکن اوس علم کا تہا
اور تاریخ ہفتم ماہ محرم کو تمام شہر کے علم اوس مکان پر جاتے تھے اور نذر و نیاز چڑہاتی تہی
اور اسی وسیلہ سے مالک مکان کی بسر اوقات تہی نواب سعادت علیخان نے ایک عمارت دربار
مع گنبد طلائی اوسی مکان کو شامل کر کے تعمیر کرائی اور اسباب طلا و نقرہ علم وغیرہ خوب پیراستہ
آرائش سے درست کر کے محافظت کو پیادے اور داروغہ مقرر کئے اور یہ عمارت موسوم بہ درگاہ حضرت
عباس ہو کر زیارت گاہ عام وخاص ہوئی تاریخ بنا اس عمارت کی یہ ہے مصرعہ این گنبد جدید
بنا لیے سعادت است + اور کوٹھی فرح بخش جای سکونت خاص و کوٹھی موسی باغ علاوہ
اور مکانونکے بنی اور دو نو ظرف گومتی کے دیوارین اسطور تیار ہوئین کہ دریا گومتی گویا مانند نہر مکان سکونت کے لیے ہو گئی

عمارات عہد غازی الدین حیدر

عہد غازی الدین حیدر مین علاوہ دیگر مکانات کے عمارت نجف اشرف کہ حسب وصیت مدفن اسی
بادشاہ کا ہوا اور موتی محل اور بارہ دری سرخ کہ تخت سلطنت کا اسمین تہا اور کوٹھی فرح بخش
وغیرہ لب دریا تیار ہوئے تھے

عمارت وقت نصیر الدین حیدر

کوٹھی فرح بخش کہ جسکے شمال دو کارتل کوٹھی موسوم باغ و جنوب پہ متصل کوٹھی واقع فرخ آباد
اور شرقی متصل فرح بخش اور بجواب دریای گومتی ایک نہر کہ اوسمین پہر کے چہوڑی تھے اور دو نہر

لب تہ خانہ میں جاری تھی اور عربی بصورت دلکشا اور گلستان ارم اور ورس بلاس اور اندر اسمین کہ تقریب تواضع انگریزان اسی مکان میں ہوتی تھی اور پائین اسکے لب دریا ہو گومتی کے کشتی پہلوانان اور ورزش پٹہ اور بانک و دیگر اصلحہ ہوا کرتی تھی اور اس مکان کے سامنے پار دریا کے ہاتھی لڑائی جاتے تھے اور امام باڑہ مخاطب بہ دوازدہ امام اور چتر منزل اور کوٹھی رصد اور نہر گنگ باہتمام راجہ بختاور سنگہ اور کربلا جسمین کہ یہ بادشاہ دفن ہوا ہے

مکانات تعمیر کردہ نصیر الدین حیدر ہیں

عمارات وقت محمد علیشاہ فردوس منزل

سوائے ترمیم مکانات سابقہ امام باڑہ حسین آباد کہ سابق میں اوس سرزمین کو جھیا باغ کہتے تھے اور مسجد محافظت بہ مصطفی آباد اور ایک مکان نو درجہ کا تیار کرایا اور مرمت نہر آصفی واقع کربلا معلی بھی کرائی تاریخ امام باڑہ حسین آباد یہ ہے ؎ شہا جہ پاک گوہر خسروی کہ مدح تو فردوسی اند سر وشان قدس جا دادہ + قوان نمود کنون اکتفا بتاریخش + بسان خلد شدہ آباد این حسین آباد + اور تاریخ نو درجہ کی درجہ دار یہ ہے ؎ محمد علی قبلہ خسروان + چو افراخت این قصر نہ آشیان + بتاریخ اول رقم کردہ ماہ + رقم گشت ذوالار اول مکان + بہ افلاک تاریخ دوئیم نوشت + بہ پرش و قصر نہ آشیان + بہ برج سوم زہرہ تاریخ گفت + سیم برجش از زہرہ خواہ نشان + عیان گشت تاریخ چارم زخور + بگاہ آفتاب از رواقش عیان + ندا کرد ہاتف ز پنجم مقام + ز کریش بدا ام زد شباسیان + بتاریخ کاخ ششم عقل گفت + نہد سایہ اش از مشتری پاسبان + بتاریخ ہفتم بگفتا سروش + بگردون ہفتم بلندیش دان + ملک گفت تاریخ ہشتم اساس + کشاید از زیرہ باب ہشتم جنان + بفرمود تاریخ طاق نہم + بہ رفعت چو کرسی آسمان + دعا کرد بقائے شہنشاہ عصر + نہاد ہشتم خواستگار نہان الٰہی محمد علی شاہ باد + ازین دور تا دور آخر زمان

تاریخ مسجد ؎ خداوند الصحت بادشاہ قبلۂ عالم + بود تا گوش دین از ان اذان اہل دین سامع + ندائی سال تاریخش شنید از ملہم واثق + شبیہ کعبہ و بیت مقدس مسجد جامع

رابعاً تاریخ ہجری یاد کردند اہل دین + زین پل زیندہ حاصل کردہ ۱۲۶۱ ور یا اعتماد + خامساً تاریخ ہجری گفت دولت راہ شوق + پادشاہ از نصب ۱۲۶۱ این پل گومتی را زیب داد + صوری و ہم معنوی ای اگر تاریخ آن + یکہزار و دو صد با شصت و یک باید نہاد + ور نشان خواہی و تاریخش بشکل ہندسی + بست و شش را ہر دو سو نقش الف باید نہاد +

تاریخ ایضاً

امجد علی
بحر عطا
شاہ زمان
ابر کرم
در گوش دل
از آسمان
آمد حینین
تاریخ آن

بر گومتی
برلیست خوش
پایندہ پل
چون ماہ نو
زاہمن سپا
بجود شد
پایندہ پل
بر گومتی

تاریخ مسجد

امجد علی شہنشہ دیندار و حق پرست	نمود بحر طاعت حق مسجدی بنا
در گوش ہوش من پئی تاریخ آن سروش	گفتا کہ اے برشتہ بگو خانہ خدا ۱۲۶۱ھ

تذکرہ امکنہ عہد واجد علیشاہ

متصل و محاذی کوٹھی دلکشا ایک مکان جانفزا بنایا اور آگے اوسکے ایک میدان واسطے مہارت قواعد حرب کے درست ہوا اور بیگماتِ دولتی نے ایک عمارت نامور بہ بادشاہ منزل - اور ایک ہشت جانب طرف دریا کے نکالا جسمین سر شام سے دور دیہ قندیلون اور بلورین کنولونکی روشنی ہوتی تھی صاحبان انگریز بہادر اس جگہہ پر فضا کو پسند کرکے ہر روز آمدو رفت رکھتے تھے اور عمارت متعلقہ قیصر باغ جس زمین پر واقع ہے برضامندی رعایا بہ زر کثیر خریدی گئی اور مشتمل چند انواع آراستہ ترتیب ہوا الغرض اس عہد مین اکثر عمارت سلطانی و اہلکاران و رعایا کی قابل دید تھین جسکا نمونہ کوٹھی قیصر پسند و قیصر باغ و معشوق منزل جو آجتک کسیقدر باقی ہے اور اس عہد مین سرکار نے اس کوٹھی مین لٹھ آہنی ڈلوائی اور درستی کروائی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکانات

سکونت رئیسان ملک و وہ قابل دید تھے اس عہد میں وابستگان سلطنت کی بھی اکثر عمارات
تیار کرائیں جسکا حال تاریخہاے ذیل سے کسیقدر واضح ہوگا طول کی گنجایش نتھی —

تاریخ سڑک سلطان فلک سر خورشید کلاہ + در شان و حشم خدایگان خسرو + زی عزم کیقباد و چون کیکاوس + پیدا ز لوای اوقتان خسرو + خوش لہجہ و نکتہ سنج و سخن پیرا + شیرین سخنش بود بیان خسرو + اسمش واجد علی شہ کشور ہند + مشہور بچار سو بسان خسرو + حالا خسرو بود مراد از ممدوح + زینجا نبرد کسی گمان خسرو + در عدل و سخاوت ہست بی مثل و عدیل + خالق باد انگاہبان خسرو + یکی در معتمد علیخان ناظر + ذی رتبہ و از مقربان خسرو + نامش نامی دیانت الدولہ خطاب + قایم ماندہ باستحان خسرو + در باب سڑک راہ احسان و کرم + صادر شدہ حکم بندگان خسرو + فوراً سڑک و سیع ترتیب نمود + بشنید چو حکم از زبان خسرو + راہی زین سڑک سوی سکندر باغ ہست + ہم جانب دیگر از مکان خسرو + پرسید ز اتفی چو راقم سالش گفت از سر ادب تمکان خسرو + ۱۲۶۳ تاریخ امام باڑہ بشیر الدولہ حسبنا اللہ تعالی ماتمخانہ حامی دین ظل رب العالمین + رنگ و بوی گلشن ہندوستان + خوغنیہ عین حضرتش خاقان چین خسرو یوسف لقا گردیدنش + شادمان گردد دل اندوہگین + یا الہی از طفیل پنجتن + ہفت اقلیمش شود زیر نگین + چون بشیر الدولہ نیک خصال + ہست مملوک خداوند مبین + اعتبار و اعتماد او بسی + پیش شاہ مخزن علم و یقین + در اطاعت ہست با مولای خود + مثل قنبر با امام المتقین + در محل خاص و در جملہ محل + ہست ناظر آن امیر المؤمنین + تعزیہ دار شہید کربلا + شیعہ پاک امیر المومنین + قصر روشن ساخت مثل قصر جم + بہر سوگ حشم ختم المرسلین + بارک اللہ ای زہی قصر بلند + شد ز تعمیرش رسا بخت زمین + صحن صاف فرش مثل فلک عارفان + کرسیش ہمپایۂ عرش برین + زایر انش حور و غلمان و ملک + حاجیان پاک چون روح الامین + گفت راقم سال تعمیرش ملک + لامکان ماتم سرای نقا[illegible]

قطعہ تاریخ کاظمین

در زمان ظل حق سلطان عالم پادشاہ ٭ ناصر دین محمد دستدار کاظمین ٭ افضل و اشرف غلام
حضرت موسیٰ رضا ٭ چیست شرف الدولہ با صد جان نثار کاظمین ٭ زوجہ اش شرف النسا خانم
کنیز فاطمہ ٭ محسن خلق خدا طاعت گذار کاظمین ٭ از سکون را شرف دارد تشرف در ہر دو اسم ٭
بانت تسکین از عطای بیشمار کاظمین ٭ ان دو عالی منزلت با حسن نیت ساختند ٭ خوشنما نقل دو تا
نور بار کاظمین ٭ شد نصیب ہندیان الحال بی رنج سفر ٭ خاک بوس روضۂ گردون وقار کاظمین ٭
کاملہ شد غیرت فردوس از زین نگین بنا ٭ رونق اسلام افزود از بہار کاظمین ٭ گشت نقل دو دو
سعلین این بیت الشرف ٭ گفت راقم سال تاریخش مزار کاظمین
۱۲۶۹ھ

تاریخ درگاہ این اندر نواب فلک جاہ ٭ کہ دار دالفت آل پیمبر ٭ بنا فرمود چون درگاہ
عباس ٭ سلام حق بود تا روز محشر ٭ چنین تاریخ سالش گفت ہاتف ٭ بنا شد خوابگاہ ابن حیدر
۱۲۶۴ھ

تفصیل وثائق خاندان بادشاہی ملک اودھ بعہد انتزاع سلطنت

وثیقہ ۔ بہو بیگم صاحبہ نے نقد آبادی سے باتفاق رائے نواب قاسم علیخان کے عہد کرنیل بیلی صاحب
رزیڈنٹ لکھنؤ چھتیس لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر کو دیکر بحساب فیصد چار روپیہ منافع تنالیس ہزار دو سو اڑتالیس روپیہ
سالانہ تین لاکھ چھپن ہزار نو سو چھتر روپیہ واسطے پرورش لواحقان و متوسلین اپنے کے مقرر کرایا یہ پہلا سبب
قدنار عہد قیام سلطنت اودھ و کمپنی کے پیدا ہوا اور اکثر خاندانی اشخاص ریاست اودھ حمایت کمپنی میں آگئے ۔
وثیقہ ۔ غازی الدین حیدر بادشاہ نے بمشورہ معتمد الدولہ وزیر الممالک کی بطور قرض ہمیشہ غرہ محرم
۱۲۴۱ہجری مطابق سترہویں اگست ۱۸۲۵ عیسوی کو ایک کروڑ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ بنا بر
پرورش و حفاظت معتمد الدولہ و صاحبات محل کمپنی کو دیا اسکی فیض ذریعہ سے ہنگام موقوفی وزیر کی حمایت انگریزی ہوا
وثیقہ ۔ نصیر الدین حیدر بادشاہ نے بمعرفت مارڈنٹ رکٹس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ مشتمل آٹھ دفعات
تاریخ چوبیسویں شعبان ۱۲۴۴ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ ع کو باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ باقرار
فیصد پانچ روپیہ برای صاحبات محل وغیرہ مقرر کرا دیا ۔
[illegible] بادشاہ نے بمعرفت کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بطریق قرض دایمی مبلغ
[illegible] دفعات کے باقرار منافع فیصد پانچ روپیہ بشرح اولاد و متوسلین قدیم اپنے کے

کمپنی کو دیا اور واسطے امام باڑہ حسین آباد کی کفالت نوٹ تعدادی تینتیس لاکھ روپیہ باہتمام رفیق الدولہ عظیم اللہ خان بوکالت محمد ابراہیم خان اصل کمپنی میں ہے منافع اہتمام محسن الدولہ و ممتاز الدولہ میں ہے اور جملہ مصارف امام باڑہ ممدوح باستصواب و اتفاق صاحبان مجلس کے ہے

وثیقہ — ودیعت نامہ حضرت محمد علیشاہ برای صاحبات محل و متوسلین خود مبلغ اٹھتیس لاکھ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ حسب تفصیل ذیل مقرر ہوا

	مرتبہ اول	مرتبہ ثانی
معرفت امین الدولہ مد معیشت لائف	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ

وثیقہ — عہد واجد علیشاہ میں کو اغذات نوٹ مصارف مقبرہ حضرت امجد علیشاہ باختیار بادشاہ حیلہ تعداد وثیقہ خاندان واجد علی شاہ تعدادی مبلغ تین کروڑ بیس لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے اسکی ذریعہ سے جو منافع ملتا ہے خاندان شاہی کا تزک و احتشام ہے —

تذکرہ صاحبان اہل قلم سرکار شاہی

چونکہ قوم کالیست کو علاوہ ہر ایک مقام ہندوستان کے اس ملک اودھ میں بدولت خاندان بادشاہی کے بہت کچھ عزت اور ثروت حاصل رہی ہے اسواسطے کچھ حالات بعض صاحبان قوم کالیست لکھنا ضرور ہے کیونکہ انکا بھی سلسلہ جب تک ریاست اودھ قایم رہی بدستور قدیم اعزاز و افتخار کے ساتھ جاری رہا ہے

تذکرہ مہاراجہ نول رای کالیست سکسینہ

مہاراجہ نول رای قوم کالیست سکسینہ عہد نواب ابوالمنصور خان صفدر جنگ میں بزمرہ منصبداران و عہدہ دیوانی ملازم ہوا ۱۱۵۵ہجری میں اختیار کلی نیابت نظامت صوبہ اودھ پر حاصل ہوا اس شخص کی عادات پسندیدہ اور خصایل سنجیدہ مشہور ہیں اور شجاعت ایسی تھی کہ عین معرکہ یورش جنگ افغانان بنگش میں سواری فیل پر تنہا رہگیا فیلبان سواری فیل بھگا لیجانا چاہا مہاراجہ نے لڑائی سے منہ پھیرنا خلاف مردمی جانکر مقابلہ سے فیل کو نہ ہٹایا اور ضرب گولی بندوق سے جو پیشانی پر لگی ۱۱۶۳ہجری میں جان بحق تسلیم کی —

تذکرہ رای کیشورام قوم کالیست سکسینہ

رائی کیشورام ابتدا مین عہدہ و اصلباقی ہندوان و بیانہ پر عہد نواب برہان الملک مین نوکر ہو کر دارونگی حرم
محترم پر سرفراز ہوئے جب نواب ممدوح ہمراہ لشکر حضرت محمد شاہ بادشاہ دہلی کیواسطے تنبیہ شورش سادات
بارہہ کے تشریف لیگئے سرکشان بارہہ نے حرم محترم پر تاخت ماری رائی کیشورام نے دروازہ محلسرا پر
غارتگرونسے مقابلہ کیا اور اسی مقابلہ مین جان دیکر نمک حلالی کا روی زمین پر نام قایم کیا

تذکرۂ شیولال پسر رائی کیشورام مسبوق الذکر

شیولال پدر رائی کیشورام جو دفتر مین کارپرداز تھا نوابصاحب نے دفتر سے علیحدہ کرکے سوار ملازمان کا سرگروہ یعنے
افسر بنایا جنے معرکہ مہاراجہ نولرای مین بہت زخم اوٹھاے اور بعد حصول صحت عہدۂ دفتر دیوانی
اور اتالیقی نواب آصف الدولہ پر سرفراز ہو کر وفات پائی انکی شجاعت اور حسن کارگذاری مشہور ہے

تذکرہ بھگوانداس پسر دوم شیولال

بھگوانداس بعد وفات پدر اپنے کے اوسی عہدۂ دیوانی اور اتالیقی آصف الدولہ پر سرفراز ہوا نواب آصف الدولہ
جب مسند نشین ہوئے بھگوانداس بعہد اتالیقی نواب آصف الدولہ سے خلاف واجبیت آئے لہذا نواب آصف الدولہ
نے تنخواہ بحال رکھکر خانہ نشین کیا جب مہاراجہ صورت سنگھ جنکو پچاس لاکھ روپیہ سالانہ علاقہ بریلی وغیرہ
تفویض تھا فوت ہوئے نواب آصف الدولہ نے بخیال سابقہ علاقہ بریلی وغیرہ کا بھگوانداس کو تفویض کیا بھگوانداس
نے فیض اللہ بیگ عامل بریلی ہیبت کو بعلت زر باقیات سرکار قید کیا و کیل عامل مذکور نے بجیلہ عرض حال گلے مین چھوری
ماری جسکی سبب سے بھگوانداس قہر در آمر گئے اونکا لڑکا رائی بالکرام پیشگاہ نواب آصف الدولہ بہادر حاضر ہوا عہدۂ نایب
نیابت مہاراجہ جہاؤلال پر سرفراز ہوا ۱۲۱۱ ہجری مین جب مہاراجہ جہاؤلال حسب منشاء کمپنی انگریز نواب
آصف الدولہ سے علیحدہ ہو کر عظیم آباد گئے رائی بالکرام بھی اونکے ساتھ عظیم آباد گئے رائی موصوف کا صبوری
تخلص تھا یہ شعر اونکا از بس مشہور ہے شعر صبوری ضرورست کین درد دل را ٭ بغیر از صبوری علاجی نباشد

تذکرہ مہاراجہ جہاؤلال قوم کایستھ سکسینہ

جہاؤلال عہد نواب شجاع الدولہ مین عہدۂ مشرفی کارخانجات پر ابتدا مین ملازم ہوئے اور بعد اوسکے
دارونگی دیوانعام پر سرفراز ہوئے اوس وقت تک اونکو خاص و عام للوجی کہتے تھے جب آصف الدولہ

مسند نشین ہوئی عہدہ جرنیلی وسپہ سالار اعظم والیشک اتقاسی دورختہ بیگی پر سرفراز کرکے مہاراجگی کا خطاب دیا

سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین مختار الدولہ کو اونکی ترقی پر رشک ہوا حکمت عملی سے قید کراکے عظیم آباد کو بہجوا دیا —

تذکرہ راجہ پورنچند قوم کایستہ سکسینہ

راجہ پورنچند عہدہ وقایع نگاری پر عہد نواب شجاع الدولہ بہادر سے مقرر رہے جو کہ مسمی رای صاحب رام الملکا انکا عیاش تہا رای انوپ چند متصدی خانسامانی سلطنت دہلی ہنگامۂ احمد شاہ درانی سے شکستہ حال ہوکر لکہنؤ مین مع دو لڑکون کے دیاکرشن و جینی لال کے وارد ہوا راجہ پورنچند نے دیاکرشن سے اپنی لڑکی کی شادی کرکے خانہ داماد بنایا اور معرفت اوسکے نقل کا غذات دستخطی نواب آصف الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان نائب کے پاس بہیجنے لگا جب راجہ پورنچند دامن کوہ بٹول مین لب آب بکراجیں کی فوت ہوئی خدمت وقایع نگاری کی مہاراجہ جہاؤلال کو تفویض ہوئی مہاراجہ جہاؤلال نے رای بالکرشن مع اماد رای جسونت رای دیوان کو عہدہ وقایع نگاری عطا کی بالکرشن کے اماد ..... پورنچند خانہ نشین ہوا

تذکرہ رای جینی لال خیرابادی کایستہ سکسینہ

رای جینی لال عہد نواب آصف الدولہ مین عہدہ مشرفی جملہ کارخانجات پر سرفراز تہے یہ بڑے مخیر اور بہادر مشہور تہے اونکے خاندان کے اکثر معزز و ممتاز لوگ موجود مین مثلا رای پورنچند اور رای رگہوناتہ پرشاد بلگرامی کے برادر معزز مین

تذکرہ رای دیاکرشن خلف رای انوپ چند

رای دیاکرشن بعد وفات راجہ پورنچند جو خانہ نشین ہوگئے تہے اوسی ایام خانہ نشینی مین بعد چند سال کے اپنی لڑکی کی رتن سنگہ خلف رای بالکرام نایب مہاراجہ جہاؤلال کی ساتہہ شادی کردی مع ساہو ..... انتظام محالات نگینہ و نجیب آباد وغیرہ بنام اپنے اور جینی لال بہائی کے حاصل کیا انہین کے عہد مین غلام محمد خان وغیرہ افغانان رامپور کے لڑائی پیش ہوئی تہی بعد اوسکے عہد نیابت مہاراجہ جہاؤلال مین عہدہ واصلباقی دیاکرشن کو ملا عہد تفضل حسین خان مین دیاکرشن معطل ہوئے اور جبکہ رای واصلباقی نویس سابق بحال ہوا مگر پہر نواب آصف الدولہ نے دیاکرشن کو اوس عہدہ پر سرفراز کیا عہد غازی الدین حیدر مین دیاکرشن عہدۂ دیوانی پر باضافہ خطاب راجگی سرفراز ہوئے بعد اونکی وفات کے نول رای لڑکا اونکا دیوان ہوا اور خطاب مہاراجگی سے سرافراز ہوکر نیک نیتی سے تمام حیات بسر کی

تذکرہ مہاراجہ میوارام خلف مہاراجہ نول کرشن

مہاراجہ میوارام بعد وفات پدر اپنے کی عہدۂ دیوانی پر سرفراز ہوکر منظور نظر بادشاہ ہوئی اس مہاراجہ کی فیاضی اور
اولوالعزمی مشہور ہے طریق اسلام تعزیہ داری مین صرف کثیر کیا انکی اس حال کی اکثر روایات ہین مگر ایک روایت
یہ ہے کہ سبحان علیخان عرف عمرہ جو اوس وقت مین بہ سرکار رہتے تھے اور عہدۂ دیوانی کو لینا چاہتے تھے نصیر الدین حیدر
بادشاہ کی خیال مین یہ جما دیا کہ مہاراجہ میوارام زیارات کو جانا چاہتے ہین اگر آپ اسکو حکم نہین دینگے تب از روے
عقاید مذہبی سلب ہو جاتی ہے بادشاہ نے مہاراجہ میوارام سے کہا کہ ضرور زیارت کو روانہ ہو چنانچہ بہ طبق اس حکم کے
کلکتہ ہو مہاراجہ کو بعد اظہار اسلام لکھنؤ سے نکل جانا پڑا اور اسی قیام چند ماہ کانپور کی زیارات عتبات عالیات
ایمہ معصومین علیہم التحیۃ مین چلا گیا عہدۂ دیوانی پر بالکرشن بہادر زمانہ کے مقرر ہوکر خطاب مہاراجگی سے
سرفراز ہوئی اور بہاری لال خلف مہاراجہ میوارام عہدہ دار اصلیاتی پر مقرر ہوکر خطاب راجگی سے ممتاز ہوئے

مگر مہاراجہ بالکرشن کو محمد علیشاہ نے موقوف کیا جب محمد علیشاہ سلطنت پر جلوہ فرما ہوئی مہاراجہ موصوف کو بحال فرمایا اور
خطاب مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر جسارت جنگ عنایت فرمایا انتزاع
سلطنت اودہ تک مہاراجہ عہدہ دیوانی پر مقرر رہے انکی اوصاف حمیدہ مشہور زمانہ ہین راجہ ہیج کرشن صاحبزادہ
انکی اور راجہ بہاری لال صاحبزادے مہاراجہ میوارام کے موجود ہین

تذکرہ راجہ امرت لال عرض بیگی کایست سکسینہ

امرت لال قوم کایست سکسینہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر مین باریاب ملازمت ہوکر ملازم ہوئی اور روز
بروز ترقی پاکر عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین عہدۂ پیشکار آقاسی یعنی داروغگی دیوانخانہ پر سرفراز ہوگئے
عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین خطاب راجگی پایا چونکہ یہ راجہ اپنی دیانت اور وفاکوشی آقا مین سرگرم
تھا اور قابلیت اور شجاعت بھی اسکا آب و گل مین تھی مگر چونکہ اقبال مدد بار سے انسان مجبور ہے بنا برآن حاسدین نے
موقع پاکر بادشاہ کو راجہ سے برہم کرا دیا اور جب نوبت بہ قید پہنچی راجہ نے اپنے کو شمشیر سے آپ قتل کر لیا
انکی دو صاحبزادی علم مین یکتا اول راے مکھن لال دوم راے سکھن لال - راے مکھن لال نے عہدہ ڈپٹی
کلکٹری مدت تک سرکار کمپنی انگریز کو انجام دیکر سند خوشنودی حاصل کی اور نوکری ناپسندگی آجتک

چھوٹے لال برادر کوچک اونکا چندی اوسی سررشتہ پر مامور رہا عہد حضرت غازی الدین حیدر میں
جوالا پرشاد سپر بخشی یعنی راجہ بھولا ناتھ متذکرالصدر تحت مہاراجہ دیا کشن مین تجویز و تحفظ پر بحال
ہوئی عہد محمد علیشاہ مین پیشگاہ ثریا جاہ ولیعہد مین ملازم ہوا اور وقت تخت نشینی امجد علیشاہ
بہ ترقی مدارج و خطاب مدبرالدولہ منشی الملک راجہ جوالا پرشاد بہادر محکم جنگ کے سرفراز فرمایا گیا
خصایل پسندیدہ مشہور ہین انکا تخلص وقار ہے آجتک یہ صاحب معطل اپنی دولتسرا پر موجود ہین

تذکرہ برگزیدۂ عالم عطارد رقم منشی پلی مطر ممدوح صغیر و کبیر منشی جی سنگھ راقم متخلص بہ مقبول قوم کایستھ سری باستب

آبا و اجداد منشی صاحب موصوف کے زمانہ قدیم مین قصبہ الحسن پور ضلع خیرآباد متعلقہ صوبہ اودہ تھے اتفاقات سے
ضلع مرادآباد مین تشریف لیجا کر گجراتی محلہ مین سکونت پذیر ہوئے اور بعہدہای جلیلہ سرفراز رہے اسوقت تک بعض مکان عمارات
عالیشان بقبضہ عزیزان و بردگان و ہان اونکی موجود و قایم ہین المختصر منشی صاحب سابق الاوصاف شہر لکھنؤ
محلہ نوبستہ مین رونق افروز رہے اور عہد نصیرالدین حیدر بادشاہ اودہ سے تا زمانہ ختم سلطنت واجد علیشاہ
بلا فصل عہدۂ فرمان نویسی پر ممتاز رہکر عملداری سرکار انگریزی مین تاریخ ۱۹ ماہ دسمبر ۱۸۵۶ء و ماہ اپریل ۱۸۵۸ء کو انتقال
فرمایا صاحب خوشنویس شاگرد اونکی محکمجات سرکاری اور چھاپہ خانون مین ملازم ہین منشی [illegible] اولاد اکبر
منشی صاحب مرحوم و مغفور علم و فضل مین مشہور نزدیک و دور سرکار فیض آثار [illegible] میرزا
مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ خلف الصدق میرزا والا جاہ بہادر [illegible] بہادر
فیروز جنگ رئیس اعظم شہر لکھنؤ مین مختار با عزو وقار ہین ـــــ

تذکرہ راجہ کندن لال بہادر

راجہ کندن لال بہادر کایستھ ایسے تھے کہ وحید زمانہ اور فضل و کمال مین [illegible] اول [illegible]
خدمت آغا میر خوانی پر مامور ہوئے بعدہ عہدۂ منشیگری و خطاب راجگی سے سرفراز ہوئے [illegible] ـــــ

تذکرہ بابو پورنچند کایستھ سکسینہ

بابو پورنچند خلف راجہ جواہر سنگھ بہادر نواسہ کنور دولت سنگھ [illegible] کے عہد [illegible]

زوال سلطنت اودھ تک انجام دیا ہے یا بوجہا حسب عالی مرتبہ صاحب حضور رس و جامع الکمالات
وجمیع الصفات وعلم و سمت تھے عہد میرزا جہین قدر بہادر میں رہگرای عالم بقا ہوئے

خاتمہ

تمنا جسکا اب ہے شکر سیر | کہ پہونچی یہ تاریخ انجام پر
جو دل میں ہوس تھی وہ پوری ہوئی | مثال خاطر صبوری ہوئی
میں اک بندہ ہیچ مدان ہون | جو سچ پوچھیے خادم عام ہون
نہ عالم نہ عاقل نہ فاضل ہون میں | نہ دانا نہ اوستاد کامل ہون میں
نہ فن شاعری میں ہے حاصل کمال | عبث پھر ہے شعر و سخن کا خیال
مگر کیا کرون مجھکو شوق ہے | بدل لذت شعر سے ذوق ہے
کئی سال ہوئے ہے یہی مشغلہ | بڑا شغل دل صورت حوصلہ
غزلیں ہوا قافیہ سے حریف | لگی سوچنے خود بخود پھر ردیف
سنایا کسیکو جو کچھ شعر وہ | نہ کچھ ہاتھ آیا بجز واہ واہ
تو دل اور بھی مست مائل ہوا | نیا مشغلہ دل کو حاصل ہوا
کہا گر لکہون کوئی اچھی کتاب | تو ہون صاحب آرزو کامیاب
وہ میں نے سچ اوسپائی لکھی | کہ بہا کہا ہے بس نظم اردو میں لکھی
جسمیں تھی وہ پوشتی جو خوبی کو ساتھ | احتیاط اوس سے لیگئے ہاتھون ہاتھ
کوئی تھا اوس کو انجم لکھا سے نے پھر | کیا ترجمہ یہ نیا سے نے پھر
ہوا قدردان کا کرم حال پر | تو چھپکر جہان میں ہوا مشتہر
لکھی اسطرح پھر کتاب ایک اور | ہوئی جو پسندیدہ اہل غور
رکھے نام اوسکا یہ کیونکر خفیف | طویل اوسکا نام اور یہ بحر خفیف
ہے اول سوم اوس میں بھی اہل غور | الف لام پھر اوسکے آگے ہے اور

ہجرت - علامت - و لام اور ی اور میم ۔ الف اور ت حرف آخر ندیم

ہوا اسطرح جسکا نام اوسکا عیان ۔ سمجھ جائے ہر عاقل نکتہ دان

ہے مضمون و مطلب کی تاثیر یہ ۔ بڑے اہل تاریخ اکثر یہ

لکھا ایک چھوٹا رسالہ پھر اور ۔ لکھی جسمین ہر اک حکایت بغور

ہوئی فائدے سے اہل تدبیر کے ۔ کرشمہ ہین سب وہ ہین تقدیر کے

سوا اسکے پھر دو کتابین لکھین ۔ جنھین شوق ہو نظم اردو مین دیکھین

مگر نثر مین اب لکھی یہ کتاب ۔ بفضل خدا دل ہوا کامیاب

اودھ کی یہ تاریخ ہے صاف صاف ۔ ہے ہر ایک سے چشم انصاف صاف

خطا ہو کہین عیب کی یا ہو بات ۔ چھپائین وسے ازرہ التفات

نہ مہلت نہ فرصت زمانے نے دی ۔ یہ عجلت یہ تاریخ ساری لکھی

نہ رنگین عبارت نہ عمدہ کلام ۔ یہ تاریخ دو ماہ مین کی تمام

ضروری لکھا مختصر مین حال ۔ رہا طول مطلب کا ہر دم خیال

مقدم اودھ کے بیان کی ہے فکر ۔ مگر سند کا بھی لکھا کچھ سے ذکر

تھی درکار جس حال کی ابتدا ۔ اوسے بھی مناسب سمجھکر لکھا

غرض خدمت ناظرین مین ہے عرض ۔ کہ ہر حال مین عیب پوشی ہے فرض

پڑھے جو اسے ہوکے مسرور و شاد ۔ کرے شوق خاطر سے عاصی کو یاد

یہ نامہ لکھا جو سے یادگار ۔ الٰہی ہمیشہ رہے برقرار

کرون اور کیا حال اپنا بیان ۔ رقم ہے فقط شجرۂ خاندان

بزرگی یہ زرگون مین ہے لا کلام
زمانے مین ہر ایک سے نیک نام

جگناتھ

مہانند

بنسی دھر

اودیراج
متخلص بہ
مطلع
صاحب دیوان

ایشری پرشاد
متخلص بہ
شعاعی

۲
پورنچند

یک دختر

۱
رام سہای
متخلص بہ
تمنا

تاریخ طبعزاد مصنف کتاب

خالق کے کرم سے اِی تمنائے عزیز
سال سمبت لکھا ہو گیا خوب شمار
سال عیسیٰ کی فکر مین علیحدہ لئے
سال فصلی و سال ہجری کے لئے

تاریخ اوده ہوا انتخاب تاریخ
نادر جو یہ ہی سلکِ کتاب تاریخ
جا دیکھئے ملک یہ آفتاب تاریخ
لکھا ہے بغور ... وہ جسکا ... ۱۲۹۴ ہجری تاریخ

سمبت ۱۹۳۴
سنہ ۱۸۷۷ء

طبعزاد لالہ ماتا پرشاد برادر مصنف کتاب

خوب تاریخ یہ اوده کی لکھی
کاٹ کر فرق آہ لکھ حسرت

اسمین تحریف ہی نہ کچھ تنبیح
سے تمنا سے احسن التواریخ

سنہ ۱۸۷۷ء

تاریخ طبعزاد لالہ دوارکا پرشاد برادر مصنف کتاب

جسکی تاریخ اوده کی خوب آب و تاب ہی
خوشخطی سے خوب روشن ہوں کیوں اسکی حروف
ابتدا سے انتہا تک درج ہی حال اوده
غدر کا ہی ماجرا لکھا ہی کہ درج کتاب
کمپنی سے چھوٹ جانا ملک کا سب لکھدیا
ملکۂ والا حسب کی پھر حکومت کا ہی ذکر
سال ہجری کی جو ہی خواہش کر کاہش ذرا
دوارکا پرشاد کہہ تاریخ ایسا نایاب ہے

خوب و خوش اسلوب ہے جو بے مثل نایاب ہے
دایرہ ایک ایک مثل مہر عالمتاب ہے
ذکر شاہان اوده سے باغ دل شاداب ہے
دیکھکر جسکو دل ابتر صورت سیماب ہی
انقلاب چرخ کا نیرنگ ہی اک خواب ہی
جسکی ایوان میں ملک کی بنگلی محراب ہے

قطعات تاریخ از نتایج افکار سحر آثار بلاغت التیامی منشی دہن پت راے مختار سرکار فیض آثار اکمل زبان افضل دوران وحید الدولہ عضد الملک مہدی حسین خان بہادر جنگ بسند

میرے دوست ہین اک ستودہ خصال
تمنا تخلص حلیم و خلیق
کہا مجھسے تاریخ کہدے سمجھے
کہا مینے بندے کو ہی کیا شعور
پسند آئے تو ہو یہ مقبول
یہ تاریخ اوده کی ہوئی بی مثال

فہیم و ذکی پر خرد ذی کمال
اونہوں نے اوده کا لکھا جسکہ حال
کہ ہین آپ مشہور نازک خیال
فقط امر عالی کا ہی امتثال
سنہ ۱۸۷۷ء

الضاً

ہین میرے شفیق جو تمنا
فرمایش کر نظم سال تاریخ
تھا قصد کہوں وہ کہ مصرعۂ خوب
ناگاہ یہ پڑھ دیا خرد نے

اک عمدہ کتاب وہ جو انہون نے لکھی
اصرار کے ساتھ مجھسے بھی کی
دریافت ہو جس سے سال ہجری
تاریخ جدید ہے اوده کی
۱۲۹۴ھ

تاریخ طبعزاد صاحب ذہن ذکا منشی گوبند پرشاد فضا

تمنا نے چھپایا یہ نسخہ عجیب
فضا لکھو تاریخ طبع اسطرح

ہوا جس سے ظاہر کمال اوده
کہ چھاپی تواریخ حال اوده
۱۲۹۴ھ

اشتہار احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبۂ اودھ

شائقین تواریخ و سیر پر مخفی نہ رہے کہ یہ تاریخ لاجواب دلچسپ کیفیت

برحالات ملک اودہ از ابتداے عہد راجگان ہنود و انتہاے سلطنت اسلامیہ و

استیلاے دولت علیہ انگلشیہ مع کیفیت سوانح حیرت افزا و وقائع

عبرت پیرا متعلقہ بغاوت سرکشان فوج ہند و خصوص باغیان ضلاع

اودہ واقع ۱۸۵۷ع مطبع تمنائی مین نہایت صفائی اور زیبائی کیساتھ

مع تصویرات بادشاہان اودہ بصرف زر کثیر چھپکر مشتہر ہوئی ہے اور

قیمت فی جلد ۱۲ روپیہ مقرر ہوئی ہے اور جن تاجران با وقار کی فرمائش

زیادہ جلدون کی خریداری کیواسطے مطبع مین آئیگی اونکو واسطے قیمت

مقررہ سے کسیقدر کفایت کیجائیگی ۔ پس شائقین نکتہ پسند و ناظرین

دانش مند سے امید ہے کہ اس کتاب نایاب کی خریداری کیطرف ذرا بھی

تامل نفرمائین اور کتاب کی سیر سے حظ وافر اوٹھائین ۔ چونکہ منشی

رام سہاے صاحب تمنا مولف کتاب نے اسکی رجسٹری سرکاری اپنے نام پر

حاصل کر لی ہے لہذا اصحاب مطابع اسکو چھاپنیکا قصد نکرین ۔